اللہ رے یہ وُسعتِ آثارِ مدینہ
عالَم میں ہیں پھیلے ہُوئے انوارِ مدینہ
نفیس

جامعہ مدنیہ جدید کا ترجمان

علمی دینی اور اصلاحی مجلہ

انوارِ مدینہ لاہور

بیاد
عالمِ ربانی محدثِ کبیر حضرۃ مولانا سید حامد میاں رحمۃ اللہ علیہ
بانیٔ جامعہ مدنیہ جدید

جلد نمبر ۱۱
سنہ 2003ء

زیرِ تعمیر مسجد حامد کے ہال اور ستونوں کا اندرونی منظر جو چھت پڑنے کا منتظر ہے

دارالاقامہ کی بالائی منزل تکمیل کے آخری مراحل میں

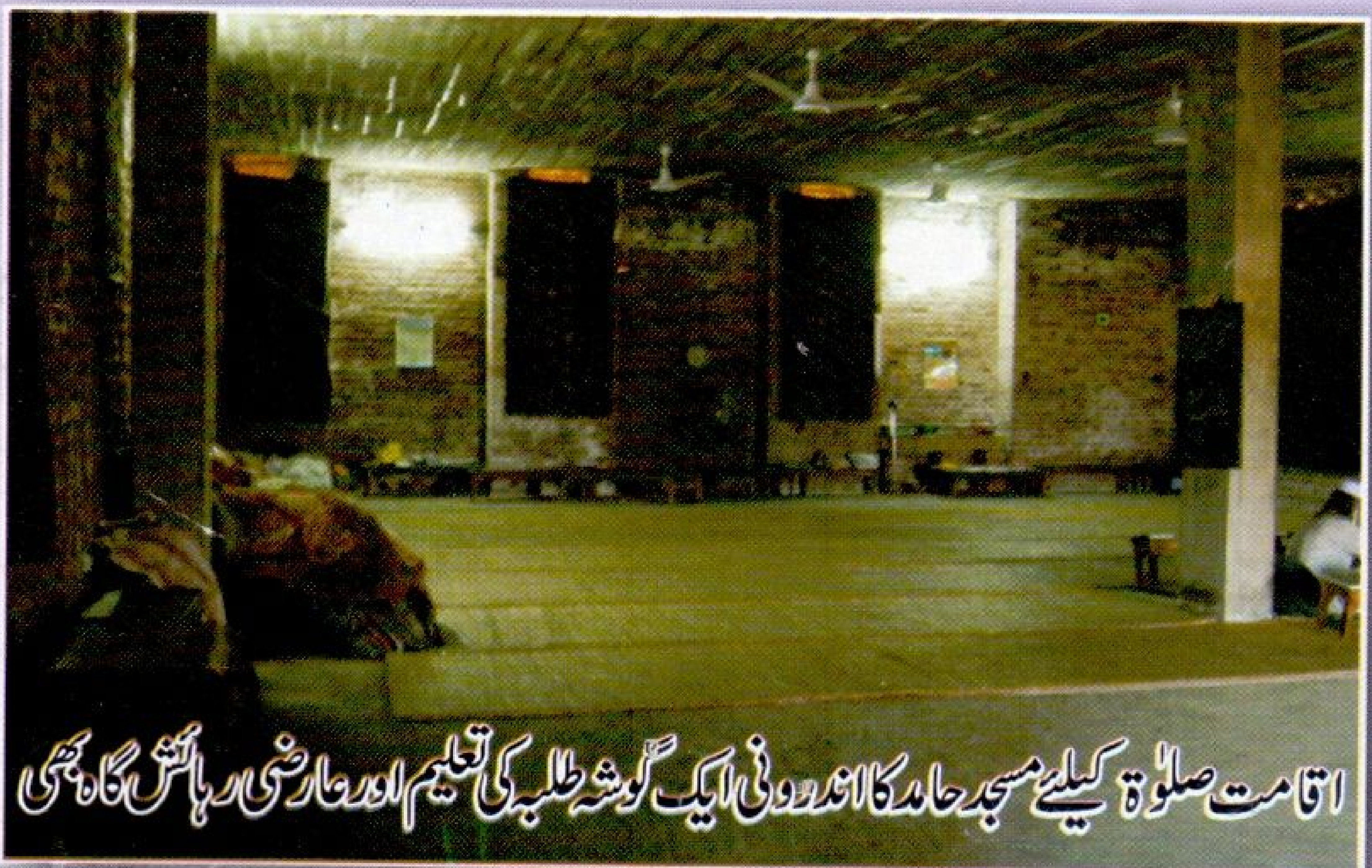

اقامت صلوٰۃ کیلئے مسجد حامد کا اندرونی ایک گوشہ طلبہ کی تعلیم اور عارضی رہائش گاہ بھی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ماھنامہ

انوار مدینہ

جلد : ۱۱ ربیع الاول ۱۴۲۴ھ۔ مئی ۲۰۰۳ء شمارہ : ۵

مدیر اعلیٰ

سید محمود میاں

مہتمم جامعہ مدنیہ (جدید) رائیونڈ روڈ لاہور

بدلِ اشتراک

پاکستان فی پرچہ ۱۳ روپے ——— سالانہ ۱۵۰ روپے

سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، دبئی ——— " ۵۰ ریال

بھارت، بنگلہ دیش ——— " ۶ امریکی ڈالر

امریکہ، افریقہ ——— " ۱۶ ڈالر

برطانیہ ——— " ۲۰ ڈالر

○ اس دائرے میں سرخ نشان اس بات کی علامت ہے کہ ماہ ——— سے آپ کی مدتِ خریداری ختم ہوگئی ہے، آئندہ رسالہ جاری رکھنے کے لیے مبلغ ——— ارسال فرمائیں۔

ترسیلِ زر و رابطہ کے لیے

دفتر ماہنامہ "انوار مدینہ" جامعہ مدنیہ کریم پارک لاہور

پوسٹ کوڈ : 54000 موبائل : 0333.4249301

فون : 7724581 فون / فیکس : 92-42-7726702

E-mail : jamiamadaniajadeed@hotmail.com

سید رشید میاں طابع و ناشر نے شرکت پرنٹنگ پریس لاہور سے چھپوا کر

دفتر ماہنامہ "انوار مدینہ" نزد جامعہ مدنیہ کریم پارک لاہور سے شائع کیا

اس شمارے میں

حرفِ آغاز	۳
درس حدیث ـــــ حضرت مولانا سیّد حامد میاں صاحبؒ	۵
حضرت مولانا سید حسین احمد مدنیؒ ـ حضرت مولانا سیّد حامد میاں صاحبؒ	۱۰
ذکرِ رسول ﷺ ـــــ حضرت مولانا مفتی جمیل احمد صاحب تھانویؒ	۲۳
برکاتِ درود شریف ـــــ جناب محمد راشد صاحب	۳۱
یہود و نصارٰی کی مصنوعات کا بائیکاٹ	۳۹
بزنس اور دار العلوم کے فتوے کی حقیقت ـ حضرت مولانا مفتی ڈاکٹر عبد الواحد صاحب	۴۴
فہمِ حدیث ـــــ حضرت مولانا مفتی ڈاکٹر عبد الواحد صاحب	۴۹
حفاظتِ دین ـــــ حضرت مولانا منیر احمد صاحب	۵۴
دینی مسائل	۵۷
تحریکِ احمدیت	۶۰

☆

جامعہ مدنیہ جدید کا موبائل

0333-4249301

☆

E-MAIL ADDRESSES

jamiamadaniajadeed@hotmail.com

islam_fahmedeencourse@hotmail.com

fatwa_abdulwahid1@hotmail.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حرفِ آغاز

سیّد محمود میاں

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم امابعد!

گزشتہ ماہ صوبہ سرحد میں جمعیت علماء اسلام کے وزیرِ اعلیٰ کی زیرِ قیادت قائم مجلسِ عمل کی حکومت نے دفاتر اور اسکولوں میں پاکستان کے قومی لباس قمیص شلوار کو لازمی قرار دیتے ہوئے پتلون شرٹ کو ممنوع قرار دے دیا ہے۔ قومی لباس کو لازمی قرار دینے کا یہ فیصلہ بہت ہی مستحسن اقدام ہے اور اس کی خوبی میں مزید اضافہ اس لیے بھی ہو جاتا ہے کہ ہمارا قومی لباس اسلامی تعلیمات کی روشنی میں بیان کیے گئے لباسوں کی پسندیدہ شکلوں میں آتا ہے۔ یہ دیدہ زیب ہونے کے ساتھ ساتھ ستر عورت بھی خوب کرتا ہے، ایک باحیا انسان اس لباس میں بہت باوقار ہو جاتا ہے اور وقار کو اسلام میں بہت اہمیت دی گئی ہے جبکہ پتلون شرٹ میں ملبوس انسان اگر باحیا ہو بھی تو بے حیا سا معلوم ہوتا ہے اور خاص طور پر جب یہ چست بھی ہو تو پھر اس انسان کی بے حیائی خوب ہی عیاں ہوتی ہے۔

اسلام لباس سے متعلق معاملہ میں بہت وسعت سے کام لیتا ہے وہ علاقائی دستور اور روایات کو باقی رکھتے ہوئے اس وقت تک صرف نظر کرتا ہے جب تک کہ وہ اسلام کی ممنوعہ حدود سے دور رہے۔ کیا ہی اچھا ہوتا کہ مرکزی حکومت اس فیصلہ کا اعلان کرتے ہوئے پورے ملک میں اس کو لاگو کرتی اب جبکہ صوبہ سرحد کی حکومت اس فیصلہ کا اعلان کر کے سبقت لے جانے کی سعادت حاصل کر چکی ہے تو دیگر صوبوں کو بھی چاہیے کہ وہ اس کارِ خیر میں شریک ہونے کے لیے قدم بڑھائیں تاکہ قومی اقدار کی نشو نما کے ساتھ ساتھ اسلامی تعلیمات کا بھی احیا ہو جائے اور دنیاوی فائدوں کے ساتھ اجر و ثواب بھی حاصل ہو۔

گزشتہ ماہ جمعیت علماء اسلام کے راہنما اور صوبہ سرحد کے سینئر وزیر جناب سراج الحق صاحب نے صوبہ سرحد کے دینی مدارس کو رجسٹریشن کی پابندی سے آزاد کرنے کے حکومتی فیصلہ کا اعلان کرتے ہوئے کہا ہے کہ ''دینی مدارس دین کے مضبوط قلعے ہیں اور یہاں سے دنیا کو امن و آشتی کا درس دیا جاتا ہے ماضی میں دینی مدارس کی حوصلہ شکنی کی جاتی رہی ہے مگر اب یہ روش ختم کردی گئی ہے انہوں نے اعلان کیا کہ ان کی حکومت صوبہ سرحد کو سود کی لعنت سے پاک کرے گی۔ انہوں نے بتلایا کہ آئندہ مالی سال کے بجٹ میں پہلے نمبر پر صحت، دوسرے نمبر پر تعلیم، تیسرے نمبر پر سڑکوں اور چوتھے نمبر پر آبپاشی اور آبنوشی کے لیے زیادہ بجٹ رکھا جائے گا۔''

دینی مدارس کے بارے میں صوبائی حکومت کا اعلان یقیناً بہت مستحسن اقدام ہے پاکستان کی تاریخ میں غالباً پہلی بار حکومتی سطح پر دینی مدارس کے مفاد کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے ایک بہت ہی حوصلہ افزا قدم اُٹھایا گیا ہے دیگر صوبائی حکومتوں کو بھی چاہیے کہ وہ حقائق کو تسلیم کرتے ہوئے دینی مدارس کی رجسٹریشن کے قانون کو ختم کردیں اور ان کی حوصلہ افزائی اور قدردانی کے لیے حتی المقدور اقدامات کریں۔ پاکستان ہندوستان اور بنگلہ دیش میں واقع ان دینی این جی اوز جیسے ادارے باقی دنیا میں بالکل ناپید ہیں ان کی سرپرستی اور حوصلہ افزائی ملک وقوم کے ہر اعتبار سے مفاد میں ہے خاص طور پر بجلی، گیس، فون، گاڑیوں پر کسٹم ڈیوٹی اور رجسٹریشن فیس جیسی اہم ضرورتوں کو اِن اعلیٰ فلاحی اداروں کے لیے بالکل مفت کرنے کا اعلان بھی کیا جائے۔ مہتمم صاحبان، اساتذہ اور طلباء کے لیے علاج اور سفر کی خصوصی سہولتیں فراہم کی جائیں البتہ موجودہ غیر یقینی حالات میں سرکاری طور پر مدارس کے مالی معاونت مستقبل میں مفید ثابت ہوتی نظر نہیں آتی بلکہ تباہ کن معلوم ہوتی ہے لہٰذا دور اندیشی کا تقاضا ہے کہ سرِدست اس کو قبول نہ کیا جائے ہندوستان کے ایک صوبہ میں گزشتہ برسوں میں مدارس کو اس کے تلخ تجربہ سے دوچار ہونا پڑا ہے معلوم نہیں کہ اب تک اس کی تلافی ہو پائی یا نہیں۔

ہماری دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ صوبہ سرحد کی حکومت کو استحکام کے ساتھ اسلام اور مخلوقِ خدا کی زیادہ سے زیادہ خدمت کرنے کا موقعہ دے اور ان کے مقاصدِ حسنہ میں ان کو کامیابی عطا فرمائے نیز دیگر صوبائی حکومتوں کو ان کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

مولای صل وسلم دائما ابدا علی حبیبک خیر الخلق کلھم

درس حدیث

حضرت اقدس پیرو مرشد مولانا سید حامد میاں صاحب رحمہ اللہ کے مجلسِ ذکر کے بعد درسِ حدیث کا سلسلہ وار بیان ''خانقاہ حامدیہ چشتیہ'' رائیونڈ روڈ کے زیرِ انتظام ماہ نامہ ''انوارِ مدینہ'' کے ذریعہ ہر ماہ حضرت اقدسؒ کے مریدین اور عام مسلمانوں تک باقاعدہ پہنچایا جاتا ہے اللہ تعالیٰ حضرت اقدسؒ کے اس فیض کو تا قیامت جاری ومقبول فرمائے۔ (آمین)

یزید مجرم ہے، حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی شان میں گستاخی کا انجام ایمان کے سلب ہونے کا اندیشہ، اس لیے چھوٹی برائی سے بھی بچنا چاہیے

تخریج وتزئین : مولانا سیّد محمود میاں صاحب

(کیسٹ نمبر ۳۹ سائیڈ بی/۸۴-۹-۷)

الحمد للہ رب العلمین والصلوٰۃ والسلام علی خیر خلقہ سیّدنا ومولانا محمد وآلہ واصحابہ اجمعین اما بعد!

عن حذیفۃؓ قال قلت لا می دعینی آتی النبی ﷺ فاصلی معہ المغرب واسالہ ان یسغفرلی ولک فاتیت النبی ﷺ فصلیت معہ المغرب فصلی حتی صلی العشاء ثم انفتل فتبعتہ فسمع صوتی فقال من ھذا حذیفۃ قلت نعم قال ماحاجتک غفر اللہ لک ولامک ان ھذا ملک لم ینزل الارض قط قبل ھذہ اللیلۃ استاذن ربہ ان یسلم علی ویبشرنی بان فاطمۃ سیّدۃ نساء اھل الجنۃ وان الحسن والحسین سیّدا شباب اھل الجنۃ. (رواہ الترمذی)

ایک دفعہ کا واقعہ ہے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ میں نے اپنی والدہ سے عرض کیا کہ مجھے اجازت دیجیے کہ میں جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوں اور آپ کے ساتھ نماز پڑھوں اور پھر دُعاء کے لیے درخواست کروں اور دُعاء یہ کراؤں گا کہ اللہ تعالیٰ مجھے اور آپ کو بخش دے معاف فرمادے۔ فرماتے ہیں کہ میں آیا اور مغرب کی نماز پڑھی آپ نماز پڑھتے رہے حتی کہ عشاء کی نماز ہوگئی پھر آپ وہاں سے فارغ ہو کر پلٹے میں بھی پیچھے پیچھے چلا آپ نے میری آواز سُنی چاپ کی، تو چال ہی سے آپ نے اندازہ فرمالیا کہ یہ فلاں ہیں۔ دریافت فرمایا من ھذا یہ کون ہیں حذیفہ ہیں؟ میں نے کہا کہ جی ہاں۔ دریافت فرمایا کیا ضرورت پیش آئی ہے غفر اللہ لک ولامک اللہ تعالیٰ تمہیں اور تمہاری والدہ کو معاف فرمائے مغفرت سے نوازے۔ یہی جملے کہلانے کے لیے تو وہ آئے تھے اور یہی جملے خود

سے جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمادیئے پھر آپ نے فرمایا یہ فرشتہ ہے جو آیا ہے اس سے پہلے اس زمین پر کبھی نہیں آیا تھا اور خدا کی مخلوق تو بہت بڑی ہے زمین تو اُس میں ایسی بن جاتی ہے جیسے ایک ذرہ ہو اتنی بڑی خدا کی مخلوق ہے اور اب سائنسی تحقیقات کے لحاظ سے بھی ایسی ہی بات قرار پائی ہے۔ تو یہ فرشتہ کبھی نہیں آیا تھا اُس نے اللہ تعالیٰ سے اجازت چاہی کہ وہ میرے پاس آئے ملے، سلام کرے اور اس نے یہ بشارت دی ہے کہ فاطمہ جو ہیں وہ سیّدة النساء اھل الجنة ہیں اور حسنؓ اور حسینؓ جو ہیں یہ سیّدا شباب اھل الجنة ہیں۔ ان کو اللہ تعالیٰ وہاں قیامت کے دن ان خطابات سے نوازیں گے۔ حضرت سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں یہ امرأۃ ابی رافع ہیں، ابو رافعؓ جناب رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ غلام تھے اور سلمہؓ ہی ہیں وہ جو جناب رسول اللہ ﷺ کے صاحبزادے حضرت ابراہیم کی دائی تھیں۔

حضرت اُم سلمہؓ اور ابن عباسؓ کا خواب اور شہادتِ حسینؓ :

تو یہ فرماتی ہیں[1] کہ میں حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئی حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا جناب رسول اللہ ﷺ کی اہلیہ محترمہ ہیں اُم المؤمنین ہیں یہ وہاں پہنچی تو فرماتی ہیں کہ میں نے دیکھا کہ وہ رو رہی ہیں۔ وھی تبکی میں نے کہا ما یبکیک کیا بات ہے؟ وہ فرمانے لگیں میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو خواب میں دیکھا ہے اور آقائے نامدار صلی اللہ ﷺ کے سرِ مبارک اور داڑھی پر مٹی تھی میں نے عرض کیا یا رسول اللہ[2] یہ کیا ہے جناب کو، تو ارشاد فرمایا شھدت قتل الحسین آنفا ابھی ابھی میں حسینؓ کی شہادت میں شامل ہو کر آرہا ہوں۔ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو دیکھا اور دن کا وقت تھا سرِ مبارک پراگندہ غبار آلود اور دستِ مبارک میں ایک شیشی تھی اُس میں خون تھا میں نے پوچھا یہ کیا ہے؟ بابی انت وامی میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں فرمایا کہ یہ حسین اور ان کے ساتھیوں کا خون ہے اور میں یہ اب اُٹھائے ہوئے ہوں ہاتھ میں وہ فرماتے ہیں کہ میں نے اندازہ لگایا کہ یہ کون سا وقت تھا تو واقعات کا جو پتہ چلا بعد میں تو یہ وہی وقت بنتا تھا جس وقت میں نے خواب دیکھا تھا۔

عبیداللہ بن زیاد کی گستاخی :

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں[3] کہ عبیداللہ ابن زیاد کے پاس حضرت حسین رضی اللہ عنہ کا سر مبارک لایا گیا جسم سے الگ کر کے اور اس کو ایک تھال میں رکھ دیا گیا تو اس کے سامنے جب یہ پیش ہوا فجعل ینکت اُس کے ہاتھ میں چھڑی سی کوئی چیز تھی اُس سے وہ مارنے لگا وقال فی حسنه شیئا اور ان کی خوبصورتی کے بارے میں اُس نے کچھ نامناسب کلمات استعمال کیے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے کہا واللہ انه کان اشبھھم برسول اللہ

---

[1] مشکوٰۃ شریف ص ۵۷۰ [2] مشکوٰۃ شریف ص ۵۷۲ [3] مشکوٰۃ شریف ص ۵۷۲

یہ تو بہت زیادہ مشابہہ تھے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وکان مخضوبا بالوسمۃ اور خضاب کر رکھا تھا ''وسمہ'' کا جو سیاہی کے بہت قریب ہو جاتا ہے دوسری روایت میں یہ آتا ہے کہ میں ابن زیاد کے پاس بیٹھا تھا تو اتنے میں سر مبارک لایا گیا ان کا تو اس پر ایک چھڑی سے یہ کچھ مارنے لگا اور ناک کو اس نے چھیڑا اور کہنے لگا ما رأیت مثل ھذا حسنا ایسا حسن میں نے کبھی نہیں دیکھا بہت ہی خوبصورت ہیں مگر یہ طعنے کے طور پر طنزیہ یہ جملے کہے فقلت میں نے کہا اما انہ کان اشبھم برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ تو جناب رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بڑے مشابہہ تھے تو جو اس طرح کی باتیں کر رہا ہے تو ان کا اثر تو جناب رسول اللہ ﷺ تک جاتا ہے تو ایسی باتیں بے تکی اس نے کیں۔ خدا کی قدرت تھوڑے عرصہ بعد وہاں ایک بغاوت اُبھری اور اس میں یہ عبیداللہ ابن زیاد مارا گیا اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو شہید کرانے کا ذمہ دار دراصل یہی آدمی تھا کوفے کا گورنر یہی تھا اور اس نے پھر وہاں حُر ابن قیس کو بھیجا اور پھر عمر ابن سعد کو بھیجا یہ عُمر ابن سعد نام ہے اُن کا ''عَمر وْ'' نہیں ہے مشہور ویسے ''عَمر و ابن سعد'' ہے مگر عُمر ابن سعد ہے صحیح نام، عمر ابن سعد ابن ابی وقاص اور حضرت سعد ابن ابی وقاص رضی اللہ عنہ عشرہ مبشرہ میں ہیں ان کے بیٹے ہیں عمر، وہ کوفے میں تھے وہ سرکاری فوج کے آدمی سمجھے لیجئے اِن کو امیر بنا کر بھیج دیا تو انھوں نے تو نہیں چاہا کہ شہادت ہو، لڑائی ہو، بات چیت کر کے آگئے اور بھی لوگ تھے ''شمر'' وغیرہ جنھوں نے یہ چاہا کہ مزید تقرب حاصل کریں عبیداللہ ابن زیاد کا تو اُس سے کہا کہ وہ دیر کر رہے ہیں حضرت حسینؓ کو ختم کرنے میں اور معلوم ہوتا ہے وہ اُن سے مل گیا ہے وغیرہ وغیرہ ایسے کرتے رہے پھر اس نے پیچھے سے ان کو بھیج دیا اور اس کے ساتھ (عمر ابن سعد کے نام) ایک آرڈر بھیج دیا کہ یا تو تم فوجی کارروائی کرو فوراً اور نہ تو تمھیں معزول بھی کر دوں گا اور مار بھی دوں گا اور تمہارا گھر بھی کھدوا دوں گا۔

عمر ابن سعد کی کوفہ میں قیام کی وجہ :

اب ہوا یہ کہ (ان کے والد) حضرت سعد رضی اللہ عنہ ایران کے فاتح تھے قادسیہ کے معرکہ کے بعد (ایرانیوں کی) کمر ٹوٹ گئی تھی اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انھیں یہ حکم دیا تھا کہ اس طرف ایک چھاؤنی بنالو، علاقہ ایسا انتخاب کرو جس کی آب و ہوا تمہارے علاقے سے ملتی جلتی ہو تو وہ پسند کیا انھوں نے تو وہ کوفہ کا علاقہ تھا جس کی آب و ہوا عرب کی آب و ہوا سے ملتی جلتی تھی تو وہاں آباد کر دیا ان لوگوں کو اور ہر آدمی کو جتنی جتنی مناسب تھی الاٹ کر کے زمین دے دی، ''تخطیط'' کر دی الاٹمنٹ کر دی تو یہ لوگ وہاں رہتے رہے۔ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بھی وہاں رہے ہیں حاکم بھی رہے ہیں کیونکہ گورنر تھے پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو مدینہ منورہ بلا لیا تو مدینہ منورہ آگئے پھر آتے جاتے رہے بہرحال وہاں رہنا ہوا اور وہاں ہی ان کے مکان وغیرہ ہوں گے تو اس (عبیداللہ بن زیاد) نے یہ کہا ان کے بیٹے سے یا تو تو

فوجی کارروائی کا جو تقاضا ہوتا ہے وہ کر اور ان کو ختم کر اور اگر تُو نے تاخیر کی تو میں تجھے معزول بھی کردوں گا ختم بھی کردوں گا اور تیرا مکان بھی اُکھاڑ دوں گا تیرے بال بچوں کو بھی رسوا کروں گا وغیرہ۔

عمر بن سعد سے روایات لینے کی وجہ :

اس دھمکی میں وہ آگئے اس دھمکی میں آکر پھر انھوں نے کارروائی کی اب عمر ابن سعد سے حدیث کی روایات بہت کم لی گئیں ہیں مگر لی گئی ہیں اس کی وجہ دو ہو جاتی ہیں ایک تو یہ کہ یہ قصہ جب پیش آیا تو اس کے بعد تو وہ تھوڑے ہی دنوں زندہ رہے ہیں ان کو بھی شہید کر دیا گیا تھا مار دیا گیا تھا تو روایتیں جو ہیں وہ پہلے کی ہیں جو پہلے کی حالت تھی وہ اس سے بالکل مختلف حالت تھی دوسرے یہ کہ یہ جو کارروائی ان کی ہوئی ہے وہ ایک طرح کی مجبوری بھی ہوگئی تو اس مجبوری کو تو اتنا شمار نہیں کیا گیا مگر یہ ضرور دیکھتے ہیں کہ یہ روایت کس دور کی ہے۔ اگر وہ اُس دور کی ہے جس دور کے بارے میں تعریف سُننے میں آئی ہے تو پھر اس روایت کو لے لیتے ہیں مگر بہت کم۔

یزید مجرم ہے :

اچھا یزید کی بات یہ بنتی ہے کہ اس نے اس (عبید اللہ) کو نہ معطل کیا نہ سرزنش کی کچھ نہیں کیا اس طرح گورنر رہنے دیا تو اس کا مطلب تو یہ ہے کہ وہ سمجھتا یہ تھا کہ حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت ٹھیک ہوئی ہے اچھا ہوا ہوگئی میرے کہے بغیر ہوگئی ایک آدمی نے اور نے کردی تو کچھ سرزنش نہیں کی کچھ بازپُرس نہیں کی اُن سے بازپُرس نہ کرکے وہ گویا اس جرم میں شریک ہوگیا اگر بُرا لگا تھا تو بازپُرس سے اُسے کون سی چیز روکتی تھی۔ کیوں نہیں کی اُس نے بازپُرس جبکہ یہ چیز ایسی تھی کہ اس سے اُسے سیاسی نقصان پہنچا اور بازپُرس کرنے سے سیاسی نقصان نہیں پہنچ سکتا تھا بس کچھ باتیں بنالیں ایسے ہی کہ اگر ان کے رشتہ دار ہوتے تو یہ کبھی نہ کرتے اور پھر اس کے بعد کچھ بھی نہیں کیا معزول بھی نہیں کیا ٹرانسفر کر دیتا کم از کم کچھ بھی نہیں کیا اتنا بھی نہیں کیا۔

گستاخی پر قدرت کی جانب سے سزا :

خدا کی طرف سے پھر ایسے ہوا کہ ایک اور انقلاب آگیا چھوٹا سا اُس انقلاب میں آکر یہ عبید اللہ ابن زیاد مارا گیا اور پھر اس کا سر لایا گیا جامع مسجد کوفہ میں وہاں اس کا سر رکھا ہوا تھا پھر جیسے اس نے حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی ناک پر چھڑی وغیرہ لگائی تھی خدا کی قدرت ہے اسی طرح اُس کو سزا بھی ملی ہے کہ ایک سانپ آیا وہ اس کی ناک کے ایک سوراخ میں داخل ہوا اور دوسرے سوراخ سے نکل گیا جو صاحب راوی ہیں وہ بتاتے ہیں کہ میں وہاں تھا کہ میں نے دیکھا کہ لوگوں نے راستہ دے دیا اور کہنے لگے آیا آیا تو وہ سانپ آیا اور اس کی ناک کے ایک سوراخ میں داخل ہوا اور دوسرے سے نکل

سلسلہ نمبر۲ قسط نمبر۴

"الحامد ٹرسٹ" نزد جامعہ مدنیہ جدید رائے ونڈ روڈ لاہور کی جانب سے شیخ المشائخ محدث کبیر حضرت اقدس مولانا سیّد حامد میاں صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ کے بعض اہم خطوط اور مضامین کو سلسلہ وار شائع کرنے کا اہتمام کیا گیا ہے جو تا حال طبع نہیں ہو سکے جبکہ ان کی نوع بنوع خصوصیات اس بات کی متقاضی ہیں کہ افادۂ عام کی خاطر ان کو شائع کر دیا جائے۔ اسی سلسلہ میں بعض وہ مضامین بھی شائع کیے جائیں گے جو بعض جرائد واخبارات میں مختلف مواقع پر شائع ہو چکے ہیں تاکہ ایک ہی لڑی میں تمام مضامین مرتب و یکجا محفوظ ہو جائیں۔ (ادارہ)

شیخ العرب والعجم حضرت مولانا سید حُسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ

نظرثانی وعنوانات : مولانا سیّد محمود میاں صاحب

آپ کے شاگردوں اور بیعت ہونے والوں کی تعداد :

آپ پر حق تعالیٰ نے اتباعِ سنت کی برکات کامل طرح ظاہر فرمائیں اوقات میں برکت ہوئی۔ فیض حاصل کرنے والوں کی تعداد اس قدر زیادہ ہوگئی کہ علومِ حدیث وغیرہ کے شاگردوں کی تعداد گیارہ ہزار تو یقیناً ہے۔ اور بیعت ہونے والوں کی تعداد بہت ہی زیادہ ہے۔ جس طرف بھی سفر ہوتا تھا بے انداز ہجوم ہو جاتا تھا اور بکثرت لوگ حلقۂ ارادت میں داخل ہو جاتے تھے۔ صوبۂ گجرات میں احمد آباد وغیرہ کا سفر تھا کہ ایسی جگہ سے گزر ہوا جہاں ایک بااثر شیخ رہتے تھے وہ شیخ اگرچہ اہلِ بدعت میں سے تھے لیکن قدرتی بات تھی کہ ان کے اور ان کے متوسلین کے دل میں شدید تقاضا ہوا کہ جس طرح ان کا اپنے بڑے مشائخ کے ساتھ سلوک تھا وہ ہی آپ کے ساتھ کریں ان کے یہاں گزرگاہ پر قیمتی فرش بچھا دیا جایا کرتا تھا جب آپ وہاں سے گزرے تو انہوں نے اسی طرح آپ کے لیے فرش بچھا دیا اور اپنی حد میں اسی پر باصرار گزارا۔ تفصیل "حیرت انگیز واقعات" نامی کتاب میں ہے۔

بنگال میں بیک وقت بیعت ہونے والوں کی تعداد ایک جگہ پانچ ہزار اور ایک جگہ آٹھ ہزار شمار کی گئی یہ بیعت لاؤڈ سپیکر پر کی گئی مشائخ کرام میں ایسی مقبولیت کی مثال نہیں ملتی۔

میں نے حضرت مدنی رحمہ اللہ کی حیات میں اہلِ علم کی مجلس میں اس واقعہ کے ساتھ یہ تذکرہ بھی سُنا تھا کہ

گیا اور پھر چلا گیا اور پھر وہ سانپ آیا ہے اس طرح اس نے تین دفعہ کیا تو یہ تماشہ لوگوں نے دیکھا یہ اس کی ذلت اور خدا کا عذاب لوگوں نے دیکھا ہے یہ روایت ترمذی شریف میں ہے تو یہ عبیداللہ ابن زیاد بڑا بدنصیب انسان تھا اس نے حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو کسی طرح نہیں چھوڑا شہید ہی کر کے دم لیا تو پھر اللہ تعالیٰ کی طرف سے دُنیا میں تو رسوائی کا یہ معاملہ ہوا اور آخرت میں خدا جانے کیا معاملہ ہوتا ہے۔

چھوٹی برائی سے بھی بچنا چاہیے سلب ایمان کا اندیشہ ہوتا ہے :

بات یہ ہے کہ بعض عمل ایسے ہوتے ہیں جن سے انسان کو اندیشہ ہوتا ہے کہ کہیں ایمان بھی نہ جاتا رہے تو اس کا نام "حبطِ عمل" ہے اس لیے کہتے ہیں کہ بُرائی نہیں کرنی چاہیے کوئی بھی جتنی بھی ہو بچے، چھوٹی برائی ہے اس سے بھی بچو کیونکہ کیا پتا خدا کو وہ ناگوار ہو ناپسند ہو بہت زیادہ، پھر یہ ہوتا ہے کہ جو نیکیاں کی ہیں وہ ختم ہو جاتی ہیں قرآن پاک میں ہے: **لا ترفعوا اصواتکم فوق صوت النبی** جناب رسول اللہ ﷺ کی آواز سے زیادہ آواز نہ اُٹھاؤ **ولا تجھروا لہ بالقول کجھر بعضکم لبعض** اور ایسے زور زور سے نہ بولو جیسے آپس میں ایک دوسرے سے بولتے ہو **ان تحبط اعمالکم وانتم لا تشعرون** کہیں ایسا نہ ہو کہ تمہارے اعمال رائیگاں ہو جائیں اور تمہیں خبر بھی نہ ہو تمہیں احساس بھی نہ ہو یعنی بے پروائی میں زور زور سے بول رہے ہو گے اور وہ خدا کے ہاں اہانت شمار ہو جائے جناب رسول اللہ ﷺ کی تو رسول کی اہانت کوئی بھی کرے کسی بھی رسول کی کرے وہ اسلام سے نکل جائے گا تو تمہاری جو نیکیاں ہیں اور جو قربانیاں دی ہیں وہ ساری کی ساری رائیگاں جائیں کیونکہ اللہ کو ضرورت نہیں ہے، جو قربانی دی ہے وہ آپ نے اپنے لیے دی ہے وہ خود آپ کے کام آئے گی وہ آپ کے لیے اللہ نے اپنے فضل سے ایسے کر دیا کہ اُسے بڑھاتا رہے گا وہ خدا کے ہاں گویا امانت رکھی ہوئی ہے اور خدا اپنے فضل سے اپنی رضامندی سے بڑھا رہا ہے اس کو بڑھاتا رہے گا اگر نہیں مانو گے اور اس طرح کی بات ہو گی کہ خدا کی نافرمانی کرو گے تو پھر یہ اندیشہ ہوتا ہے **ان تحبط اعمالکم وانتم لا تشعرون** "حبطِ عمل" ہو جائے اور تمہیں خبر بھی نہ ہو تو اللہ تعالیٰ ایسے بُرے اعمال سے اپنی پناہ میں رکھے یہ جو عمل اس نے کیا ہے شہادتِ حسین رضی اللہ عنہ کا کہ قتلِ مسلم پر دلیری وہ بھی ایسے موقع پر اور ایسے آدمی کے ساتھ جو کہہ رہا ہے کہ میں لڑنے آیا ہی نہیں میں تو بال بچے ساتھ لایا ہوں مجھے تم یا کوفے میں جانے دو یا یزید کے پاس جانے دو یا باہر جانے دو یا واپس جانے دو مگر یہ ان کو شہید کر کے دم لیتا ہے اگر خدا کو (بہت) ناپسند ہوا تو حبطِ عمل ہو گیا حبط اعمال بمعنی کفر ہو گیا سلب ایمان معاذ اللہ پھر وہ سزا جو دنیا میں دکھائی گی وہ گویا حبطِ عمل کے بعد کی ہے اور دوسرا یہ ہے کہ جو سزا دکھائی گئی وہ اس کے بُرے عمل کی دی گئی ہے دکھائی گئی ہے یہ نہیں ہے کہ اس کا ایمان سلب ہوا بہرحال سلب ایمانی کا اندیشہ بُرے اعمال پر ہوا کرتا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی نافرمانی سے بچائے رکھے اور اپنی رضا اور فضل سے نوازے (اختتامی دعاء)۔۔۔۔

حضرت سید احمد شہید رحمہ اللہ سے بیک وقت بیعت ہونے والوں کی تعداد دس ہزار تک شمار کی گئی ہے لیکن اتنی تعداد بیعتِ طریقت کرنے والوں کی نہ تھی بلکہ یہ تعداد بیعتِ جہاد کرنے والوں سمیت کی تھی۔

اسی طرح آپ کے خلفاء کی تعداد بھی ایک سو ساٹھ سے زائد ہے۔

اجازت کا معیار :

جبکہ آپ کے گرامی ناموں میں یہ بھی تحریر ہے کہ آپ نے اجازت دینے کا معیار وہی رکھا جو حضرت اقدس مولانا گنگوہی قدس سرہ کا تھا (اور وہ یہ تھا کہ آخری مراقبہ یعنی مراقبۂ ذاتِ مقدسہ بھی سالک کو خوب اچھی طرح کرا دیا جائے)۔

شفقتِ عامہ :

اتباعِ سنت کی برکت سے آپ کو وہ کیفیت عنایت ہوئی جو احادیث میں آتی ہے کہ آنحضرت ﷺ ایک بار رات بھر اُمت کے لیے دُعاء فرماتے رہے اور **ان تعذ بهم فانهم عبادك وان تغفر لهم فانك انت العزيز الحكيم** ہی پڑھتے پڑھتے ساری شب گزار دی۔

حضرت مدنی نور اللہ مرقدہ کے قلبِ مبارک پر اس کا کامل پرتو تھا۔ رات کو خدام نے جو سب ہی علماء ہوتے تھے بارہا اشکباری کی حالت میں آپ کی یہ دُعاء سُنی۔

كَرَمَكَ يَا اَكْرَمَ الْاَكْرَمِيْنَ عَلَيَّ وَ عَلٰى اُمَّةِ مُحَمَّدٍ (ﷺ)

اے سب سے زیادہ کرم فرمانے والے میں اپنے اوپر اور اُمتِ محمد ﷺ پر تیرا کرم چاہتا ہوں۔

اپنے لیے دُعائے کرم میں اُمتِ محمدیہ علٰی صاحبہا الصلوٰۃ والتحیہ کو بھی شامل فرماتے تھے۔ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ آپ کی زبان مبارک سے جو اور دُعائیں میں نے یا میرے احباب نے سنی ہیں ان میں سے چند ایک لکھ دی جائیں۔

دُعاء کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے حق تعالیٰ کی حمد و ثناء کی جائے پھر درود شریف پڑھا جائے پھر دُعاء کی جائے جماعت کے بعد دُعاء کے لیے جب آپ ہاتھ اُٹھاتے تھے تو میں نے خود بارہا کچھ کلماتِ حمد آپ سے سنے ہیں، وہ کلماتِ حمد قرآن پاک کی ایک آیت کے ہیں جن سے حمد و ثناء کے فائدے کے ساتھ کلماتِ ایمان و اقرار کا بھی اعادہ ہو جاتا ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ هَدَانَا لِهٰذَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَآ اَنْ هَدَانَا اللّٰهُ لَقَدْ جَآءَتْ رُسُلُ رَبِّنَا بِالْحَقِّ. (پ ۸ رکوع ۱۲)

اس کے بعد آپ بالکل آہستہ دُعاء مانگتے۔

دورانِ سفر وقفہ وقفہ سے کلماتِ حمد ویسے بھی اداء فرماتے رہتے تھے جو بارہا میں نے خود سُنے ہیں میں نے جو

کلمات سُنے ہیں وہ ایک حدیث پاک کے ہیں :

اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ وَالشُّکْرُ لَا اُحْصِیْ ثَنَآءً عَلَیْکَ اَنْتَ کَمَا اَثْنَیْتَ عَلٰی نَفْسِکَ

ایک اور دُعاء :

اَللّٰھُمَّ بَلِّغْنِیْ وَبَلِّغْ جَمِیْعَ مَنْ اَوْصَانِیْ بِالدُّعَآءِ وَجَمِیْعَ مَنْ لَّہٗ حَقٌّ عَلَیَّ اِلَی الْمَقَاصِدِ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ وَاکْشِفْ عَنِّیْ وَعَنْھُمْ سَآئِرَ الْکُرُبَاتِ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ اَنْتَ اَعْلَمُ بِھِمْ وَ بِمَقَاصِدِ ھِمْ وَکُرُ بَاتِھِمْ وَاَنْتَ اَکْرَمُ الْاَکْرَمِیْنَ وَاَرْحَمُ الرّٰاحِمِیْنَ حَیِیٌّ کَرِیْمٌ تَسْتَحْیِ اَنْ تَرُدَّ یَدَ الْعَبْدِ صِفْرًا اِذَا رَفَعَ الْاَکُفُّ اِلَیْکَ وَصَلِّ عَلٰی اَحَبِّ خَلْقِکَ اِلَیْکَ وَاَکْرَمِھِمْ لَدَیْکَ سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَ بَارِکْ وَسَلِّمْ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی عَدَدَ مَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی.

آپ نے ابتداء دور میں یہ خواب دیکھا تھا کہ : ''تمہیں امام زماں بنائیں گے''۔

یہ اس خواب کے پورا ہونے کی علامت ہے۔ آدمی کا جتنا علاقہ ہوتا ہے اسے اتنے علاقہ سے تعلق ہوتا ہے۔ اگر کسی کا مورد فیض پوری اُمت ہو گی تو اسے پوری اُمت سے تعلق ہوگا۔ اور ایسا ہی شخص باطناً امام زماں ہوگا۔

علامہ شامی نے ایک روایت بھی دی ہے کہ نماز میں سلام پھیرنے سے پہلے اُمتِ محمد یہ کے لیے مغفرت عامہ کی دُعاء کرنی چاہیے۔ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِاُمَّۃِ مُحَمَّدٍ مَغْفِرَۃً عَامَّۃً اس لیے ہمیں بھی اس حدیث پر عمل کرنا چاہیے۔[1]

وفات :

حضرات صحابۂ کرام جناب رسالت مآب ﷺ کے فیوض مبارکہ کا کامل ''پرتو'' ہیں ان حضرات میں وفات کے وقت کے حالات اور خیالات کے لیے سیّدنا فاروق اعظم اور سیّدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما کے ارشادات ہر مسلمان کو پیشِ نظر رکھنے چاہئیں۔

حضرت فاروقِ اعظمؓ کے ہاتھوں اسلام کو وہ سر بلندی نصیب ہوئی کہ جس کی آج تک مثال بھی نہیں قائم ہو سکی اور پوری دنیا میں اسلام کا غلبہ ہو گیا اور ہر جگہ مسلمان حکومت نے اس قدر استحکام پکڑا کہ آج تک ان ممالک میں مسلمانوں ہی کی حکومت چلی آرہی ہے جس کا بے حساب ثواب فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ کو پہنچتا ہے چاہے کوئی جانے نہ جانے چاہے نیت کرے نہ کرے۔ لیکن وہ اپنے دورِ خلافت کی تمام نیکیوں کو اس نظر سے دیکھتے ہیں جس کا ظہور شہادت کے وقت زخمی

---

[1] خود حضرت اقدس والد صاحب رحمہ اللہ کا بھی عمل ایسا ہی تھا۔ (محمود میاں غفرلہ)

ہونے کی حالت میں اُن کی زبانِ مبارک سے ان الفاظ سے ہوا :

وَدِدْتُ اَنَّ ذَالِکَ کَفافًا لَا عَلَیَّ وَلَالِیْ (بخاری شریف ص ۵۲۴ س ۵)

میں یہ چاہتا ہوں کہ امارت کے معاملات سے برابر سرابر نجات ہوجائے کہ نہ مجھے نقصان ہو نہ نفع۔

صحابۂ کرام کی یہ قلبی حالت جناب رسالت مآب ﷺ کی تعلیم وتلقین کے اثرِ خاص سے تھی اور اس کا ایک فائدہ تو ظاہر ہی ہے کہ ایسے شخص کی نظر جب اپنی نیکیوں پر ہوگی ہی نہیں تو وہ نیکیاں خداوند کریم کے یہاں محفوظ ہی رہیں گی کیونکہ نیکیوں کی قیمت کم کرنے والی چیز تو نیکیوں پر گھمنڈ اور ناز ہے۔ دوسری طرف ایسے شخص کی نظر اپنی تقصیرات پر ہوگی اور اس کی وجہ سے استغفار کا غلبہ ہوگا یہ خود ایک ایسا عمل ہے جو ہر تقصیر کو نیکی بنادیتا ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی تواضع کا یہ حال ہے کہ وہ فرماتے ہیں کہ ان صحابۂ کرام کی پیروی کرو جو دنیا سے جاچکے ہیں کیونکہ ان کی آخر وقت تک استقامت سامنے آچکی ہے۔

مَنْ کَانَ مُسِنًّا فَلْیَسْتَنَّ بِمَنْ قَدْ مَاتَ فَاِنَّ الْحَیَّ لَا تُؤْمَنُ عَلَیْهِ الْفِتْنَةُ

تم لوگوں میں سے جو کسی کی پیروی کرنی چاہے تو اسے اس کی پیروی کرنی چاہیے کہ جو وفات پاچکا ہے کیونکہ زندہ شخص آزمائش سے محفوظ نہیں ہے (جب تک زندہ ہے آزمائش کی گھڑیاں باقی ہیں)۔

اس طرح آپ نے اسلام کا ایک بہترین اصول تعلیم فرمایا اور اپنا دامن بھی بچایا۔ پھر صحابۂ کرام کی تعریف کی اور ان کی منقبت وافضلیت بیان فرمائی کہ وہ علمی گہرائی، نیک سرشت اور سادگی میں کیا ہی بلند مقام رکھتے تھے۔

اولئک اصحاب محمد ﷺ کانوا افضل هذه الامة ابرها قلوبا واعمقها علما واقلها تکلفا.

وہ رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابی اس اُمّت میں سب سے افضل تھے سب سے زیادہ نیک دل تھے سب سے زیادہ علمی گہرائی اور بصیرت کے حامل تھے اور ان کے مزاج میں نہایت کم تکلف تھا۔

اختارهم الله لصحبت نبیه ولاقامة دینه فاعرفوا لهم فضلهم واتبعوهم علی اثرهم وتمسّکوا بما استطعتم من اخلاقهم وسیرهم فانهم کانوا علی الهدی المستقیم. (مشکوٰۃ ص ۳۲ باب الاعتصام بالکتاب والسنته)

(یوں سمجھو) کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو اپنے نبی ﷺ کا ساتھی بننے کے لیے اور اپنے دین کی

اقامت کے لیے چنا تھا لہٰذا ان کا مقامِ فضیلت جان لو اور ان کے نشاناتِ قدم کی پیروی کرو اور جہاں تک تم سے ہو سکے ان کے اخلاق اور ان کی طبیعت کو مضبوطی سے اختیار کرو۔ کیونکہ بلاشبہ وہ صحیح راستہ پر پختہ اور قائم رہے ہیں۔

بالکل یہی رنگ حضرت اقدس مولانا سیّد حسین احمد مدنی رحمہ اللہ کا بھی نظر آتا ہے کہ وفات سے پہلے جب ڈاکٹروں نے چلنے پھرنے سے روک دیا تو جماعت میں نہ جانے پر بہت رنجیدہ رہتے تھے۔ وفات سے ایک روز قبل ان کے قائم مقام مدرسِ بخاری حضرت مولانا سیّد فخر الدین صاحب مراد آباد جانے لگے تو رخصت ہوتے وقت ملنے کے لیے حاضر ہوئے تو آپ پر رقت طاری ہوگئی بے حد ملال کا اظہار فرمایا کہ میری ساری عمر ضائع ہوگئی کوئی کام نہیں کیا اور اب مسجد تک بھی نہیں جا سکتا۔ یہ کیفیت اتنی بڑھی کہ خادم خاص اور خلیفہ خاص حضرت مولانا قاری اصغر علی صاحب رحمہ اللہ ونور اللہ مرقدہ نے ضروری سمجھا کہ مولانا فخر الدین صاحب کو اسی حال میں اُٹھا لائے (قاری اصغر علی صاحب مولانا سیّد فخر الدین صاحب کے شاگرد تھے۔ رحمہما اللہ رحمۃ واسعۃ)۔

اس واقعہ سے اگلے روز چوبیس گھنٹے سے بھی کم وقفہ گزرا تھا کہ ظہر کے وقت قیلولہ کی حالت میں آپ کی وفات ہوئی۔ محرم ۱۳۷۷ھ ۱۹۵۷ء میں سفر مدراس کے دوران علالت پیش آئی دیوبند واپسی پر ڈاکٹروں نے تجویز کیا کہ قلب کا پھیلاؤ بڑھ گیا ہے مقامی اور بیرونی ڈاکٹروں کا علاج ہوتا رہا مگر افاقہ نہ ہوا پھر یونانی علاج شروع کیا گیا اس سے مرض میں قدرے تخفیف ہوئی۔ ۱۰، ۱۱ر جمادی الاولیٰ (۳، ۴ر دسمبر) کو طبیعت کافی پرسکون رہی۔ ۱۲ر جمادی الاولیٰ (۵ر دسمبر) کی صبح کو طبیعت کافی بشاش ہوگئی کئی دن کے بعد دوپہر کو ہلکی پرہیزی غذا تناول فرمائی پھر لیٹ گئے از خود بیدار نہ ہونے پر ۳ر بجے کے قریب نماز ظہر کے لیے جب بیدار کرنا چاہا تو پتہ چلا کہ آپ واصل بحق ہو چکے ہیں۔ انا للّٰہ وانا الیہ راجعون

۹ر بجے شب جنازہ دار العلوم دیوبند کے وسیع دار الحدیث میں لاکر رکھا گیا اور زیارت کرنے والے ایک طرف سے آتے اور دوسری طرف سے باہر جاتے رہے شیخ الحدیث حضرت مولانا زکریا صاحب دامت برکاتہم نے نماز جنازہ پڑھائی نصف شب کے بعد تدفین عمل میں آسکی مدرسہ سے قبرستان تک جنازہ کے پہنچنے میں کافی وقت لگا۔ دیوبند جیسے چھوٹے سے قصبہ میں فوراً ہی پچاس ہزار کے قریب لوگ پہنچ گئے جنہوں نے شرکت کی دار العلوم کے قبرستان میں حجۃ الاسلام حضرت اقدس مولانا نانوتوی اور حضرت شیخ الہند مولانا محمود حسن صاحب رحمہم اللہ کے پاس اس طرح قبر کے لیے جگہ نکل آئی جیسے زمین وسیع ہوگئی ہو۔ مدتوں سے وہاں جاتے رہنے والوں کے علم میں ہے کہ وہاں قطعاً کسی قبر کی جگہ نہ تھی۔ (ص ۲۲۵ واقعات)

حضرت اقدسؒ اکابر زمانہ کی نظر میں :

اس کے بعد مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ہم اکابر زمانہ کے کلمات مدحیہ جو حضرت مدنی رحمہ اللہ کے بارے میں مستند طور پر ثابت ہیں، نقل کردیں :

حضرت مولانا عبدالقادر صاحب رائپوری قدس سرہ فرماتے ہیں :

بھائی ! حضرت شیخ مدنی کا ذکر کیا پوچھتے ہو پہلے تو ہم یوں ہی سمجھتے رہے مگر وقت کی نزاکتوں اور ہنگامہ آرائیوں میں جب ہم نے اس مردِ مجاہد کی جانب نگاہ کی تو جہاں شیخ مدنی کے قدم تھے وہاں اپنا سر پڑا ہوا دیکھا۔

شیخ الحدیث حضرت مولانا زکریا صاحب دامت برکاتہم نے حضرت اقدس مولانا شاہ عبدالقادر صاحب رائپوری قدس سرہ کی خدمت میں حضرت اقدس مولانا مدنی نوراللہ مرقدہ کی تجہیز و تکفین وغیرہ کا حال تحریر فرمایا کیونکہ آپ ان دنوں لاہور میں صوفی عبدالحمید صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے یہاں جیل روڈ میں قیام فرماتے تھے۔ انھوں نے لکھا تھا کہ دارالحدیث میں جنازہ چہرۂ مبارک کھول کر رکھ دیا گیا اس کے بعد تحریر تھا کہ غلبۂ انوار سے چہرہ اور کفن ہمرنگ معلوم ہوتے تھے وغیرہ۔

حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحبؒ مہتمم دارالعلوم دیوبند تحریر فرماتے ہیں :

اس خط کا جو مضمون تھا اس کے قریب مضمون حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب دامت برکاتہم مہتمم دارالعلوم دیوبند نے تحریر فرمایا ہے کہ

(حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی) زندگی بھی خوب گزری اور موت بھی پاکیزہ پائی طاب حیاو میتا بعد مُردن چہرہ پر نورانیت اور چمک غیر معمولی تھی ۔ روشنی میں چہرہ کی چمک دمک اور اس کا جمال نگاہوں کو سیر نہیں ہونے دیتا تھا لبوں پر ایک عجیب مسکراہٹ تھی جس کی کیفیت الفاظ میں نہیں آسکتی جو یقیناً مقبولیت عنداللہ اور اسی کے ساتھ موت کے وقت بشاشت و طمانیت کی کھلی علامت تھی جو مقبولیت زندگی میں تھی وہی موت کے بعد بھی رہی۔ اسی محبوبیت کا نتیجہ ہے کہ وصال کی خبر آنا فانا ہوا پر دوڑ گئی دنیا کے بڑے بڑے ممالک نے ریڈیو پر وصال کی خبر نشر کی اور ہند اور بیرون ہند سے تعزیتی فون، تار اور خطوط کا تانتا بندھ گیا۔ وصال کے بعد ایک بجے شب تک خدا ہی جانتا ہے کہ انسانوں کا ہجوم کہاں سے ٹوٹ پڑا کہ دارالعلوم کا وسیع احاطہ ہجوم سے اُبل پڑا ہجوم اور

جنازہ پر کنٹرول دشوار ہوگیا حقیقت یہ ہے کہ وابستگانِ حق اور محبوب القلب ہستیاں زندگی اور موت دونوں ہی میں محبوب القلب رہتی ہیں۔ بالفاظ دیگر یہ اللہ والے مرنے کے بعد بھی زندہ رہتے ہیں صدیاں گزر جانے پر بھی دلوں میں ان کی روح دوڑتی رہتی ہے اور ان کی محبوبیت بدستور قائم رہتی ہے ان کی معنویت فنا نہیں ہوتی اور وہ مر کر بھی زندہ ہی رہتے ہیں۔

ہرگز نمیرد آنکہ دلش زندہ شد بعشق ثبت است بر جریدۂ عالم دوام ما

(واقعات ص ۲۲۵)

مزید فرماتے ہیں :

حضرت مدنی رحمہ اللہ تعالیٰ کی نسبت کی قوت اور معنوی مضبوطی کے متعلق میں نے اپنے خسر مولوی محمود صاحب رامپوری سے سنا (جو حضرت مدنی کے تمام کتابوں میں ساتھی اور بے تکلف دوستوں میں تھے) جب حضرت مدنی کو حضرت گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ نے اجازت وخلافت عطا فرمائی تو اس وقت عام اہلِ نسبت بزرگوں کی رائے اس پر متفق تھی کہ مولانا مدنی کی نسبت قوت میں حضرت حاجی صاحب کی نسبت کے مشابہ اور نوعیت میں ان سے ملتی جلتی ہے۔ (واقعات ص ۲۲۶)

اسی سے آگے نسبت کی عمومیت وہمہ گیری کے عنوان سے تحریر ہے دیو بند اور غیر دیو بند میں ان کے گردو پیش ایک میلہ سا لگا رہتا تھا اور ایک مقناطیسی کشش تھی کہ جس میں ذرا سا بھی آہنی مادہ ہوتا وہی ان کی طرف کھنچ کر چلا آتا۔ (واقعات ص ۲۲۷)

بانیٔ تبلیغی جماعت حضرت مولانا محمد الیاس صاحبؒ کا ارشاد :

صاحب واقعات نے ''عظیم روحانی قوت'' کے زیر عنوان حضرت شاہ الیاس صاحب قدس سرہ کے کلمات نقل کیے ہیں تحریر ہے :

حضرت مولانا محمد الیاس صاحب کاندھلوی (ثم الدہلوی) رحمۃ اللہ علیہ نے ایک مرتبہ عالم جذب میں مولوی ظہیر الحسن ایم۔ اے کاندھلوی مرحوم سے خود ان کے مکان پر فرمایا کہ :

میاں ظہیر ! لوگوں نے مولانا حسین احمد کو پہچانا نہیں خدا کی قسم ان کی روحانی طاقت اس قدر بڑھی ہوئی ہے کہ اگر وہ اس طاقت سے کام لے کر انگریزوں کو ہندوستان سے باہر نکالنا چاہیں تو نکال سکتے ہیں لیکن چونکہ یہ عالم اسباب ہے اس لیے ان کو ایسا کرنے سے منع کر دیا گیا ہے اور اس مقصد

کے حصول کے لیے ان کو وہی طریقہ اختیار کرنے کا حکم دیا گیا ہے جو اس دنیا میں برتے جاتے ہیں۔(مولانا سعید احمد صاحب اکبر آبادی ایم اے مدیر ماہنامہ برہان دہلی) (واقعات ص ۲۲۸)

مزید فرماتے ہیں :

مجھے حضرت مولانا مدنی کی سیاسیات سے اتفاق نہیں کیونکہ وہ میری سمجھ میں نہیں آتی ہیں۔اگر سمجھ میں آسکتیں تو میں ان کے جوتے اُٹھا کر ان کے پیچھے پیچھے چلتا۔اور مخالفت ان کی اس لیے نہیں کرتا کہ میں جہنم کی آگ اپنے اوپر حلال کرنا نہیں چاہتا میں دوزخ کی آگ خریدتے ہوئے ڈرتا ہوں اور اللہ کی پناہ مانگتا ہوں۔(واقعات ص ۲۰۹ وص ۲۱۰)

مزید فرماتے ہیں :

اگر اس تبلیغی کام کی رکاوٹ نہ ہوتی تو حضرت مدنی سے بیعت ہو کر ان کے کام میں شریک ہو جاتا اگر کسی وقت مجھ سے یہ کام چھوٹ گیا تو حضرت مدنی کے ساتھ مل کر (سیاسی میدان میں) کام کروں گا اور اگر کسی وقت حضرت مدنی سے کانگریس کا کام چھوٹ گیا تو وہ بھی وہی کام کریں گے جو میں کر رہا ہوں۔(بروایت مولانا احتشام الحسن صاحب کاندھلوی رفیق خاص حضرت مولانا محمد الیاس صاحبؒ)

نیز فرمایا :

حضرت مولانا مدنی وہ دریا ہضم کیے ہوئے ہیں جس کا ایک جرعہ بھی بیخود بنا دینے کے لیے کافی ہے۔(بروایت مولانا احتشام الحسن صاحب)

حضرت شاہ الیاس صاحب رحمہ اللہ کے اصول تبلیغ میں ترمیم :

۳رذی الحجہ ۹۶ھ ۲۵ر نومبر ۷۶ء پنجشنبہ کو مولانا عبید اللہ صاحب جو مرکز تبلیغ نظام الدین اولیاء دہلی میں رہتے ہیں جامعہ مدنیہ میں تشریف لائے اور طلبہ سے خطاب کیا۔طلبہ کے ساتھ مدرسین بھی سننے والے تھے اور خود مولانا کے سب ساتھی بھی۔مولانا موصوف نے اپنی تقریر میں طلبہ پر زور دیا کہ وہ عوام سے گھل مل کر رہیں ان کی اصلاح کی کوشش کرتے رہیں انہوں نے دورانِ تقریر حضرت شاہ الیاس صاحب رحمۃ اللہ علیہ بانی جماعت تبلیغ کا اور.....قریشی صاحبؒ کا واقعہ سُنایا (جو تقسیم کے بعد امیر جماعت تبلیغ پاکستان رہے) کہ قریشی صاحب حضرت شاہ الیاس صاحب رحمۃ اللہ علیہما کے ساتھ کام کرنے والے تھے لیکن شاہ صاحب کو یہ علم نہ تھا کہ وہ حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ کے مخالف ہیں ایک دن قریشی صاحب

سے گفتگو میں یہ معلوم ہوا کیونکہ انہوں نے حضرت مدنی رحمہ اللہ کا ذکر آنے پر کہا کہ وہ ہندوؤں کے ایجنٹ ہیں اور ان کے ہاتھ بکے ہوئے ہیں۔[1]

حضرت شاہ صاحب ؒ کو اس کا بڑا صدمہ ہوا کہ میرا ساتھی اور حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں اس کا یہ خیال! مولانا عبید اللہ صاحب نے فرمایا کہ یہ واقعہ ہمارا دیکھا ہوا ہے کہ حضرت شاہ الیاس صاحب بے چین ہوا کرتے تھے کہ قریشی صاحب ایسا خیال ان حضرت مدنی کے بارے میں رکھتے ہیں جو میرے کیا اس وقت کے سب کے امام ہیں تو انہوں نے اصولِ تبلیغ میں ایک اصول میں ترمیم فرمادی پہلے اصول تھا ''اکرام علماء'' پھر انہوں نے اسے بدل کر ''اکرام مسلم'' کر دیا۔ اور اسے قریشی صاحب کے ذہن میں بٹھاتے رہے۔ حتیٰ کہ ایک بار میوات کے علاقہ کے قصبہ نوح میں تبلیغی اجتماع ہوا جس میں حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ نے شمولیت فرمائی تو حضرت شاہ الیاس صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے قریشی صاحب کے ذمہ کیا کہ وہ اپنی کار میں حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ کو اسٹیشن سے لیں اور دورانِ اجتماع مہمان نوازی کریں اور واپس دہلی لائیں۔ اس طرح ان کو حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ کچھ وقت گزارنے کا موقع ملا۔ اس کے بعد قریشی صاحب ؒ اتنے متاثر ہوئے کہ وہ اپنی پچھلی گستاخ کلامی اور سوءِ ظن پر رویا کرتے تھے اور کہا کرتے تھے اے اللہ میری توبہ ہے میں ان کے بارے میں ایسے برے خیالات میں مبتلا رہا۔

حضرت شیخ الحدیث مولانا زکریا صاحب کاندھلوی دامت برکاتہم کا ارشاد :

میرے نزدیک ابو حنیفہ زمانہ .... مولانا مدنی کی مدح میں کچھ لکھنے والا'' مادح خورشید مداح خود است'' کا مصداق ہے میرا خیال ہے کہ حضرت کے فضل و کمال، تبحر فی العلم والسلوک سے شاید ہی کسی اہلِ بصیرت کو اختلاف ہو۔ اس ناکارہ کے نزدیک حضرت مدنی ہی رشد و ہدایت اور علم و فضل کے درخشاں آفتاب ہیں۔

محدث عصر حضرت مولانا حبیب الرحمٰن صاحب اعظمی مدظلہم فرماتے ہیں :

مشاہیر اسلام میں کسی کو ''بدیع الزماں'' کے لقب سے پکارا گیا ہے اور کسی کو مورخین ''نادرۃ العصر'' لکھتے ہیں جن مشاہیر کو ان الفاظ سے یاد کیا گیا ہے ان کے کسی ایک کمال کے لحاظ سے یہ الفاظ حقیقت پر مبنی ہوں تو ہوں مگر ان کے تمام اوصاف کے لحاظ سے خالی از مبالغہ نہیں لیکن شیخ

---

[1] انگریزوں کے کارندے سچے رہنماؤں سے بدظن کرنے کے لیے طرح طرح کے مناسب وقت الزامات گھڑ لیا کرتے تھے۔ یہ بھی ان ہی کا مختلق (گھڑا ہوا) الزام تھا جو قریشی صاحب جیسے سادہ لوح نے سنا اور اس سے پوری طرح متاثر ہوگئے۔ حامد میاں غفرلہ

الاسلام حضرت مولانا سیّد حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ اپنے جملہ اوصاف کے لحاظ سے بدیع الزماں نادرۃ العصر اور یکتائے روزگار تھے وہ اپنے متنوع علمی کمالات و باطنی مقامات، بے شمار محاسن اعمال اور بے انتہا بلند اخلاق و کردار کے لحاظ سے بالکل منفرد و بے مثال تھے۔(واقعات ص ۲۲۸)

مزید فرماتے ہیں :

حضرت کے باطنی مراتب کا سمجھنا اہلِ باطن کا کام ہے میں اس کوچہ سے نابلد ہوں مجھے اس کا ادراک کیونکر نصیب ہوسکتا ہے اتنا ضرور ہے۔

احب الصالحین ولست منهم لعل الله یرزقنی صلاحا

خدا توفیق دے کہ ہم میں اس کے سمجھنے کی طاقت بھی پیدا ہوجائے۔آج نماز فجر کے بعد تلاوت کررہا تھا جب فاما الذین امنوا وعملوا الصالحات فهم فی روضةٍ یحبرون پر پہنچا تو یک بیک دل میں خیال آیا کہ شاید "فی روضةٍ یحبرون" سے سال وفات کے اعداد برآمد ہوں اس خیال کے آتے ہی رکا اور رک کر حروف کے اعداد پر غور کیا تو ٹھیک ۱۳۷۷ھ برآمد ہوئے۔

حضرت اقدس مولانا اشرف علی صاحب تھانوی قدس سرہ نے ارشاد فرمایا :

"مجھے اپنی موت پر اس بات کا فکر تھا کہ میرے بعد باطنی دنیا کی خدمت کرنے والا کون ہوگا؟ مگر حضرت مدنی کو دیکھ کر تسلی ہوئی یہ دنیا ان سے زندہ رہے گی"۔(بروایت مولانا عبدالمجید صاحب بچھرایونی خلیفہ حضرت تھانویؒ) (واقعات ص ۲۱۳)

آپ نے ایک دفعہ فرمایا :

"مولانا حسین احمد کی مخالفت کرنے والوں کے سوء خاتمہ کا اندیشہ ہے"(بروایت حضرت مولانا ابوالمحاسن محمد سجاد صاحب رحمۃ اللہ علیہ۔(واقعات ص ۲۱۲)

مولانا مدنیؒ کی اسارت کی خبر پر حکیم الامت مولانا تھانوی قدس سرہما نے کسی قدر رنج و حزن کا اظہار کرتے ہوئے ارشاد فرمایا :

"مجھے خیال نہیں تھا کہ مولانا مدنی سے مجھے اتنی محبت ہے"۔

اور جب حضارِ مجلس میں سے کسی خادم نے یہ عرض کیا کہ مولانا مدنی تو اپنی خوشی سے گرفتار ہوئے ہیں تو حضرت نے فرمایا" آپ مجھے اس جملہ سے تسلی دینا چاہتے ہیں کیا حضرت حسینؓ

یزید کے مقابلہ میں اپنی خوشی سے نہیں گئے تھے مگر آج تک کون ایسا شخص ہوگا جس کو اس حادثہ سے رنج نہ ہوا ہو۔'' (بروایت حضرت مولانا محمد زکریا صاحب کاندھلوی زید مجدہم واقعات ص ۲۳۰ و ص ۲۳۱)

مزید فرماتے ہیں :

''ہمارے اکابر دیوبند میں بفضلہٖ تعالیٰ کچھ خصوصیات رہی ہیں چنانچہ شیخ مدنی میں دو خداداد خصوصی کمال ہیں ایک تو مجاہدہ جو کسی دوسرے میں اس قدر نہیں اور دوسرے تواضع کہ سب کچھ ہونے کے باوجود اپنے آپ کو کچھ نہیں سمجھتے'' (حکیم الامت حضرت مولانا تھانوی رحمۃ اللہ علیہ بروایت مولانا خیر محمد صاحب جالندھری خلیفۂ حضرت تھانویؒ (واقعات ص ۲۱۲)

ایک دوسرے موقع پر ارشاد فرمایا :

''میں ان (مولانا مدنی) جیسی ہمت مردانہ کہاں سے لاؤں''۔ (واقعات ص ۲۱۰)

............حضرت مولانا مفتی جمیل احمد صاحب تھانوی مدظلہم سے ملاقات ہوئی ساتھ میں مولانا محمد مالک صاحب بھی تھے اور ہمارے مدرسین بھی موجود تھے انہوں نے عبدالماجد دریابادی کا واقعہ سنایا کہ انہوں نے یہ کہا کہ جس شخص نے علی گڑھ میں تعلیم حاصل کی وہ مسلمان نہیں رہا۔ پھر اپنا از سرِ نو گویا اسلام میں داخل ہونے کا ذکر کیا۔ مفتی جمیل احمد صاحب نے ایک دن حضرت اقدس تھانوی رحمہ اللہ سے ذکر کیا کہ دریابادی صاحب یہ کہتے ہیں اور جب ان کا نکاح بقول ان کے مسلمان ہونے سے پہلے ہوا تھا اور بیوی مسلمان تھی تو وہ درست نہیں ہوا اب دوبارہ ہونا چاہیے۔ حضرت نے فرمایا بالکل ٹھیک کہتے ہو اور مجبور کیا کہ مولانا جمیل صاحب ہی دریابادی صاحب سے یہ بات کہیں۔

حضرت علامہ سیّد سلیمان ندوی رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد :

حضرت مولانا مدنی دام فیوضہم کے مقابلہ میں میرا نام لینا صرف آپ کی چشمِ محبت کا کرشمہ ہے۔ ورنہ میں تو ان کے جوتے کا تسمہ کھولنے کے بھی قابل نہیں چہ نسبت خاک را با عالم پاک۔ بزرگوں کا مشورہ ہے'' خاک از تودۂ کلاں بردار'' میرے پاس حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کی نسبت کے سوا کچھ نہیں۔ (اقتباس مکتوب بنام مولانا ظفیر الدین صاحب)

(مفتاحی مورخہ ۱۲ر نومبر ۱۹۴۶ء از بھوپال)

مولانا سعید احمد صاحب اکبر آبادی فرماتے ہیں :

جو شخص آنحضرت ﷺ سے طبعاً و مزاجاً جتنا زیادہ قریب ہوگا اسی قدر اس میں حکمت زیادہ ہوگی یعنی اس کی قوتِ نظری و قوتِ عملی دونوں کا کمال بھی اسی درجہ کا ہوگا اس معیار پر حضرت (شیخ الاسلام) مولانا سیّد حسین احمد مدنی رحمہ اللہ کی شخصیت عظمیٰ کا جائزہ لیا جائے تو صاف نظر آئیگا کہ حضرت مرحوم سعادتِ حقیقی کے اس مرتبہ علیا پر فائز تھے جو سرورِ کائنات ﷺ کے اضطراری اتباع یا پیروی سے حاصل ہوتا ہے آپ کا ذکر و فکر، طور طریق، نشست و برخاست معاملات، شجاعت و جرأت، شوقِ جہاد و غزاء اعلائے کلمۃ اللہ کے لیے بے تابی اور بے چینی دشمنوں کے ساتھ بھی محبت دوستوں کے ساتھ مخدومانہ نہیں خادمانہ برتاؤ۔ ''اشداء علی الکفار'' کے ساتھ '' رحماء بینھم '' کی مکمل تصویر ذاتی طور پر بے حد متواضع اور فروتن لیکن اسلامی اور دینی امور میں حد درجہ متشدد اور غیور و خود دار، رات رات بھر تہجد و نوافل کے ساتھ قید و بند بھی اور دار و رسن کا خیر مقدم بھی، اصلاح باطن اور روحانی ارشاد و ہدایت بھی، خدام و گھر والوں کے ساتھ حسن معاشرت، خندہ جبینی اور لطف و مزاح اور کسی امر شرعی کے عدم امتثال پر زجر و توبیخ بھی اور پھر سب کچھ کسی حظِ نفس کی خاطر نہیں۔ بلکہ اللہ اور صرف اللہ کے استرضاء اور اُسوۂ رسول کے اتباع کے لیے۔ غور کرنا چاہیے کہ اس زمانہ میں سعادتِ حقیقی اور حکمت ربانی کا ایسا مظہرِ کامل اور کون ہوگا جس میں آنحضرت ﷺ کی جامع و ہمہ گیر حیات طیبہ کا انعکاس اس طرح نظر آتا ہو۔ (واقعات ص ۲۴۰)

حضرت حاجی احمد حسین صاحب لاہر پوری فرماتے ہیں :

حضرت پیر غلام مجدد صاحب سندھی شہید (اسیر کراچی) جن کے تقریباً سولہ لاکھ مریدین درج فہرست تھے۔ زیادہ تر تلاوتِ قرآن مجید میں مصروف رہتے تھے میری حاضری پر قرآن مجید کو بند کر کے فرمایا ''میرے ہاتھ میں تو قرآن مجید ہے بحلف کہتا ہوں کہ جیل میں میں نے جو حالات مولانا مدنی کے بچشم خود دیکھے ہیں ان کی بناء پر میری رائے ہے کہ اس وقت روئے زمین پر مولانا صاحب کا ثانی بزرگی اور اتباعِ شریعت کے لحاظ سے نہیں ہے۔ آپ ہرگز مولانا صاحب کا دامن نہ چھوڑیئے اگر مولانا صاحب نہ ہوتے تو میں آپ کو مرید کر لیتا۔'' غرض کہ پیر صاحب کی سعی و

سفارش سے حضرت نے مجھے داخل سلسلہ فرمایا۔

حضرت مولانا ظفیر الدین صاحب مفتاحی فرماتے ہیں : (رکن دار الافتاء دار العلوم دیوبند)

عرصہ ہوا استاذ الاساتذہ حضرت مولانا ریاض احمد صاحب نے اپنے ایک عزیز شاگرد سے فرمایا تھا کہ تمہیں معلوم ہے کہ (بالفرض) اگر اس دور میں رسول اکرم ﷺ ہندوستان تشریف لائیں تو کہاں قیام فرمائیں گے اس کے بعد خود ہی جواب دیتے ہوئے فرمایا کہ پورے ہندوستان میں صرف دو شخص ہیں جن کے یہاں آپ کا قیام ہوسکتا ہے ایک شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی، دوسرے نائب امیر شریعت مولانا محمد سجاد صاحب کیونکہ یہ دونوں صحابہ جیسی زندگی گزارتے ہیں اور مسلمانوں سے اسی زندگی کا مطالبہ کیا گیا ہے۔

حضرت مولانا افضال الحق صاحب قاسمی اعظمی فرماتے ہیں :

(مفسرِ قرآن) حضرت مولانا احمد علی صاحب لاہوریؒ کی اس بات میں کوئی مبالغہ نظر نہ آیا جو انھوں نے (شوال ۶۰ ھ میں) اثنائے درس فرمائی تھی کہ "مولانا حسین احمد صاحب (مدنی) اس زمانے کے اولیاء اللہ کے امام ہیں"۔

حضرت مولانا احتشام الحسن صاحب کاندھلوی فرماتے ہیں :

۱۹۲۰ء میں جب حضرت شیخ الہند مولانا محمود حسن صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی زیر صدارت دہلی میں جمعیۃ علماء ہند کا اجلاس ہو رہا تھا حضرت مدنیؒ سے پہلی بار ملاقات ہوئی۔ اس وقت آپ حضرت شیخ الہندؒ کے مخلص خادم تھے اور میری نگاہ میں یہی آپ کے دو خصوصی وصف ہیں اخلاص اور جذبۂ خدمت۔ آپ بارگاہ امدادیہ سے فیض یاب ہوئے اور آپ نے دربار رشیدی سے فیوض حاصل کیے اور اس کے بعد تا آخر حضرت شیخ الہندؒ سے کسب کمال کیا۔ غرض ہر طرح دولتِ اخلاص سے بھرپور اور بادۂ عشق سے مخمور ہوگئے۔ حضرت مولانا محمد الیاس صاحب فرمایا کرتے تھے کہ جس دریا کا ایک پیالہ بھی ضبط کرنا مشکل ہے، (حضرت مدنیؒ) سات سمندر چڑھائے ہوئے ہیں پھر بھی ضبط موجود ہے کیا مجال ہے کہ ساغر چھلک جائے۔

☆

ذکرِ رسول ﷺ

﴿ حضرت مولانا مفتی جمیل احمد صاحب تھانویؒ ﴾

بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم

حامدا و مصلیا مسلما

حضور ﷺ کا ذکرِ مبارک زبان سے یا قلم سے نظم ہو یا نثر ایک عبادت اور کارِ ثواب ہے خود اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں طرح طرح سے آپ ﷺ کا ذکر فرمایا ہے۔ انبیائے کرام کے ذکر کو دلوں کو ثابت و مطمئن بنانے والا قرار دیا ہے آپ ﷺ کے ذکر کی رفعتِ شان کا اعلان فرمایا: ورفعنا لک ذکرک حضور ﷺ کی بعثت کو تمام مسلمانوں پر ایک احسانِ عظیم بتایا ہے : لقد من اللّٰہ علی المؤمنین اذ بعث فیھم رسولا اور حضور اور صحابہ نے بہت بہت بار اور بار بار ہر طرح سے ذکر مبارک فرمایا، حق تعالیٰ نے حضور سے وعدہ کیا کہ جو ایک بار آپ پر درود شریف پڑھے گا اس پر دس رحمتیں نازل ہوں گی (افسوس جس محسن اعظم کے طفیل بت پرستی اور کفر و شرک کی غلاظتوں سے نجات ملی عذاب ابدی سے بچ کر ہمیشہ ہمیشہ کی جنت اور جنت کی وہ نعمتیں جن کو نہ کسی آنکھ نے دیکھا نہ کسی کان نے سنا نہ کسی دل پر خیال تک ہو کر گزریں مقرر ہوئیں ہم احسان فراموش و ناقدر شناس اپنے ایسے محسن کے ذکر واذکار سے بھی غافل ہیں یا کچھ کرتے ہیں تو اس طرح کہ نیکی برباد گناہ لازم یا صحیح طریقے سے بھی کرتے ہیں تو ناقص اور کوتاہ ۔

اگر غفلت سے باز آیا جفا کی تلافی کی بھی ظالم نے تو کیا کی

ادارہ فروغ اسلام کی تحریک پر جی چاہا کہ اس لذیذ ترین عبادت کا صحیح طریق کار اور اس میں کی جانے والی کوتاہیاں عرض کی جائیں تاکہ مسلمان ایسے محسن اعظم کے احسان فراموش نہ بن سکیں اور عبادت کو ناقص و کوتاہ یا غیر عبادت یا گناہ سے مخلوط کر کے کارِ خیر کی جگہ کارِ شر نہ کرنے لگیں۔

ذکر رسول ﷺ ایک دریائے ناپیدا کنار ہے اس کے ٹھاٹھیں مارنے والے سمندر کو طرح طرح کی تقییدات کے کوزوں میں قید کر لینا اچھی بات نہیں ایک قسم کی ناقدری ہے اور بعض دفعہ گستاخی بن جاتا ہے ذرا اس کی وسعت کی جھلک ملاحظہ کیجیے۔

مراتب ذکرِ رسول ﷺ :

(۱) ذات مبارک کا ذکر اور اس کے بہت مرتبے ہیں (۱) ابتدائے عالم سے تا بہ ولادت شریفہ (۲) ولادت مبارکہ (۳) بچپن (۴) جوانی (۵) جوانی کے بعد سے وفات تک (۶) وفات (۷) بعد وفات (۸) قیامت اور درجات

عالیہ (۹) شفاعت (۱۰) جسم مبارک کے یہ سب ادوار حیات نبوت اور رُوح معلّٰی کے تمام انوار و کمالات (۱۱) حسن اعضاء سے سے لے کر پیر تک (۱۲) قوت جسمی (۱۳) قوت گویائی (۱۴) قوت نظر (۱۵) قوت سماعت (۱۶) قوت احساسات (۱۷) قوت ذہن (۱۸) قوت حفظ (۱۹) قوت عقل (۲۰) قوت دل (۲۱) قوت توکل (۲۲) قوت حُبِّ الٰہی (۲۳) قوت حضور و استحضار (۲۴) قوتِ معیت الٰہی (۲۵) افضلیت از انبیاء وملائکہ بلکہ خدا کے بعد ہر موجود سے (۲۶) خاتمیت باعتبار نبوت و رسالت و جملہ کمالات ظاہری و باطنی اختیاری و غیر اختیاری (۲۷) خاتمیت باعتبار دین و کتاب و معجزات (۲۸) خاتمیت باعتبار علم (۲۹) خاتمیت باعتبار اخلاق و اعمال (۳۰) خاتمیت باعتبار تبوع کل مخلوق۔

حقیقت ذکر :

لیکن اگر غور کیا جائے کل تیس کے تیس شعبہ ہائے حیات کا ذکر مبارک حقیقت میں ذکر رسول نہیں ہے صرف مجازی معنی سے کہ ذاتِ رسالت مآب ﷺ کے متعلق ہیں ذکر رسول ہیں ورنہ درحقیقت چونکہ یہ سب اختیاری امور نہیں ہیں محض حق تعالیٰ کے عطائے خاص ہیں ان کے ذکر شریف حضرت حق جل و علی شانہ کے عطا و نعمت کا ذکر ہے اور نعمتہائے عظیمہ کا ذکر خالق کا شکر ہے اس لیے ان کا ذکر دراصل ذکر رسول ﷺ نہیں بلکہ شکر حضرت حق ہے۔

اقسامِ ذکر رسول ﷺ :

(۲) امورِ اختیاریہ جن کا صادر ہونا حضور کے اختیار سے ہوا ہے جو حقیقی ذکر رسول ہیں مثلاً حضور کے تمام نظریات، تمام عبادات، تمام معاملات، تمام معاشرت، تمام اخلاق، تمام انتظامات و سیاسیات، تمام تربیت و اصلاحات، حضراتِ صحابہ کے نفوس کا تزکیہ، تعلیم و تشریحات قرآن، تبلیغ احکام اور ان کے ذرائع و انتظامات، جہادات اور ان کے اصول و عسکری انتظامات، تدبیر ملک و سلطنت وغیرہ وغیرہ نشست و برخاست آمد و رفت ہر ہر بات میں طریقہ مبارک وضع قطع رفتار و گفتار، وفود سے معاملات و گفتگو، پیامات سلاطین، کھانے پینے اور تمام ضروریات انسانی کے طور طریق، ہر قسم کے استعمالات کے اصول اور طریقے وغیرہ وغیرہ۔ غرض حضور کا ہر ہر حرکت و سکون جو اُمت کی فلاح و بہبود کے لیے حسب ارشاد الٰہی بہترین نمونہ ہے خواہ یہ افعال و اعمال بطریق عبادت ہوں جیسے نمبر ۱۲ تک یا بطریق عادت ہوں جیسے بعد میں۔

(۳) انہی امور اختیاریہ کا اعلیٰ فرد ہے تعلیم و تلقین احکام دین جو حضور ﷺ کا مقصودِ اعلیٰ ہے ارشاد ہے :

یآیہا الرسول بلغ مآ اُنزل الیک من ربک و ان لم تفعل فما بلغت رسالتہ.

"اے رسول ان تمام احکام کو پہنچا دیجیے جو آپ پر نازل کیے گئے ہیں آپ کے رب کی طرف سے اگر آپ نے ایسا نہ کیا تو حق رسالت ادا نہیں کیا۔"

دراصل ذکر رسول ﷺ امور اختیاریہ کا ذکر ہے اور اختیارات میں سے جو بعثت مبارکہ کا اصل مقصود ہے وہ دوسرے امور سے اعلیٰ ہے اس لیے تعلیمات وتلقینات نبویہ کا ذکر ذکرِ رسول کا اصلی اور اعلیٰ ترین فرد ہے پھر اس کے بھی دو شعبے ہیں باطنی و ظاہری یعنی قلب انسانی کو تمام ناپسندگیوں اور تمام گندگیوں سے پاک کرکے اس میں تمام خوبیاں بہترائیاں عمدہ اخلاق کے مادے اور غیر اللہ کی طرف سے ہٹا کر خدا تعالیٰ کی طرف متوجہ کردینا بلکہ عشق الٰہی کی ایک لگن پیدا کردینا اس کو کہتے ہیں تزکیہ نفس، اور یہ حضور کی تعلیمات کا باطنی شعبہ ہے۔ دوسرا شعبہ ظاہری تعلیمات ہیں وہ زندگی اور مابعد سے تعلق رکھنے والے ہر دورِ حیات کی تکمیلات کے ضامن احکام وقوانین ہیں۔ دونوں میں باہم شدت کا ربط ہے ایک دوسرے کے بغیر ناممکن ہیں بلکہ ایک درجہ میں باطنی کیفیات ظاہری احکام کی جڑ اُن کی آبیاری کا مدار اور بقاء و دوام اور عمدگی واستحکام کے لیے اصل اصول ہیں اسی لیے حق تعالیٰ نے حضور کے ان کاموں میں باطنی تعلیمات کا ذکر پہلے اور ظاہری کا بعد میں فرمایا کئی جگہ ارشاد ہے جہاں حضور کا وصف بیان ہے۔ **ویزکیھم ویعلمھم الکتاب والحکمۃ** آپ مومنین کا تزکیہ کرتے اور ان کو کتاب اللہ اور حکمت کا درس دیتے ہیں۔

لہٰذا حقیقی واصلی اور اعلیٰ ترین ذکر رسول ﷺ ان اصول وقوانین کا اعلان واستحسان ہے جو حضور اقدس ﷺ نے تعلیمات باطنیہ وظاہریہ کے ارشاد فرمائے ہیں اور ان کے بعد درجہ ان امور اختیاریہ کا ہے جو حضور نے بطور عبادت کیے ہیں اور ان کے بعد ان اختیاری افعال کا ہے جو بطور عبادت کے نہیں بطریق عادات شریفہ صادر ہوئے ہیں اور ان کے بعد ان امور کا ہے جو حضور کے اختیار سے سرزد نہیں ہوتے تھے محض انعام والطاف الٰہی ہیں جو تعلق ذات کی وجہ سے ذکر رسول اور حقیقت میں شکر نعمت ہائے ربانی ہے۔

آلاتِ ذکر رسول ﷺ :

(۴) ان تینوں قسم کے اذکار اور ان کے درجات کے بعد اب آلات ذکر پر غور کیجیے۔ ذکر رسول کا یہ مطلب کہ صرف زبان سے کہہ دینا ہی ذکر ہے یہ زبانی جمع خرچ اس عبادت کے حساب میں کافی نہیں ہوسکتا یہ ایک بہت حقیر اور کم درجہ کا ذکر ہوگا (آلات ذکر یہ ہیں: زبان، کان، دل، دماغ، روح اور تمام اعضائے ظاہری) پھر ان میں درجہ بدرجہ تفاوت ہے اگر سب آلات سے ذکر ہوگا تو کامل ترین اور بہترین ذکر ہے اگر بعض سے ہوگا تو اتنا ناقص پھر اعلیٰ سے ہوگا ناقص کے افراد میں سے اعلیٰ اور نقصان میں کم اور ادنیٰ سے ہوگا تو ادنیٰ اور نقصان میں زائد ہے زبان سے ان اذکار کا ادا کرنا اور کانوں سے سن لینا تو سب جانتے ہیں جن میں ان تمام گزشتہ امور یعنی پورے دین کو پڑھنا پڑھانا سیکھنا سکھانا تحریرات تقریرات پڑھنا سُننا داخل ہیں۔ دل کے ذکر میں دل میں ان کی حقانیت قائم کرنا اصل اصول ہے کہ بغیر اس کے زبان اور

کان کا ذکر بالکل بیکار ہے صرف صورت ہی صورت ذکر کی ہے اصل کچھ نہیں۔ زبان پر ذکر اور دل میں نفرت یا حقارت یا سبکی وخفت ہو تو یہ ذکر ایک منافقانہ حرکت سے زیادہ وقعت نہیں رکھ سکتا جیسے آپ بعض ہندوؤں اور انگریزوں کی زبان وقلم سے ذکر رسول کا کوئی شعبہ ظاہر ہوتے دیکھتے ہیں تو وہ ذکر نہیں کسی دینوی مصلحت کا مظاہرہ ہے منافقت اور مسلمانوں کو دھوکہ دینا ہے کہ اس حرکت سے مسلمان مانوس ہو کر شکار ہو سکیں۔

حضور ﷺ کے ذکرِ مبارک کا فرض درجہ :

پھر دل کا ایک دائمی ذکر ہے اور زبان اور کان کا عارضی چند لمحات کا ہے دل میں حقانیت وعظمت مسلسل اور دائمی چیز ہے بلکہ یہ درجہ ہر مسلمان پر فرض ہے اور صرف حضور کے ہی ذکر واذکار کے لیے نہیں تمام انبیاء ورسل کے اذکار کی حقانیت کا دلی ذکر فرض ہے۔ فقہائے اسلام نے صاف صاف کہہ دیا ہے کہ کسی نبی کی کسی ایک سنت کا بھی کوئی مذاق اُڑائے یا ناپسندیدگی کا اظہار کرے تو وہ کافر ہے یہ وہ ذکر رسول ہے جو گزشتہ تمام اقسام میں ہر ہر مسلمان پر فرض ہے اور ایک دائمی عبادت ہے۔

دل کا ذکر :

پھر دل کے ذکر کا ایک اور درجہ ہے جس سے ایمان میں نور اور اسلام میں کمال پیدا ہوتا ہے وہ یہ کہ ذات اطہر اور تمام اوصاف وکمالات اور گزشتہ معروضہ کے کل اقسام کے اذکار سے محبت ہونا ہے۔ حضور ﷺ کا ارشاد ہے: **لایومن احدکم حتی اکون احب الیہ من والدہ وولدہ** تم میں سے کوئی مومن کامل نہیں بن سکتا جب تک میں اس کے نزدیک اس کے باپ اور اولاد سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں۔

ذکر دماغ میں ذہن حافظہ اور عقل سے ان تمام اذکار میں کام لینا ہی ان کا ذکر ہے اس کی تفصیلات ہر شخص جانتا اور سمجھتا ہے یا سمجھ سکتا ہے کہ قرآن مجید واحادیث شریفہ کا حفظ تعلیم وتعلم تصنیف تالیف تقریر وگفتگو یہ دین کے تمام کے تمام شعبے سب قسم کے انہی اذکار رسول میں اور اعلی درجہ کے ذکر میں شامل ہیں ذرا نظر صاف بے لوث اور گہری ہو تو حقیقت بالکل روشن ہے

روح کا ذکر :

روح کا ذکر ان تمام امور سے مزین ہونا ہے جو حضور ﷺ کے ارشادات وافعال واحوال سے سامنے آئے ہیں جن کا تعلق ظاہری اعمال کے بجائے باطن سے ہے اور ظاہری اعمال کے لیے بیخ وبن کا کام دیتے ہیں۔ یہ تمام ذکر مبارک وروح کو روشن مجلی نورانی اور بڑھ بڑھ کر اس کو بعد کی کثافتوں سے پاک کر دیتے ہیں۔ پھر اس کو ملا اعلی کے اتصال سے عجیب عجیب انکشافات معمول وعادت سے زائد باتیں حاصل ہوتی اور ظاہر بھی ہو جاتی ہیں یہی تزکیہ نفس سے تعبیر ہوا ہے یہ درجہ نہایت مہتم بالشان درجہ ہے۔

اتباع رسول ﷺ ہی حقیقی ذکر ہے جس سے محبوبیت حاصل ہوتی ہے :

ذکر رسول کا اہم اور عام درجہ یہ ہے کہ تمام اعضائے ظاہری سے بھی ہو خود حق تعالیٰ نے اس کو ضروری قرار دیا ہے ارشاد ہے : **قل ان کنتم تحبون اللّٰہ فا تبعونی یحببکم اللّٰہ** آپ کہہ دیجیے اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میرا اتباع کرو اللہ تم کو محبوب بنائیں گے۔

یہاں حکم بھی ہے اور اس پر انعامات بے غایات بھی ہیں کہ محبت و عشق ہی مقبول نہیں ہوگا بلکہ خود اللہ تعالیٰ تم سے محبت فرمانے لگیں گے۔ مرید سے مراد کا درجہ پاؤ گے محبّ سے محبوب بن جاؤ گے پھر اس اتباع میں متفرق درجات ہیں فرائض واجبات سنن مستحبات اور ترک حرام و مکروہ تحریمی و تنزیہی و لایعنی سب اس میں داخل ہیں جس قدر یہ عملی ذکر رسول ہوگا اسی قدر محبت الٰہی کا غلبہ اور محبوبیت حاصل ہوگی۔

ذکر رسول کے تینوں درجے اور آلات ذکر کے پورے چھ ذریعوں سے ذکر رسول کرنا ہی کامل اور حقیقی ذکر دین و دنیا میں بے انتہا نافع بلکہ سارے عالم میں بے مثال ہستی بنانے والا ہمیشہ کا تجربہ کیا ہوا نسخہ ہے۔ حضور انور ﷺ کے بعد سے آج تک جو بھی مسلمان اعلیٰ قسم کا مسلمان بزرگ صالح متقی ولی کامل آپ نے دیکھا یا سنا ہے وہ اسی طرح پورے پورے ذکر رسول اور اس کے ہر ہر طریقے سے کرنے سے ہی اس کمال پر نظر آیا ہے خواہ وہ پیران پیر رحمۃ اللہ علیہ ہوں یا کوئی اور بزرگ، یہی ایک کیمیاوی نسخہ ہے یعنی مسلمان کو کامل ترین مسلمان بنانے کا ذریعہ ہے یہی دین و دنیا کی فلاح و بہبود کی کنجی ہے اسی سے مسلمان پکا مسلمان بنتا ہے اور اسی سے پاکستان پاکستان اور اس کا ہر باشندہ واقعی پاک بن سکتا ہے یہی وہ راز ہے جس کی بدولت اُمت محمدیہ علی صاحبہا الصلوۃ والتحیہ کو **خیر البریہ** (تمام مخلوقات سے بہتر) اور **خیر الامم** کا تمغہ قبولیت عطا ہوا ہے۔

ناقص ذکر کرنے سے نقصانات :

ذکر رسول ﷺ کے اس تفصیلی بیان سے آپ نے دیکھ لیا ہوگا کہ مسلمان کمال اسلام اسی وقت حاصل کر سکتا ہے جب کہ ذکر رسول ﷺ کے تمام شعبوں کو تمام ذرائع سے عمل میں لے آئے اگر کوئی شخص نامکمل نسخہ استعمال کرتا ہے تو نہ وہ نسخہ کا قدر دان ہے نہ اس کو نسخہ سے کوئی فائدہ حاصل ہو سکتا ہے نہ وہ اس کا استعمال کرنے والا شمار ہو سکتا ہے بلکہ حقیقی غور و خوض سے کام لے کر دیکھیں تو وہ نسخہ کو بدنام کرنے کا مجرم ہے اس کی بے تاثیری کا ڈھول پیٹ کر دنیا کو اس سے محروم کرانے کا مجرم اور خود ناقدری بلکہ توہین کا مرتکب معلوم ہوتا ہے اس لیے بڑا زبردست ظلم اور بڑا غلط پروپیگنڈہ ہوگا اگر کوئی شخص ذکر رسول کو صرف کسی ایک شعبہ میں محصور کر کے رکھ دے گا۔

ہم اگر پورے ذکرِ رسول کی کوشش نہیں کر رہے ہیں تو اس عبادت کو ناقص یا ناقص ترین ادا کرتے ہیں پھر اگر بجائے تکمیل کے اسی پر خوش ہوتے ہیں تو اپنی غلط فہمی پر ناز کرنے لگے اور ہمیشہ کو ورطہ جہالت میں پڑے رہے۔

ہم میں جو لوگ ذکرِ رسول سے بالکل غافل ہیں وہ تو غافل ہیں ہی اللہ تعالیٰ ان کی آنکھیں کھول دیں اور بعض لوگ ذکرِ رسول کرتے ہیں مگر جیسے اوپر ذکر کیا گیا تھا ناقص یا ناقص ترین کر کے اس کیمیاوی نسخہ کو بے تاثیری میں بدنام کرنے کا سبب بنتے ہیں اور بعض لوگ اس کوتاہی سے بڑھ کر ایک ایسا اقدام کر بیٹھتے ہیں جو ایک زبردست مجرمانہ اقدام ہے مگر وہ اپنی ناواقفی یا غلط فہمی سے اس کو صحیح قدم سمجھتے رہتے ہیں اور ہمیشہ اس غلط فہمی میں مبتلا ہونے کی وجہ سے وہ بھی اس کی تاثیرات ومنافع سے ہمیشہ در ہمیشہ محروم رہتے ہیں اور اپنے عمل سے ایک دنیا کی دنیا کو اس مجرمانہ اقدام کا مرتکب بنا دیتے ہیں لہٰذا ضرورت ہے کہ اس کی یہ صورتیں بھی پیش کر دی جائیں تاکہ مسلمان اس عبادت کے حقیقی فائدے حاصل کر سکیں اور مجرمانہ حرکات یا انہی صورتوں سے اس عبادت کو پاک صاف کر سکیں۔

عبادت کے اصول :

یہ تو ہر شخص جانتا ہے کہ ہر عبادت کے لیے کوئی نہ کوئی شرعی طریقہ ہے اسی طریقہ سے ادا کرنے سے وہ عبادت ہے ورنہ یہی نہیں کہ وہ عبادت ہونے سے نکل جاتی ہے بلکہ گناہ بڑے گناہ اور بعض دفعہ کفر اور سلبِ ایمان کا ذریعہ بھی بن جاتی ہے۔

نماز روزہ حج زکوٰۃ اور تمام فرائض واجب سنت ومستحب عبادتوں کے لیے شرائط وآداب ہیں اسی طرح ذکر مبارک کے چونکہ بہت سے شعبے ہیں ہر ہر شعبہ کے شرائط وآداب ہیں ان کا خلاف کرنا حسبِ مرتبہ جرم بن جاتا ہے اور جو مخالفت توہین کا سبب ہوتی ہے وہ تو اسلام وایمان کو سلب کر لینے اور کفر میں داخل ہونے کا سبب ہو جاتی ہے اس لیے (ہر عبادت کے لیے اور خصوصاً اس عبادت کے لیے جو تمام عبادتوں کی جامع اور میزانِ کل ہے) شرائط وآداب کا لحاظ رکھنا نہایت ضروری ہے اور ہر ایسی بات سے بچنا ہے جس سے توہین ہو کر گناہ عظیم یا کفر تک نوبت پہنچتی ہے۔

فقہائے احناف نے تصریح کی ہے کہ بے وضو قصداً نماز پڑھنا کفر ہے قصداً قبلہ کی طرف پشت کر کے نماز پڑھنا کفر ہے حرام پر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھنا کفر ہے۔ قرآن مجید کی تلاوت باجوں کے ساتھ کفر ہے نعت شریف باجوں کے ساتھ کفر ہے اذان یا قرآن کا گانا کفر ہے تالیاں بجانے کے ساتھ کفر ہے وغیرہ وغیرہ)۔

راز یہ بتایا گیا ہے کہ عبادت کو حرام یا گندگی سے متصل کرنا کفر ہے ان سب باتوں میں حرام یا ممنوع شئی سے ایک عبادت کو ملا کر اس کی توہین کی گئی ہے اس لیے یہ کفر ہے نتیجہ آپ خود نکال لیجیے کہ اس لذیذ ترین عبادت کو بھی اگر کسی گناہ سے ملوث کیا جائے گا تو وہ کیا ہوگا اور بجائے کارِ خیر بننے کے کس قدر کارِ شر بن جائے گا لہٰذا ہمارا فرض ہے کہ ہم اس

عبادت کو حرام اور ظاہری و معنوی گندگیوں سے پاک کر کے پوری پوری طرح پورے پورے ذرائع سے ادا کریں۔

ذکرِ رسول کے مروجہ غلط طریقے :

اب عرض کیا جاتا ہے کہ ہم میں سے بعض لوگ اس عبادت کی ادائیگی میں کس قدر قصور اور کوتاہی کر رہے ہیں یا کس قدر گستاخی و بے ادبی کا ارتکاب کر رہے ہیں تاکہ سب لوگوں کو ان سے بچنے کا اہتمام ہو سکے۔

ذکرِ رسول ﷺ کی وسعت آپ ملاحظہ کر چکے ہیں اس کی ادائیگی کی وسعت آپ کے سامنے آچکی ہے اس کے شعبوں کے مدارج بعض فرض بعض واجب بعض سنت بعض مستحب بعض اصل مقصود بعض تابع یہ سب آپ ملاحظہ کر رہے ہیں اب صحیح طریقہ یہی ہے کہ ہر شعبہ کو حسبِ درجہ مکمل طریقہ سے ادا کیا جائے۔ بعض لوگ ایسی حرکت کرتے ہیں کہ فرض و واجب کا قطعاً اہتمام نہیں ایک امر مستحب کو نہایت مہتم بالشان بنا لیتے ہیں یہ بات ٹھیک نہیں بعض لوگ حضور ﷺ کے غیر اختیاری کا تو ذکر کرتے ہیں اور اختیاری اعمال کا ذکر تک نہیں کرتے اس میں نفس و شیطان کی آمیزش معلوم ہوتی ہے کہ عمل میں مشقت ہے اور غیر اختیاری کے ذکر کرنے اور سن لینے میں لذت، وہ اس طرح عمل کی بات پر پردہ ڈالتا اور اس سے محروم کرتا ہے۔ بعض لوگ دل دماغ کی بات روح اور اعضاء کے ذکر کرنے کو بیان بھی نہیں کرتے نہ اس کی ضرورت سامنے لائی جاتی ہے حالانکہ اصل ذکرِ رسول اختیاریات اور ان تمام کا کام ہے بعض لوگ احکام و تعلیم و تلقین کے عمل بلکہ بیان کو بھی ذکرِ رسولؐ کے خلاف قرار دیتے ہیں یہ اُن کی کوتاہ فہمی ہے بعض لوگ بعض غیر اختیاری امور کے کرنے کو عمر بھر کے گناہوں کا کفارہ قرار دیتے ہیں یہ سخت ترین شیطانی حملہ ہے کہ یہ ذکر محض مستحب ہے تمام عمر بھی نہ ہونے سے نجات میں خلل نہیں تمام عمر ہونے پر فرائض و واجب کے خلل کے وقت عذاب سے بچا نہیں سکتا۔ یہ عیسائیوں کی طرح مذہب کو فضول قرار دینے جیسا ہو گیا۔

کسی نبی یا ولی کا دن منانا ہندوانہ اور مشرکانہ رسم ہے :

وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو کفارہ قرار دے کر تمام جرائم کا دروازہ کھول دیتے ہیں بعض لوگ سارے سال سو کر صرف ربیع الاول میں جاگتے ہیں اور کچھ ذکرِ رسول کرتے ہیں لیکن ذکرِ رسول کی وسعتوں کا تقاضا ہے کہ کامل ذکرِ رسولؐ ہر وقت کا کام ہے کوئی سیکنڈ بھی اس سے خالی رہنا صحیح نہیں پھر کسی دن یا وقت کو متعین کرنا اس کو ضروری یا افضل قرار دینا ہے دونوں باتیں بغیر شریعت کے بتائے جرم ہیں۔ بعض لوگ عید یا ڈے مناتے یادگار قرار دے کر کرتے ہیں تو اسلام میں یادگار اور ڈے کی کوئی اصلیت نہیں ورنہ حضور انبیاء سابقین کی اور صحابہ حضور کی یا سنہ ۶۰۰ھ سے پہلے کوئی مسلمان تو مناتے۔ یہ ہندوؤں اور انگریزوں سے لی ہوئی رسم محض ہے اور ان کی مشابہت سے جرم ہے۔ بعض لوگ بطور کھیل یا تماشا

کے کرتے ہیں حالانکہ یہ عبادت کی سخت گستاخی ہے۔ فقہاء نے بطور کھیل تماشا کھانا کھانے اور پانی پینے تک کو منع لکھا ہے بعض لوگ جلسہ وجلوس انگریزی طور طریق سے نکالتے ہیں ۔ مشابہت کفار کی گندگی سے آلودہ کرنا سخت بے ادبی ہے۔ بعض لوگ جھنڈیاں لگا کر انگریزوں کی نقالی کا جرم کر کے عبادت کو اس سے ملوث کرتے ہیں ایسے ہی بعض لوگ ہندوؤں کی دیوالی کی طرح چراغاں کر کے کافرانہ رسم سے آلودہ کرتے ہیں بعض لوگ ذکر رسول کی نظموں کو گا کر پڑھتے ہیں۔ حالانکہ شریعت میں گانا حرام اور حرام سے ملوث کرنا بڑا جرم ہے۔ بعض لوگ سڑکوں بازاروں میں ذکر رسول کرتے ہوئے چلتے ہیں جس کو حضور نے شر البقاع بدترین جگہ فرمایا اس طرح عبادت کی بڑی بے ادبی ہے۔

عید میلاد النبی ﷺ یا بارہ وفات منانے کی خرابیاں :

بعض لوگ ۱۲ ربیع الاول کو عید قرار دیتے ہیں حالانکہ یہی تاریخ وفات ہے اول تو عید بے اصل پھر یوم وفات میں بعض لوگ جھوٹی اور غلط روایات بیان کرتے ہیں حالانکہ حضور نے فرمایا ہے کہ جو شخص مجھ پر جان کر جھوٹ باندھے وہ اپنا ٹھکانا دوزخ قرار دے۔ بعض لوگ عورتوں سے نظم پڑھواتے ہیں بعض کم عمر بے ریش لڑکوں سے پڑھواتے ہیں۔ یہ گانا حرام اور غیر محرم اور ایسے لڑکوں سے پڑھوانا گناہ ، بعض لوگ باجے بھی ساتھ لگاتے ہیں جن کے ساتھ عبادت کو فقہا نے کفر لکھا ہے، بعض لوگ روح مبارک کے آنے پر یقین کرتے ہیں بلا شرعی دلیل یہ خیال گناہ ہے اور عقلاً ناممکن بھی ہے کہ بوقت واحد لاکھوں جگہ آنا ہے، بعض لوگ ذکر خاص پر قیام کرتے ہیں حالانکہ حضور نفس نفیس کے لیے قیام کرنا ناگوار سمجھتے تھے اس لیے صحابہ نہیں کرتے تھے تو یہ ہر وقت ناگواری پیدا کرتے اور تکلیف دیتے ہیں۔ اگر ذکر قیام پسند ہوتا تو نماز میں درود قیام میں ہوتا نہ کہ قعدہ میں، بعض لوگ محض نام ونمود شہرت کے لیے ایسا کرتے ہیں۔ یہ سب گناہ ہے اور عبادت کی روح خلوص غائب کرنے کا جرم ہے وغیرہ وغیرہ۔

حاصل یہ ہے کہ عبادت کو ان کفار کی مشابہت اور حرام یا ناجائز امور سے آلودہ کر کے کرنا عبادت کی توہین یا سخت گستاخی و بے ادبی ہوتی ہے۔ ان سب باتوں سے بچ کر اس عبادت کو انجام دیا جائے اور ناقص طریقے سے نہیں، کامل عبادت اور کامل طریقوں سے انجام دینا ہی اس کے منافع کا حاصل کرنا ہے۔ اوپر کے بیان میں غور کرنے سے آپ معلوم کر سکتے ہیں کہ اس عبادت کے اجزا میں سے اگر بعض کو اختیار کرنا ہی ہے تو اہم ترین کا اہم درجہ دے کر اور اس سے کم کو کم۔

ورنہ ہر ہر مسلمان کے لیے ذکر رسول پورا پورا پوری طرح اور تمام ذرائع سے ہر وقت ہر سیکنڈ ہونا ضروری ہے۔ یہی فلاح وکامیابی کا چودہ سو سالہ کامیاب اور کیمیاوی نسخہ ہے اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی پوری شکل سے ادائیگی کی توفیق عطا فرمائے۔

برکاتِ درود شریف

﴿ جناب محمد راشد صاحب ڈیرہ اسماعیل خاں ﴾

درود شریف کے فضائل و برکات اتنے بے انتہا ہیں کہ اُنھیں شمار نہیں کیا جا سکتا جو جتنا زیادہ درود شریف کی کثرت رکھے گا۔ وہ بروز قیامت اُتنا ہی پیغمبر ﷺ کی رفاقت میں ہوگا۔ تاہم بعض مخصوص درود شریف پر مخصوص اجر وثواب بھی منقول ہیں۔ ذیل میں اُنہی درود شریف کی چہل حدیث پیشِ خدمت ہے اللہ تعالیٰ توفیقِ عمل عطا فرمائے۔

(۱) صدقہ کے قائم مقام :

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ حضور اقدس ﷺ کا یہ ارشاد نقل کرتے ہیں کہ جس کے پاس صدقہ کرنے کو کچھ نہ ہو وہ یوں دُعا مانگا کرے۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَرَسُوْلِکَ وَصَلِّ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ۔ بس یہ دعا اس کے لیے زکوٰۃ یعنی صدقہ ہونے کے قائم مقام ہے اور مومن کا پیٹ کسی خیر سے کبھی نہیں بھرتا یہاں تک کہ وہ جنت میں پہنچ جائے۔ (فضائل درود شریف ص ۳۰)

(۲) ثواب کا بہت بڑا پیمانہ :

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے حضور اقدس ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ جس شخص کو یہ بات پسند ہو کہ جب وہ درود پڑھا کرے ہمارے گھرانے پر تو اس کا ثواب بہت بڑے پیمانہ میں ناپا جائے تو وہ ان الفاظ سے درود پڑھا کرے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَاَزْوَاجِہٖ اُمَّھَاتِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَذُرِّیَّتِہٖ وَاَھْلِ بَیْتِہٖ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ (فضائل درود شریف ص ۳۹) ف۔ بہت بڑی ترازو میں وہی چیز تولی جائے گی جس کی مقدار بہت زیادہ ہوگی (فضائل درود شریف ص ۴۰)۔

(۳) حوضِ کوثر سے سیراب ہونا :

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے یہ نقل کیا ہے کہ جو شخص یہ چاہے کہ حضور اقدس ﷺ کی حوض سے بھر پور پیالہ پیوے وہ یہ درود پڑھا کرے۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاَوْلَادِہٖ وَاَزْوَاجِہٖ وَذُرِّیَّتِہٖ وَاَھْلِ بَیْتِہٖ وَاَصْھَارِہٖ وَاَنْصَارِہٖ وَاَشْیَاعِہٖ وَمُحِبِّیْہٖ وَاُمَّتِہٖ وَعَلَیْنَا مَعَھُمْ اَجْمَعِیْنَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ۔

(۴) اسّی برس کے گناہوں کی معافی :

دار قطنی کی ایک روایت میں حضور ﷺ کا ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ جو شخص جمعہ کے دن مجھ پر اسی مرتبہ درود شریف پڑھے اس کے اسّی سال کے گناہ معاف کیے جائیں گے کسی نے عرض کیا یا رسول اللہ! درود کس طرح پڑھا جائے؟ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَنَبِیِّکَ وَرَسُوْلِکَ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ اور یہ پڑھ کر ایک اُنگلی بند کرے ف۔ اُنگلی بند کرنے کا مطلب یہ ہے کہ اُنگلیوں پر شمار کیا جائے۔ (فضائل درود شریف ص ۴۳)

(۵) اسّی برس کی عبادت کا ثواب :

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی ایک حدیث میں یہ نقل کیا گیا ہے کہ جو شخص جمعہ کے دن عصر کی نماز کے بعد اپنی جگہ سے اُٹھنے سے پہلے اسّی مرتبہ یہ درود شریف پڑھے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ تَسْلِیْمًا۔ اس کے اسی سال کے گناہ معاف ہوں گے اور اسّی سال کی عبادت کا ثواب اس کے لیے لکھا جائے گا۔ (فضائل درود شریف ص ۴۳) ف۔ دار قطنی کی ایک روایت میں یہ درود النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ تک ہے (درود و سلام)۔

(۶) ہزار دن تک اجر لکھنا :

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ حضور ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں جو شخص یہ دُعا کرے جَزَی اللّٰہُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَا ھُوَ اَھْلُہٗ تو اس کا ثواب ستر فرشتوں کو ایک ہزار دن تک مشقت میں ڈالے گا۔ ف۔ ''مشقت میں ڈالے گا'' کا مطلب یہ ہے کہ وہ ایک ہزار دن تک اس کا ثواب لکھتے لکھتے تھک جائیں گے۔ (فضائل درود شریف ص ۴۶) معجم کبیر کے حوالے سے فرشتوں کی تعداد ستر ہزار بھی آئی ہے جس سے نیکیوں میں مزید اضافہ ہو جائیگا۔

(۷) جنت میں ٹھکانہ :

جمعہ کے دن ایک ہزار مرتبہ یہ درود شریف پڑھنے والے کو مرنے سے پہلے جنت میں اس کا ٹھکانہ دکھا دیا جائے گا۔ درود شریف یہ ہے۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ عَلَیْہِ السَّلَامُ۔ (درود سلام کا حسین مجموعہ ص ۱۸)

(۸) جنت کے پھل :

جو شخص روزانہ اس درود شریف کی پابندی کرے وہ جنت کے خاص پھل اور میوے کھائے گا درود شریف یہ ہے۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ۔ (فضائل درود شریف ص ۳۱)

(۹) پریشانیاں دُور ہوں :

یہ درود شریف بار بار پڑھنے سے اللہ تعالیٰ پریشانیاں دور فرما دیتے ہیں۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الطَّاھِرِ الزَّکِیِّ صَلَاۃً تُحَلُّ بِھَا الْعُقَدُ وَتُفَکُّ بِھَا الْکُرَبُ. (فضائل درود شریف ۲۰)

(۱۰) عرشِ عظیم کے برابر ثواب :

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ مِّلْأَ السَّمٰوٰتِ وَمِلْأَ الْاَرْضِ وَمِلْأَ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ۔ (فضائل درود شریف ص ۳۴)
اس درود شریف کے پڑھنے والے کو آسمان و زمین بھر کر اور عرش عظیم کے برابر ثواب ملتا ہے (فضائل درود شریف ص ۳۵)۔

(۱۱) چاند کی طرح چہرہ ہونا :

حضور ﷺ کے ارشاد کے مطابق اس درود شریف کے پڑھنے والے کا چہرہ پل صراط سے گزرتے وقت چاند سے زیادہ چمکدار ہوگا درود شریف یہ ہے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلَی النَّبِیِّ مُحَمَّدٍ حَتّٰی لَا یَبْقٰی مِنْ صَلٰوتِکَ شَیْءٌ وَبَارِکْ عَلَی النَّبِیِّ مُحَمَّدٍ حَتّٰی لَا یَبْقٰی مِنْ بَرَکَاتِکَ شَیْءٌ وَارْحَمِ النَّبِیَّ حَتّٰی لَا یَبْقٰی مِنْ رَّحْمَتِکَ شَیْءٌ وَّسَلِّمْ عَلَی النَّبِیِّ مُحَمَّدٍ حَتّٰی لَا یَبْقٰی مِنْ سَلَامِکَ شَیْءٌ. (فضائل درود شریف ص ۳۸)

(۱۲) کامل درود :

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے رسول اکرم ﷺ سے ایسا درود شریف دریافت کیا جس کو کامل درود شریف کہا جا سکے تو آپ ﷺ نے یہ درود تلقین فرمایا اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا اَمَرْتَنَا اَنْ نُصَلِّیَ عَلَیْہِ وَصَلِّ عَلَیْہِ کَمَا یَنْبَغِیْ اَنْ یُّصَلّٰی عَلَیْہِ (فضائل درود شریف ص ۴۰)

(۱۳) قربِ خاص کا ذریعہ :

رسول کریم ﷺ نے ایک روز ایک شخص کو اپنے اور حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے درمیان بٹھایا، صحابہ کو اس پر تعجب ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا یہ شخص مجھ پر یہ درود شریف پڑھتا ہے: اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ (فضائل درود شریف ص ۴۲)

(۱۴) دُعا قبول ہونا :

جو شخص اذان کے وقت یہ درود شریف پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کی دُعا قبول فرمائیں گے اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ التَّامَّۃِ وَالصَّلٰوۃِ الْقَائِمَۃِ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ ارْضَ عَنْہُ رِضًی لَّا سَخَطَ بَعْدَہٗ. (فضائل درود شریف ص ۴۴)

(۱۵) مغفرت کا ذریعہ :

جو شخص چھینک آنے پر یہ درود شریف پڑھے گا تو منجانب اللہ ایک پرندہ پیدا ہوگا جو عرش کے نیچے اپنے پر پھڑ پھڑائے گا اور عرض کرے گا کہ اے اللہ اس درود شریف پڑھنے والے کو بخش دے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَالٍ وَّصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اَھْلِ بَیْتِہٖ۔ (فضائل درود شریف ص ۴۸)

(۱۶) دس ہزار مرتبہ کے برابر :

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ اَفْضَلَ صَلَوَاتِکَ اس درود شریف کے بارے میں منقول ہے کہ یہ دس ہزار مرتبہ درود شریف پڑھنے برابر ہے (فضائل درود شریف ص ۵۴) ف۔ دن میں ایک بار ہی یہ درود شریف پڑھ لیا جائے تو کتنا اجر جمع کیا جاسکتا ہے۔

(۱۷) اولاد کو عزت ملنا :

جو شخص صبح وشام سات سات مرتبہ اس درود شریف کو پابندی سے پڑھے تو اس کی برکت سے اللہ تعالیٰ اس کی اولاد کو باعزت رکھے گا۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِ الْعَالَمِیْنَ حَبِیْبِکَ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ صَلٰوۃً اَنْتَ لَھَا اَھْلٌ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ کَذٰلِکَ (فضائل درود شریف ص ۴۰)

(۱۸) جنت میں اپنا مقام دیکھنا :

جو شخص جمعہ کے دن ہزار مرتبہ یہ درود شریف پڑھے تو وہ اس وقت تک نہ مرے گا جب تک وہ مرنے سے پہلے جنت میں اپنا ٹھکانہ نہ دیکھ لے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ اَلْفَ اَلْفَ مَرَّۃٍ۔ (فضائل درود شریف ص ۶۲)

(۱۹) حضور ﷺ کی زیارت :

جو شخص خواب میں آنحضرت ﷺ کی زیارت کرنا چاہتا ہو وہ یہ درود شریف پڑھا کرے۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا اَمَرْتَنَا اَنْ نُّصَلِّیَ عَلَیْہِ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا ھُوَ اَھْلُہٗ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ۔ (فضائل درود شریف ۷۰)

(۲۰) تمام اوقات میں درود :

شیخ الاسلام ابو العباس رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا جو شخص دن اور رات میں تین تین مرتبہ یہ درود شریف پڑھے وہ گویا رات و دن کے تمام اوقات میں درود بھیجتا رہا۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ فِیْ اَوَّلِ کَلَامِنَا اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی

مُحَمَّدٍ فِیْ اَوْسَطِ کَلَامِنَا اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ فِیْ آخِرِ کَلَامِنَا۔(فضائل درود شریف ص ۷۴)

(۲۱) ساری مخلوق کے درودوں کے برابر :

آپ ﷺ نے ایک شخص کے بارے میں فرمایا "یہ جب کبھی صبح اُٹھتا ہے تو مجھ پر دس مرتبہ ایسا درود شریف پڑھتا ہے (جو ثواب میں) ساری مخلوق کے درودوں کے برابر ہے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! وہ کیا درود ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ (وہ) یہ درود پڑھتا ہے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ عَدَدَ مَنْ صَلّٰی عَلَیْہِ مِنْ خَلْقِکَ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ کَمَا یَنْبَغِیْ لَنَا اَنْ نُّصَلِّیَ عَلَیْہِ وَ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ کَمَا اَمَرْتَنَا اَنْ نُصَلِّیَ عَلَیْہِ(ابن ماجہ)

(۲۲) تمام درودوں کے برابر :

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ کُلِّ ذِکْرِہٖ اَلْفَ اَلْفَ مَرَّۃٍ یہ درود شریف پڑھنا آنحضرت ﷺ پر سارے درود بھیجنے کے برابر ہے۔(درود وسلام کا حسین مجموعہ ص ۳۴)

(۲۳) درود برائے مغفرت :

جو شخص یہ درود شریف پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے، بیٹھا تھا تو کھڑا ہونے سے پہلے اس کے گناہ معاف کردیے جائیں گے۔ درود شریف یہ ہے۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ(برکات دورد)

(۲۴) روضہ مبارک کی زیارت :

جو شخص نماز فجر اور نماز مغرب کے بعد ۳۳۔۳۳ بار یہ درود شریف پڑھے گا تو اس شخص کی قبر کے اور روضہ اقدس کے درمیان ایک کھڑکی کھول دی جائے گی اور روضہ اقدس کی راحت نصیب ہوگی۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ صَلَاۃً تَکُوْنُ لَکَ رِضاً وَلِحَقِّہٖ اَدَاءً (بحوالہ ذریعہ الوصول)

(۲۵) دنیا و آخرت کی سرخروئی :

قرآن کریم کی تلاوت کے بعد جو شخص اس درود پاک کو پڑھے گا وہ دنیا و آخرت میں سرخرو رہے گا۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ بِعَدَدِ مَا فِیْ جَمِیْعِ الْقُرْآنِ حَرْفاً حَرْفاً وَبِعَدَدِ کُلِّ حَرْفٍ اَلْفاً اَلْفاً ۔(درود وسلام کا حسین مجموعہ ص ۳۶)

(۲۶) قرض کی ادائیگی :

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ ظہر کی نماز کے بعد یہ درود شریف سو مرتبہ پڑھنے

والوں کو تین باتیں نصیب ہوں گی۔(۱) کبھی مقروض نہ ہوگا (۲) اگر قرض ہوگا تو وہ ادا ہو جائے گا خواہ جتنا بھی قرض ہو(۳) قیامت کے دن اس کا کوئی حساب نہ ہوگا۔(فضائل درود شریف ص ۲۸)

(۲۷) حضور ﷺ کی جماعت کے ساتھ حشر ہونا :

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جو شخص حضور اقدس ﷺ پر ان کلمات کے ساتھ تین دفعہ درود پڑھے جمعہ کے دن سو دفعہ اس کے لیے تمام مخلوق رحمت بھیجے گی اور روزِ قیامت اس کا حشر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت میں ہوگا اور حضور اقدس ﷺ اس کو اپنے ہاتھ سے پکڑ کر جنت میں داخل فرمادیں گے۔وہ کلمات دعائیہ یہ ہیں اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ صَلَوَاتِ اللّٰہِ وَمَلَائِکَتِہٖ وَ اَنْبِیَائِہٖ وَرُسُلِہٖ وَ جَمِیْعِ خَلْقِہٖ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ وَّعَلَیْہِ وَّ عَلَیْھِمُ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ. (بحوالہ القول البدیع)

(۲۸) جہنم سے حفاظت :

رسول اللہ ﷺ سے مروی ہے کہ جو کوئی یہ درود پڑھیا اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی رُوْحِ مُحَمَّدٍ فِی الْاَرْوَاحِ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی جَسَدِہٖ فِی الْاَجْسَادِ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی قَبْرِہٖ فِی الْقُبُوْرِ. وہ خواب میں میری زیارت کرے گا اور جس نے خواب میں میری زیارت کی وہ قیامت میں میری زیارت کرے گا اور جو قیامت میں مجھے دیکھے گا میں اس کی شفاعت کروں گا اور جس کی میں شفاعت کروں گا وہ میرے حوضِ کوثر سے پانی پیئے گا اور اللہ جل شانہ اس کے جسم کو جہنم کی آگ پر حرام کردیں گے۔(بحوالہ القول البدیع)

(۲۹) افضل درود :

حافظ سخاویؒ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ کی زوجہ محترمہ حضرت اُم المؤمنین جویریہ بنت الحارث سے نقل کیا ہے کہ آپ نے فرمایا کہ اگر کوئی شخص حلف اُٹھالے کہ میں آقائے نامدار ﷺ پر افضل ترین درود پڑھتا ہوں تو وہ یہ ہے: اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَنَبِیِّکَ وَرَسُوْلِکَ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَ عَلٰی اٰلِہٖ وَاَزْوَاجِہٖ وَذُرِّیَّتِہٖ وَسَلِّمْ عَدَدَ خَلْقِکَ وَبِرِضَا نَفْسِکَ وَزِیْنَةَ عَرْشِکَ وَمِدَادَ کَلِمَاتِکَ.

(۳۰) سب سے افضل درود :

حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم نے حضور ﷺ کی خدمت میں عرض کیا کہ یارسول اللہ آپ پر درود شریف کن الفاظ سے پڑھا جائے۔حضور ﷺ نے فرمایا کہ اس طرح پڑھا کرو۔اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی

اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ. اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ. ف۔ امام نوویؒ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص یہ قسم کھا بیٹھے کہ میں سب سے افضل درود پڑھوں گا تو اس درود کے پڑھنے سے قسم پوری ہو گی۔ پیغمبر ﷺ کی شفاعت کا نصیب ہونا اتنی بڑی سعادت ہے کہ اس کا اندازہ نہیں لگایا جا سکتا۔ اکابر نے فرمایا ہے کہ جن اعمال واذکار پر شفاعت کا وعدہ ہے اُن کو مضبوط پکڑ لینا چاہیے۔ ذیل میں بعض درودِ شفاعت دیے جا رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان پر عمل کی توفیق عطا فرمائے۔

(۳۱) شفاعت واجب :

حضرت رویفع بن ثابت رضی اللہ عنہ کی روایت سے حضور ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ جو شخص یہ درود شریف پڑھے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَکَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ۔ اس کے لیے میری شفاعت واجب ہے ف۔ صبح وشام دس دس بار درود شریف پڑھنے سے بھی آپ ﷺ کی شفاعت نصیب ہو گی (فضائل درود شریف ص ۲۸)

(۳۲) مخصوص درود شریف پڑھنا :

حدیث میں ہے کہ جو شخص سات جمعوں تک ہر جمعہ کو سات مرتبہ اس درود کو پڑھے اس کے لیے میری شفاعت واجب ہے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ صَلٰوةً تَکُوْنُ لَکَ رِضًا وَّ لِحَقِّهٖ اَدَآءً وَّاَعْطِهِ الْوَسِیْلَةَ وَالْمَقَامَ الْمَحْمُوْدَ الَّذِیْ وَعَدْتَّهٗ وَاجْزِهٖ عَنَّا مَاھُوَ اَھْلُهٗ وَاَجْزِهٖ عَنَّا مِنْ اَفْضَلِ مَا جَزَیْتَ نَبِیًّا عَنْ اُمَّتِهٖ وَصَلِّ عَلٰی جَمِیْعِ اِخْوَانِهٖ مِنَ النَّبِیّٖنَ وَالصَّالِحِیْنَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ. (فضائل درود شریف ص ۴۷)

(۳۳) ہر نماز کے بعد :

اس دُعاء کو ہر نماز کے بعد پڑھنے والے کے لیے شفاعت واجب ہو جاتی ہے اَللّٰھُمَّ اَعْطِ سَیِّدَنَا مُحَمَّدَنِ الْوَسِیْلَةَ وَاجْعَلْ فِی الْمُصْطَفَیْنَ مَحَبَّتَهٗ وَفِی الْاَعْلَیْنَ دَرَجَتَهٗ وَفِی الْمُقَرَّبِیْنَ ذِکْرَهٗ. (الحزب الاعظم بحوالہ کنز العمال)

(۳۴) رسولِ خدا ﷺ کی گواہی :

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ارشاد فرمایا جناب رسول اللہ ﷺ نے جو شخص یہ درود شریف پڑھے قیامت کے دن میں اس کے لیے گواہی دوں گا اور شفاعت کروں گا۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ

مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِیْمَ وَبَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ وَتَرَحَّمْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا تَرَحَّمْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِیْمَ. (طبری)

(۳۵) بوقتِ اذان درود :

ذریعۃ الوصول میں آپ ﷺ کا یہ ارشاد منقول ہے کہ جو شخص اذان سننے کے بعد یہ درود پڑھے اس کے لیے میری شفاعت ثابت ہو جائے گی ۔اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ التَّامَّۃِ وَالصَّلٰوۃِ الْقَائِمَۃِ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَرَسُوْلِکَ وَاَعْطِہِ الْوَسِیْلَۃَ وَالشَّفَاعَۃَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ. (القول البدیع)

(۳۶) دعائے وسیلہ پڑھنا :

بخاری شریف کی ایک حدیث میں ہے کہ جو شخص اذان سنے اور یہ دُعا پڑھے اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ التَّامَّۃِ وَالصَّلٰوۃِ الْقَائِمَۃِ اٰتِ مُحَمَّدَنِ الْوَسِیْلَۃَ وَالْفَضِیْلَۃَ وَابْعَثْہُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَنِ الَّذِیْ وَعَدْتَّہٗ۔اس کے لیے میری شفاعت اُتر جاتی ہے۔مسلم شریف کی روایت میں آخر پر اِنَّکَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادُ بھی آیا ہے۔

(۳۷) دعا قبول ہونا :

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص مؤذن کی اذان کے وقت یہ درود شریف پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کی دُعا قبول فرمائیں گے۔اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ التَّامَّۃِ وَالصَّلٰوۃِ النَّافِعَۃِ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّارْضَ عَنْہُ رِضًی لَا سَخَطَ بَعْدَہٗ. (احمد)

(۳۸) مکمل درود شریف :

حضور اکرم ﷺ نے صحابہ کرام سے ایک مرتبہ فرمایا تم نامکمل درود شریف نہ پڑھا کرو۔پھر صحابہ کرام کے دریافت کرنے پر آپ ﷺ نے یہ درود شریف تعلیم فرمایا ۔اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ. (درود وسلام کا مجموعہ ص ۱۵)

(۳۹) ایمان کی حفاظت :

جو شخص پچاس مرتبہ دن میں اور پچاس مرتبہ رات میں اس درود شریف کا وِرد رکھے گا تو اس کا ایمان جانے سے محفوظ ہوگا اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ صَلَاۃً دَائِمَۃً بِدَوَامِکَ. (فضائل درود شریف ص ۲۳)

(باقی صفحہ ۶۴)

اے مسلمانوں! یہود ونصاریٰ کی مصنوعات استعمال کر کے انہیں اپنے بھائیوں کے قتل کے لیے اسلحہ فراہم نہ کرو اور اہلِ کفر کے خلاف میدان عمل میں کود پڑو فتح حق کی ہوگی۔

دیدہ زیب اشتہارات، خوبصورت پیکنگ اور چھوٹے بڑے انعامات کے لالچ میں یہودی (ملٹی نیشنل کمپنیوں) کی مصنوعات نہ خریدیں یہ آپ کو دوبارہ غلام بنانا چاہتے ہیں۔

اہم انکشافات

راقم الحروف چونکہ خود لاہور کے ایک معروف ادارے کے شعبہ پرچیز سے منسلک رہا ہے اور اس بات سے بخوبی اگاہ ہے کہ تمام امپورٹڈ اشیائے خورد ونوش جن میں Tin Pack کولڈ ڈرنکس مثلاً 7-UP,mirinda,pepsi,coke,Teem اور Snaks میں تمام چاکلیٹیں جن میں زیادہ معروف Kit kat,Bounty,Twix,DairyMilk,mars,Snikers,Polo وغیرہ شامل ہیں جب ان کی date of expiry بہت قریب آجاتی ہے تو یہ چیزیں انتہائی کم ریٹ پر پاکستان بھجوادی جاتی ہیں۔ یہاں ''محب وطن'' اور ''عوام دوست'' حضرات (جو یوم آزادی کے موقع پر بہت بڑے پرچم اپنی کوٹھیوں پر لہراتے ہیں) ان کی Date of expiry تبدیل کروا کے مزید ۶ ماہ سے سال تک قابل استعمال ظاہر کر کے فروخت کرتے ہیں اس طرح آپ ان کے استعمال کی وجہ سے مختلف امراض میں مبتلا ہو کر ڈاکٹروں اور ہسپتالوں کے چکروں میں پڑجاتے ہیں۔ وہاں یہودی کمپنیوں کی مہنگی ادویات پھر آپ کے استقبال کے لیے حاضر ہوتی ہیں۔

حد تو یہ ہے کہ ہم ذہنی غلامی کے درجہ کمال کو چھوتے ہوئے اب تو زہر بھی انہی کا استعمال کرتے ہیں جس کی مثال انتہائی مہنگے غیر ملکی سگریٹ ہیں جو موت سے پہلے ہمیں موت کی دہلیز پر اس کے انتظار میں بٹھا دیتے ہیں۔

ان زہر کی ڈبیوں میں چند کے نام قابلِ ذکر ہیں جو ہمارے ہاں status symble بن چکے ہیں Gold leaf,melborn,555,Benson&headges,kent,more وغیرہ۔

آخری گزارش! جن چیزوں کا متبادل قومی مصنوعات میں موجود نہیں اور وہ جان بچانے والی ادویات کی طرح ضروری نہیں تو انہیں فوراً اپنی ضروریات کی لسٹ سے خارج کردیں اور ایک بات اچھی طرح ذہن نشین کرلیں کہ کفار کسی حال میں بھی آپ کے دوست ہرگز ہرگز نہیں ہوسکتے وہ صرف اپنے ناجائز مفادات کے اندھے دوست ہیں جس کا نظارہ پوری دنیا کھلی آنکھوں سے نہ چاہتے ہوئے بھی کر رہی ہے۔ (ابوسعد 9/A نیو مسلم ٹاؤن وحدت روڈ لاہور)

نمبر شمار	غیر قومی مصنوعات			قومی مصنوعات			غیر قومی قیمت	قومی قیمت	اپنا فائدہ
1	سیف گارڈ صابن	(75 گرام)	پراکٹر اینڈ گیمبل	نیم سوپ کیمیائی خوشبو سے پاک	(85 گرام)	مقدار زیادہ ہے	14 روپے	9 روپے	7 روپے
2	لکس صابن	(140 گرام)	لیور برادرز	تبت صابن	(120 گرام)	وزن کم ہے	22 روپے	13 روپے	7 روپے
3	لائف بوائے	(140 گرام)	لیور برادرز	باڈی گارڈ	(140 گرام)		11 روپے	9 روپے	2 روپے
4	کولگیٹ ٹوتھ پیسٹ	(125 گرام)	کولگیٹ پامولو	میڈی کیم ٹوتھ پیسٹ	(150 گرام)	وزن زیادہ ہے	90 روپے	55 روپے	37 روپے
5	سگنل ٹوتھ پیسٹ	(125 گرام)	EGF	انگلش ٹوتھ پیسٹ	(112 گرام)	وزن کم ہے	70 روپے	25 روپے	42 روپے
6	Oral-B ٹوتھ برش		دی جلٹ کمپنی	شیلڈ ٹوتھ برش			85 روپے	30 روپے	55 روپے
7	نیویا شیونگ کریم	(60 گرام)	Berisdorf AG	ٹچ می شیونگ کریم	(60 گرام)		70 روپے	30 روپے	40 روپے
8	جلٹ شیونگ کریم	(100 گرام)	دی جلٹ کمپنی	ڈپلومیٹ شیونگ کریم	(130 گرام)	وزن زیادہ ہے	99 روپے	40 روپے	68 روپے
9	جلٹ ریزر بلو II		دی جلٹ کمپنی	سوفٹ II			22 روپے	13 روپے	9 روپے
10	ڈینیم آفٹر شیو	(100 ملی لیٹر)	Elida	وائسرائے آفٹر شیو	(100 ملی لیٹر)		140 روپے	60 روپے	80 روپے
11	جلٹ آفٹر شیو	(100 ملی لیٹر)	دی جلٹ کمپنی	ایڈمرل آفٹر شیو	(100 ملی لیٹر)		320 روپے	75 روپے	245 روپے
12	نیویا آفٹر شیو	(100 ملی لیٹر)	Berisdorf AG	اومیگا آفٹر شیو	(100 ملی لیٹر)		185 روپے	64 روپے	121 روپے
13	پینٹین شیمپو	(200 ملی لیٹر)	پروکٹر اینڈ گیمبل	سیمسول شیمپو	(250 ملی لیٹر)	وزن زیادہ ہے	99 روپے	58 روپے	53 روپے
14	ہیڈ اینڈ شولڈر	(200 ملی لیٹر)	پروکٹر اینڈ گیمبل	میڈی کیم شیمپو	(230 ملی لیٹر)	وزن زیادہ ہے	109 روپے	72 روپے	46 روپے
15	جانسن بے بی شیمپو	(200 ملی لیٹر)	جانسن اینڈ جانسن	مدر کیئر بے بی شیمپو	(230 ملی لیٹر)	وزن زیادہ ہے	105 روپے	80 روپے	35 روپے
16	ویزلین ہیر ٹانک	(300 ملی لیٹر)	لیور برادرز	فارمیسز ہیر آئل	(200 ملی لیٹر)	وزن کم ہے	255 روپے	75 روپے	150 روپے
17	ڈابر آملہ ہیر آئل	(200 ملی لیٹر)	ڈابر انڈیا	تبت آملہ ہیر آئل	(200 ملی لیٹر)		99 روپے	37 روپے	62 روپے
18	پولی کلر ہیر آئل		ہنکل کوسمیٹکس	سیمسول ہیر کلر			72 روپے	48 روپے	24 روپے
19	بیجن ہیر کلر		Hoyo co ltd	میڈی کیم ہیر کلر		(تقریباً قومی)	60 روپے	50 روپے	10 روپے

20	جولین بلیچ کریم		Jolen inc. USA	موڈ گرل بلیچ کریم			220روپے	41روپے	179روپے
21	انڈریا بلیچ کریم		USAانڈریا انٹرنیشنل	اولیویا بلیچ کریم			215روپے	40روپے	175روپے
22	فیئر اینڈ لولی کریم	(60ملی لیٹر)	لیور برادرز	کیئر کریم	(60ملی لیٹر)		55روپے	40روپے	15روپے
23	پونڈز کریم	(100ملی لیٹر)	لیور برادرز	فارمیز کریم	(100ملی لیٹر)		80روپے	70روپے	10روپے
24	Revlon لپ سٹک			میڈورا لپ سٹک			105روپے	50روپے	55روپے
25	Revlon نیل پالش	(15ملی لیٹر)		میڈورا نیل پالش	(16ملی لیٹر)	مقدار زیادہ ہے	83روپے	55روپے	34روپے
26	جانسنز بے بی پاؤڈر	(200 گرام)	جانسنز اینڈ جانسنز	مدر کیئر بے بی پاؤڈر	(185ملی گرام)	مقدار کم ہے	75روپے	52روپے	19روپے
27	چارلی ٹیلکم پاؤڈر	(130 گرام)	ریولون	کیئر وائیلڈ فلاور	(110 گرام)	مقدار کم ہے	52روپے	35روپے	11روپے
28	ڈالڈا بناسپتی	(5 کلوگرام)	لیور برادرز	کشمیر بناسپتی	(5 کلوگرام)		325روپے	285روپے	40روپے
29	پلاسٹا آئل	(5لٹر)	لیور برادرز	سوفی آئل	(5لیٹر)		345روپے	305روپے	40روپے
30	رفحان کارن آئل	(2.25لٹر)	لیور برادرز	حبیب کارن آئل	(2.25لیٹر)		180روپے	178روپے	2روپے
31	ملک پیک دیسی گھی	(875 گرام)	نیسلے	نیشنل دیسی گھی	(1 کلوگرام)	وزن زیادہ ہے	160روپے	140روپے	37روپے
32	لینگنیز شہد	(500 گرام)	لینگنیز جرمنی	سلمانز شہد	(500 گرام)		195روپے	110روپے	85روپے
33	یلو لیبل چائے	(200 گرام)	لیور برادرز	ٹپال ریڈ لیف چائے	(200 گرام)		60روپے	55روپے	5روپے
34	نیڈو دودھ پاؤڈر	(1 کلوگرام)	نیسلے	نرش دودھ پاؤڈر	(1 کلوگرام)		190روپے	175روپے	15روپے
35	ایوری ڈے، دودھ نہیں ہے	(1 کلوگرام)	نیسلے	حلیب دودھ پاؤڈر	(1 کلوگرام)		185روپے	150روپے	35روپے
36	پیپسی، کوکا کولا، اسپرائیٹ، مرنڈا، فانٹا	(1 لٹر)	اسرائیل	شیزان کولا، لیمن، اورنج، ڈائیٹ	(1 لٹر)		32روپے	25روپے	7روپے
37	ڈائٹ سیون اپ	(1.5لٹر)	اسرائیل	شیزان ڈائیٹ	(2لٹر)	حجم زیادہ ہے	50روپے	50روپے	12روپے
38	فراسٹ ڈرنک	(250ملی لٹر) جوس نہیں ہے	نیسلے	کنٹری ڈرنک	(250ملی لٹر)	جوس نہیں ہے	9روپے	8روپے	1روپے
39	Wall's / Polka (آئس کریم نہیں ہے بلکہ کوکنگ آئل کا پھینٹا ہے)	(1لٹر)	لیور برادرز	Hico / Yummy آئس کریم (اصل دودھ اور کریم سے بنی آئس کریم ہے)	(1لٹر)		85روپے	82روپے	3روپے

نمبر شمار	غیر قومی مصنوعات	قومی مصنوعات	غیر قومی قیمت	قومی قیمت	اپنا فائدہ
40	ملک پیک دودھ (1 لٹر) نیسلے	ملک فلو دودھ (1 لٹر) +1 پیکٹ ڈبہ جوس 8 روپے والا	30روپے	22روپے	8روپے
41	نیسلے یوگرٹ (400 گرام) نیسلے	پرائم یوگرٹ (400 گرام)	22روپے	20روپے	2روپے
42	بلو بینڈ مکھن نہیں ہے (50 گرام) لیور برادرز	نیشنل خالص مکھن (50 گرام)	10روپے	8روپے	2روپے
43	نیسلے پینے کا پانی (1.5 لیٹر) نیسلے	COOL منرل واٹر (1.5 لیٹر)	22روپے	14روپے	8روپے
44	Tang کیمیائی ڈرنک (قیمت فی 10 گلاس)	Kinza/ Tops (قیمت فی 10 گلاس) قدرتی سکواش	50روپے	35روپے	15روپے
45	Kellog's کارن فلیکس (150 گرام)	فوجی کارن فلیکس (225 گرام) وزن زیادہ ہے	70روپے	48روپے	57روپے
46	Lu / Peak freens بسکٹ (140 گرام)	Kims بسکٹ (140 گرام)	20روپے	18روپے	2روپے
47	سیری لیک کھچڑی تمام اجزاء (200 گرام) قدرتی نہیں نیسلے	گھر کی چاول دال کھچڑی 100% قدرتی	59روپے	15روپے	44روپے
48	باؤنٹی چاکلیٹ (57 گرام) مارس چاکلیٹ کمپنی	پیراڈائز (25 گرام) وزن کم ہے	25روپے	5روپے	15روپے
49	کیڈبری چاکلیٹ (40 گرام) کیڈبری کمپنی	ٹاپ ملک (40 گرام)	20روپے	10روپے	10روپے
50	مارس چاکلیٹ (20 گرام) مارس کمپنی	Now چاکلیٹ (25 گرام) وزن زیادہ ہے	6روپے	5روپے	3روپے
51	فیڈر (9 اونس) بے بورن کمپنی	فیڈر شیلڈ (9 اونس)	115روپے	55روپے	60روپے
52	Piggon نپل	نپل شیلڈ	22روپے	13روپے	9روپے
53	وڈورڈ گرائپ واٹر (150 ملی لٹر) وڈورڈ	قرشی عرق شیریں (240 ملی لٹر) قدرتی اجزاء سے بنا	17.60روپے	21روپے	11روپے
54	Pampers میڈیم (8 عدد) پراکٹر اینڈ گیمبل	Baby Master میڈیم (9 عدد) تعداد میں زیادہ ہے	99روپے	89روپے	20روپے
55	بچوں کی بوتل پانی والی (پانی اور ٹھنڈک کم) امپورٹڈ	بچوں کی بوتل پانی والی (پانی اور ٹھنڈک زیادہ ہے)	155روپے	50روپے	105روپے
56	Ocean گلاس (پانی والے) 6 عدد داوشن تھائی لینڈ	ٹویوٹا سک (گلاس پانی والے) 6 عدد	210روپے	80روپے	130روپے
57	پنسل سیل توشیبا جاپان	پنسل سیل کنگ قوم دوست چائنا	6روپے	2روپے	4روپے

58	سرف، ایریل	(400 گرام) لیور برادرز، P&G	کھلا معیاری واشنگ پاؤڈر	(400 گرام)		55روپے	18روپے	37روپے
59	دم صابن	(135 گرام) لیور برادرز	صافون ڈش بار	(135 گرام)		9روپے	7روپے	2روپے
60	میکس صابن	(250 گرام) کولگیٹ پامولو	صافون ڈش بار	(250 گرام)		17روپے	14روپے	3روپے
61	مورٹین مچھر مار ٹکیاں	(30عدد) ریکٹ بینکائیزر	ٹائی فون مچھر مار ٹکیاں	(30عدد)		67روپے	59روپے	8روپے
62	مورٹین مچھر مار سپرے	(250 ملی لیٹر) ریکٹ بینکائیزر	ٹائی فون مچھر مار سپرے	(400ملی لٹر)	حجم زیادہ ہے	130روپے	110روپے	98روپے
63	فنس مچھر مار تیل	(1000 ملی لیٹر)	ٹائی فون مچھر مار تیل	(1000 ملی لیٹر)	(912 ملی لٹر) حجم کم ہے	110روپے	90روپے	10روپے
64	چیری، کیوی شو پالش	(50 ملی لیٹر) ریکٹ بینکائیزر، کیوی	Lude	(50 ملی لیٹر)	قوم دوست چائنا	22روپے	12روپے	10روپے
65	Pelikan روشنائی	(پن کیلئے) (62 ملی لٹر)	ڈالر روشنائی (پن کیلئے)	(60 ملی لٹر)	مقدار کم ہے	50روپے	10روپے	38روپے
66	یونی بال بال پن		ڈالر بال پن		بالکل یونی بال جیسا	45روپے	15روپے	30روپے
67	Schneider ہائی لائٹر پن		ڈالر ہائی لائٹر پن		Schneider سے بہتر	25روپے	18روپے	7روپے
اگر آپ مندرجہ بالا اشیاء ایک ایک کی تعداد میں خریدیں تو قومی اشیاء کے نتیجہ میں آپ کو ہونے والا فائدہ کچھ یوں ہوگا						6117	3652	2623

پیارے بھائیو اور بہنو! مندرجہ بالا تمام تر مواد سر توڑ تحقیق اور سچ کے سنہری اصولوں کو مدنظر رکھتے ہوئے اکٹھا کیا گیا ہے غلطی کی گنجائش نہ رکھنے کی ہر ممکن کوشش کی گئی ہے۔ ممکن ہے کہ کچھ مصنوعات آپ کے قرب وجوار میں دستیاب نہ ہوں اور اس طرح سے آپ کے لئے حقیقت جاننا ممکن نہ رہے یا پھر آپ ہماری غلطی کی نشاندہی کرنا چاہیں یا پھر بہتر مشورے سے نوازنا چاہیں آپ کے قرب وجوار میں دستیاب نہ ہوں اور اس طرح سے آپ کے لئے حقیقت جاننا ممکن نہ رہے یا پھر آپ ہماری کسی غلطی کی نشاندہی کرنا چاہیں یا پھر بہتر مشورے سے نوازنا چاہیں تو ان تمام امور کے لئے آپ بلا تکلف مندرجہ ذیل پتے پر لکھ سکتے ہیں۔ apnafaida @ hotmail.com

ہم اس تحریر کی وساطت سے تمام قومی پیداواری اداروں کو آپ کے ساتھ مل کر آج یہ کہنا چاہیں گے کہ آگے بڑھیں اور اپنی قوم کو غیر قومی اور بلاوجہ مہنگی کمپنیوں کے چنگل سے آزادی دلوانے کے لئے اپنی مصنوعات کو مزید معیاری بنائیں اور سستے داموں مہیا کریں تاکہ اپنی بچی کھچی آزادی کو مکمل غلامی میں تبدیل ہونے سے بچایا جاسکے ان شاء اللہ رب تعالیٰ ہمارا مددگار ہوگا اور بے شک کامیابی شعور رکھنے والوں کا ہی مقدر ہوتی ہے اگر ممکن ہو تو اس تحریر کو آگے بھی پہنچائیں۔

تقابل کیلئے وزن اور مقدار میں کمی بیشی کو بھی مدنظر رکھا گیا ہے

ہر قسم کی گیس بھری بوتلوں اور جوسوں سے بچنا صحت مند رہنے کیلئے لازمی ہے۔

نوٹ

مندرجہ بالا قومی مصنوعات کے علاوہ انکی مزید اقسام کیلئے دوکاندار سے اصرار کریں

بزناس کمپنی اور دارالعلوم کراچی کے فتوے کی حقیقت

﴿حضرت مولانا مفتی ڈاکٹر عبدالواحد صاحب﴾

☆

کچھ عرصہ سے بزناس (Biznas) کے نام سے ایک کمپنی کام کررہی ہے۔ کراچی اور اسلام آباد کے بعد اس نے لاہور میں زور پکڑا ہے۔ یہ کمپنی انٹرنیٹ (Internet) پر کام کرتی ہے اور ننانوے ڈالر کی فیس کے عوض ممبر کو کمپیوٹر کے کچھ کورس اور ویب سائیٹ کی پیش کش کی جاتی ہے۔ اس حد تک تو معاملہ بظاہر ٹھیک نظر آتا ہے کیونکہ جس کو پیش کش سے فائدہ اُٹھانے میں دلچسپی ہو وہ فیس دے تو معاملہ جائز ہے۔

لیکن اس کمپنی کے کام کے پھیلاؤ کا راز اس کے کام کے دوسرے رخ کی وجہ سے ہے۔ وہ رُخ یہ ہے کہ ۹۹ ڈالر کی فیس دے کر بننے والے ممبر کو کمپنی آگے کمائی کرنے کی پیش کش کرتی ہے۔ جس کے مطابق اگر یہ ممبر براہ راست اور بلا واسطہ دو مزید ممبر بنائے اور ان دونوں میں سے ہر ایک آگے مزید دو دو ممبر بنائے یہاں تک کہ بالآخر کم از کم نو ممبر بن جائیں تو کمپنی پہلے ممبر کو اپنی کمائی میں حصہ دار بنا لیتی ہے۔

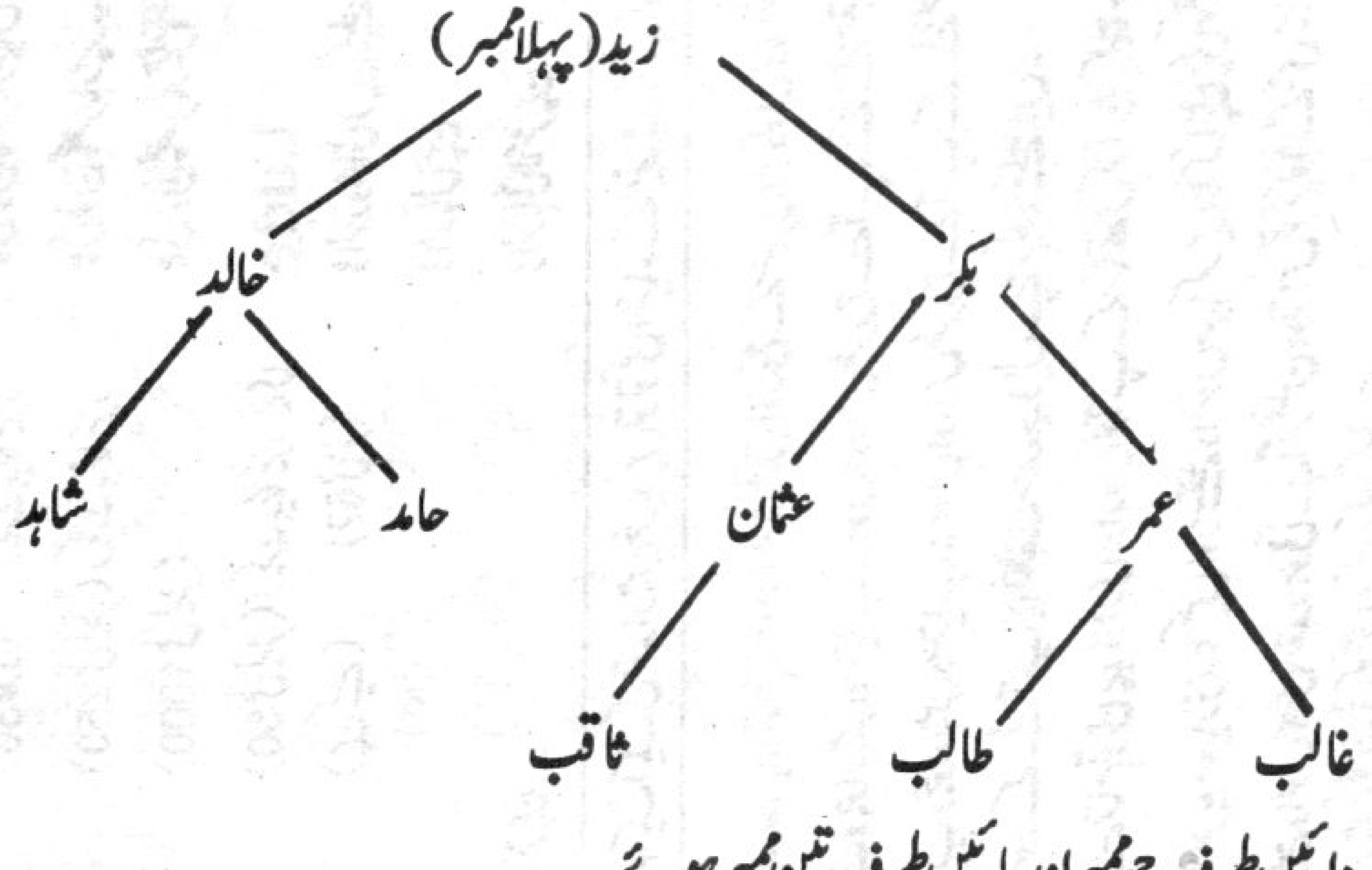

دائیں طرف چھ ممبر اور بائیں طرف تین ممبر ہوئے۔

کمپنی والے کہتے ہیں کہ کل ممبر جب مثلاً نو ہو جائیں گے تو کمپنی آپ کو پچاس ڈالر دے گی اور جب کل تیس ہو جائیں تو وہ آپ کو سو ڈالر دے گی۔ بلا واسطہ مزید ممبر بنانے پر وہ آپ کو پانچ ڈالر فی کس اور دے گی۔

ہم نے اس کے بارے میں یہ حکم لگایا :

یہ کاروبار مکمل طور پر ناجائز ہے جس کی سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ اگر چہ یہ دلالی کی صورت ہے لیکن اس میں دلالی کی شرائط مفقود ہیں۔ دلال (Broker) کو اپنی محنت پر دلالی ملتی ہے۔ لیکن بزناس کے گورکھ دھندے میں اپنی محنت پر اولاً تو کوئی اُجرت نہیں ملتی اور اگر اُجرت ملتی ہے تو دوسرے کی محنت کی شرط پر۔ مثلاً اُوپر دیے گئے نقشے کے مطابق زید نے اپنی محنت سے دوممبر بنائے یعنی بکر اور خالد لیکن فقط اس محنت پر جو کہ زید کی اپنی محنت ہے زید کو کوئی اُجرت و کمیشن نہیں ملتی۔ اگر زید آگے مزید محنت نہ کرے اور صرف بکر اور خالد محنت کریں اور ممبر بنائیں اور وہ بھی آگے ممبر بنائیں یہاں تک کہ دیے گئے نقشہ کے مطابق کم از کم نو ممبر بن جائیں تب زید کو کمیشن ملے گا۔ اور اگر بکر اور خالد بھی آگے محنت نہ کریں اور ممبر سازی کا سلسلہ آگے نہ چلے تو زید کو اپنی محنت پر بھی کچھ نہ ملے گا۔ حاصل یہ ہے کہ اس معاملہ میں دو خرابیوں میں سے ایک خرابی کا ہونا تو ضروری ہے کیونکہ یا تو زید دوممبر بنانے کی اپنی محنت کو مکمل کرتے ہی اپنی اجرت کا مستحق بن جاتا ہے۔ یا وہ اس وقت تو نہیں بنتا البتہ جب اس کے بنائے ہوئے ممبر آگے ممبر بناتے ہیں اور وہ آگے مزید ممبر بناتے ہیں یہاں تک کہ نو کی تعداد پوری ہو جاتی ہے تب زید اُجرت کا مستحق بنتا ہے۔

پہلی صورت میں زید کو اُجرت کی وصولی دوسروں کی محنت کے ساتھ مشروط کی گئی ہے اگر دوسرے محنت نہ کریں تو زید باوجود استحقاق کے اپنی اُجرت سے محروم ہوا۔ اُجرت کو اس طرح کی شرط کے ساتھ مشروط کرنے سے خود معاملہ فاسد اور ناجائز ہو جاتا ہے۔ یعنی زید کا اپنی محنت پر اُجرت کا استحقاق دوسروں کی محنت کے ساتھ مشروط ہے۔

عام طور پر یہ مغالطہ دیا جاتا ہے کہ آگے جو ممبر بنے آخر ان کی بنیاد زید ہی کی تو محنت تھی۔ اگر وہ بکر اور خالد کو ممبر نہ بناتا تو آگے سلسلہ کیسے چلتا۔ علاوہ ازیں زید اب بھی دوسروں کو محنت کی ترغیب تو دیتا ہے۔ جیسا کہ دارالعلوم کراچی والوں نے بھی اپنے فتوے میں اسی کو بنیاد بناتے ہوئے یوں تائید کی ہے:

> ''نیز اس اسکیم کے لوگوں سے زبانی معلوم ہوا ہے کہ کمیشن ایجنٹ بلاواسطہ اور بالواسطہ ممبرز پر مسلسل محنت کرتا ہے اور اگر وہ یہ عمل بند کر دے اور محنت نہ کرے تو ممبر شپ کا سلسلہ آگے نہیں چلے گا۔ بلکہ ہو سکتا ہے کہ اس صورت میں یہ سلسلہ بند ہو جائے۔ تو اس صورت میں چونکہ سببیت بلکہ بقول ان لوگوں کے محنت پائی جاتی ہے لہٰذا اس بنیاد پر کمیشن وصول کرنا جائز ہے۔''

اس مغالطہ کا جواب یہ ہے کہ محض محنت کی ترغیب دینا تو خود محنت نہیں ہے جس کا عوض ہو الا یہ کہ کسی کو اس کام پر ملازم رکھ لیا جائے۔ دوسرے کو کام کرنے کی ترغیب دینے کو دلالی نہیں کہتے۔ اس لیے زید صرف اپنی محنت پر عوض کا حقدار ہو سکتا ہے۔ اس کی بنیاد پر آگے جو دوسرے لوگ کام کریں ان کے محنتانہ میں شریک نہیں ہو سکتا۔

علاوہ ازیں شریعت کا ضابطہ ہے کہ **الامور بمقاصدھا** یعنی کاموں اور معاملات کا دارومدار مقاصد پر ہوتا

ہے۔جب ہم بزناس (Biznas) کمپنی کے کام کی نوعیت کو دیکھتے ہیں تو اس کے دو حصے ہیں ایک وہ حصہ جس کو وہ اپنی (Products) کہتے ہیں یعنی کمپیوٹر کے ٹریننگ کورس اور ویب سائیٹ کی فراہمی۔دوسرا وہ حصہ جس کو وہ Marketing کہتے ہیں یعنی آگے ممبر بنانا اور اس پر اپنے ممبروں کو اپنی آمدنی میں شریک کرنا۔ان دو حصوں میں سے کمپنی کا جو اصل مقصد ہے وہ اس کی Marketing یعنی ممبر سازی کا حصہ ہے اور Products کا حصہ تو محض یہ دکھانے کے لیے ہے کہ وہ فی الواقع تجارتی بنیادوں پر کام کررہی ہے۔ہمارے اس دعوے پر یہ مشاہدہ کافی دلیل ہے کہ اس کمپنی کے جو لوگ ممبر بن رہے ہیں ان کی عظیم اکثریت کو کمپنی کے Products سے کچھ بھی دلچسپی نہیں ان کی دلچسپی صرف مارکیٹنگ (Marketing) سے ہے۔لاہور چھاؤنی کے علاقے کے ایک بزناس آفس کے مطابق ایسے لوگوں کی تعداد ۷۵ فیصد تو ضرور ہے۔غرض بزناس کی مارکیٹنگ سکیم غیر شرعی بنیادوں پر قائم ہے اور ناجائز ہے۔

دار العلوم کراچی کے فتوے کی حقیقت :

ہماری ان تصریحات کے برعکس دار العلوم کراچی نے عجیب ہی فتوی دیا ہے اور حیرت ہے کہ اس پر حضرت مولانا مفتی تقی عثمانی مدظلہ کے بھی دستخط ہیں۔بزناس کمپنی نے اس فتوے سے جو فائدہ اُٹھایا ہے اور اُٹھا رہی ہے وہ محتاجِ بیان نہیں ہے اس سلسلہ میں ہم نے دار العلوم کراچی بلکہ براہِ راست مولانا تقی عثمانی مدظلہ سے رابطہ بھی کیا لیکن انہوں نے ہمیں کوئی جواب ہی نہیں دیا۔

دار العلوم کے فتوے میں یوں ہے "شرعی نقطہ نظر سے اس کی تین صورتیں ہوسکتی ہیں :

اِس فتوے کی دوسری اور تیسری صورت پر ہم اپنا تبصرہ پیش کریں گے۔

(پہلی صُورت) : کوئی شخص صرف پراڈکٹ حاصل کرنا چاہتا ہے اور مارکیٹنگ سسٹم میں شامل ہونا نہیں چاہتا تو یہ صورت بلاشبہ درست ہے اور شرعاً اس میں کوئی قباحت نہیں۔(فتوی دار العلوم)

(دوسری صورت) : کسی شخص کا مقصود پراڈکٹ حاصل کرنا اور اس سے استفادہ کرنا بھی ہے اور مارکیٹنگ سسٹم میں شامل ہونا بھی ہے۔تو چونکہ یہ سسٹم پراڈکٹ سے مربوط ہے، اس لیے اب یہ کہا جائے گا کہ مارکیٹنگ سسٹم میں شمولیت کے جائز ہونے یا نہ ہونے کا دارومدار اس بات پر ہے کہ کمپنی جو پراڈکٹ مہیا کرتی ہے اس کی بازاری قیمت ادا کردہ فیس یعنی ۹۹ ڈالر کے کم از کم برابر ہے یا نہیں۔اگر کم از کم برابر ہے تو مارکیٹنگ سسٹم میں شامل ہونا بھی جائز ہے ورنہ یہ قمار کے حکم میں داخل ہو کر ناجائز ہوگا۔اب رہی یہ بات کہ یہ فیس زیادہ ہے یا برابر ہے یا کم ہے اس کی تحقیق مفتی کی ذمہ داری نہیں۔بلکہ جو شخص اس میں شامل ہونا چاہتا ہے وہ خود تحقیق کرے۔اگر تحقیق کے نتیجے میں اس کا دل اس بات پر مطمئن ہو کہ پراڈکٹ کی جو فیس اُس

نے ادا کی ہے وہ واقعتاً بازاری قیمت کے برابر ہے تو اُس میں شمولیت اختیار کرے ورنہ اس سے اجتناب کرے۔

تبصرہ :

(i) فتوے میں یہ بات ہے کہ ''اگر ادا کردہ فیس بازاری قیمت کے کم از کم برابر ہے تو مارکیٹنگ سسٹم میں شامل ہونا جائز ہے۔''

اس سے پہلے تو یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا بزناس والوں کا پیش کردہ مارکیٹنگ سسٹم جائز بھی ہے یا نہیں۔ اگر دارالعلوم والے اس کو جائز سمجھتے ہیں تو اس کی کیا دلیل ہے۔ ہم نے اس کے عدم جواز کے جو دلائل اوپر ذکر کیے ہیں دارالعلوم والے ان کو کس دلیل سے باطل سمجھتے ہیں۔ ہم نے بزناس کا مارکیٹنگ سسٹم ان کی دستاویزات کا براہ راست مطالعہ کرکے سمجھا ہے اور بزناس افسران اس کو غلط ثابت نہیں کرسکے۔

لاہور چھاؤنی کے خود بزناس کے فاؤنڈر عمران خان نے مولانا تقی عثانی مدظلہ کو اپنے استفتاء میں اپنے کام کی جو تفصیل لکھی اس میں واضح طور پر یہ لکھا ہوا موجود ہے کہ

''اوپر دی گئی ڈائیگرم میں جب ۹ ارکان شامل ہوجاتے ہیں تو اس سے یہ مطلب اخذ کیا جاتا ہے کہ کسٹمر پہلا اسٹیپ مکمل کرلیا ہے لہٰذا اسٹیپ (مرحلہ) مکمل کرتے ہی ممبر کمیشن کے حصول کا حقدار ہوجاتا ہے کمیشن کا پہلا چیک وصول کرنے کے لیے کسٹمر کو تین ضروریات پوری کرنی ہوں گی۔

(۱) ذاتی طور پر ہر کسٹمر دو ممبران کو متعارف کرائے۔

(۲) گروپ کے اراکین کی تعداد ۹ تک جا پہنچے۔

(۳) ان ۹ ارکان میں سے کم از کم تین کسٹمر ایک جانب (دائیں یا بائیں) اور بقیہ کا دوسری جانب ہونا ضروری ہے''۔ (استفتاء ص ۳)

(ii) یہ بات کہ ''پروڈکٹ کی بازاری قیمت جمع کردہ فیس سے کم ہو (بالفاظ دیگر ادا کردہ فیس پروڈکٹ کی بازاری قیمت سے زائد ہو) تو مارکیٹنگ سسٹم میں شامل ہونا قمار ہوگا'' اس میں واضح نہیں کہ وہ قمار یعنی جوا کیسے ہوگا۔ مارکیٹنگ سسٹم میں شامل ہونے کے لیے اس کو رشوت کیوں نہ سمجھ لیا جائے؟

(iii) یہ کہنا کہ ''فیس زیادہ ہے یا نہیں اس کی تحقیق مفتی کی ذمہ داری نہیں بلکہ جو شخص اس میں شامل ہونا چاہتا ہے وہ خود تحقیق کرے۔'' (فتوی دارالعلوم کراچی)

دارالعلوم کراچی کی طرف سے یہ بات جبکہ اس میں مولانا تقی عثانی مدظلہ اور مولوی عمران اشرف عثانی جیسے

ماہرین معاشیات ہیں اور جس کا اپنا مرکز اقتصاد اسلامی ہے تعجب خیز ہے بزناس کی ممبر بننے والی عظیم اکثریت ان لوگوں پر مشتمل ہے جن سے یہ توقع ہی عبث ہے کہ وہ واقعی تحقیق کر سکیں گے کیونکہ وہ کہاں سے کریں اور کیسے کریں اس کا ان کو کچھ پتہ ہی نہیں ہوگا۔ اس کے بالمقابل مولانا تقی عثمانی اور مولوی عمران اشرف عثمانی کے لیے یہ تحقیق انتہائی آسان تھی۔

(تیسری صورت) : ''کسی شخص کا اصل مقصد مارکیٹنگ سسٹم میں شامل ہونا ہے اور پراڈکٹ سے استفادہ اصل مقصد نہیں بلکہ پراڈکٹ محض اس بناء پر حاصل کر رہا ہے کہ مارکیٹنگ سسٹم میں شمولیت پروڈکٹ کی خریداری کے بغیر ممکن نہیں تو اس سے اجتناب کرنا چاہیے کیونکہ اگر پروڈکٹ کی بازاری قیمت جمع کردہ فیس سے کم ہو تب تو یہ دوسری صورت کی طرح واضح قمار ہے جو ناجائز ہے اور اس سے بچنا واجب ہے، اور اگر پراڈکٹ کی بازاری قیمت جمع کردہ رقم کے کم از کم برابر بھی ہو تب بھی پروڈکٹ کے مقصود نہ ہونے کی وجہ سے یہ قمار کے مشابہ ضرور ہے نیز اس میں کمیشن ایجنسی پروڈکٹ کی خریداری کے ساتھ مشروط ہونے کی خرابی بھی ہے لہٰذا اس سے اجتناب کرنا چاہیے''۔ (فتوٰی دار العلوم)

تبصرہ :

(i) اوپر ہم بتا چکے ہیں کہ خود بزناس کے دفتر کے اعتراف کے مطابق کم از کم ۷۵ فیصد کا مقصد تو صرف مارکیٹنگ سسٹم میں شمولیت ہوتا ہے پروڈکٹ سے استفادہ نہیں ہے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ دار العلوم والے بھی اس حقیقت سے ناآشنا نہ ہوں گے۔ عظیم اکثریت کو دیکھتے ہوئے خود ان کی ذکر کردہ خرابیوں کی وجہ سے دار العلوم والوں کو چاہیے تھا کہ وہ بزناس کے گورکھ دھندے کو کھل کر ناجائز کہتے لیکن انہوں نے اگر مگر کا چکر چلا دیا۔ اور بزناس کمپنی اپنے ناجائز کاروبار کے جواز کے لیے اس کو عام لائسنس سمجھ رہی ہے۔

(ii) پھر یہ واضح طور پر لکھنے کے باوجود کہ ''اس میں کمیشن ایجنسی پروڈکٹ کی خریداری کے ساتھ مشروط ہونے کی خرابی بھی ہے'' لیکن اس کھلی خرابی کے زہر کا تریاق بھی خود ہی عطا فرما دیا۔ لکھتے ہیں :

> ''اس میں وکالت پراڈکٹ کے معاملہ کے ساتھ مشروط ہے کیونکہ کمیشن ایجنٹ صرف وہ شخص بن سکتا ہے جو کسٹمر ہے لیکن چونکہ وکیل بنانے کا اختیار موکل کو ہے۔ اور وہ اگر یہ اصول بنا لے کہ وہ صرف اپنے گاہک ہی کو وکیل بنائیگا تو شرعاً اس میں کوئی حرج نہیں''۔ (فتوٰی دار العلوم)

بھلا بتائیے جب مقصود مارکیٹنگ سسٹم میں شمولیت ہو یعنی کمیشن ایجنسی کی تحصیل ہو تو پروڈکٹ کی خریداری اس کے لیے شرط ہی تو بنی اور اسی کو تو دار العلوم کے فتوے میں خرابی کہا بھی گیا لیکن اس کے بعد پھر اسی فتوے کے الفاظ کے الٹ پھیر میں وہ خرابی خود بخود کالعدم بھی ہو گئی۔ فیا للعجب

باب : ۴ قسط : ۲۵

فہمِ حدیث

☆

قیامت اور آخرت کی تفصیلات

﴿حضرت مولانا مفتی ڈاکٹر عبدالواحد صاحب﴾

یاجوج ماجوج :

عن النواس بن سمعانؓ قال ذکر رسول اللہ ﷺ ذات غداة .... فبینما هو کذالک اذ اوحی اللّٰه الی عیسی علیه السلام انی قد اخرجت عبادا لی لا یدان لاحد بقتالهم فحرز عبادی الی الطور ویبعث اللّٰه یاجوج وماجوج وهم من کل حدب ینسلون فیمر اوائلهم علی بحیرة طبریة فیشربون ما فیها ویمر آخر هم فیقولون لقد کان بهذه مرة ماء ثم یسیرون حتی ینتهوا الی جبل الخمر وهو جبل بیت المقدس فیقولون لقد قتلنا من فی الارض هلم فلنقتل من فی السماء فیرمون بنشابهم الی السماء فیرد اللّٰه علیهم نشابهم مخضوبة دما ویحصر نبی اللّٰه عیسی علیه السلام واصحابه حتی یکون راس الثور لا حدهم خیرا من مأة دینار لاحدکم الیوم فیرغب نبی اللّٰه عیسیٰ علیه السلام واصحابه فیرسل اللّٰه علیهم النغف فی رقابهم فیصبحون فرسی کموت نفس واحدة ثم یهبط نبی اللّٰه عیسیٰ علیه السلام واصحابه الی الارض فلا یجدون فی الارض موضع شبر الا ملأه زهمهم ونتنهم فیرغب نبی اللّٰه عیسیٰ علیه السلام واصحابه الی اللّٰه فیرسل اللّٰه طیرا کاعناق البخت فتحملهم فتطرحهم حیث شاء اللّٰه ثم یرسل اللّٰه مطرا لا یکن منه بیت مدر ولا وبر فیغسل الارض حتی یترکها کالزلفة .(مسلم)

حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک صبح رسول اللہ ﷺ نے ذکر کیا کہ ....پھر عیسیٰ علیہ السلام کی طرف اللہ تعالیٰ وحی فرمائیں گے کہ اب میں اپنی ایسی مخلوق کو نکالنے

والا ہوں جس کے مقابلہ کی کسی میں بھی طاقت نہیں ہے لہٰذا میرے بندوں کو کوہِ طور کی طرف لے جا کر جمع کردیں اور اللہ تعالیٰ یاجوج ماجوج کو نکالیں گے جو ہر بلند زمین سے نکل پڑیں گے۔ اُن کے آگے کے لوگوں کا گزر بحیرہ طبریہ پر ہوگا تو وہ اسی کو پی کر ختم کردیں گے اور جب ان کے پیچھے کے لوگ وہاں سے گزریں گے تو کہیں گے (معلوم ہوتا ہے کہ) کبھی یہاں پانی تھا۔ پھر بیت المقدس کے خمر پہاڑ پر پہنچیں گے اور اپنی قوت کے گھمنڈ میں کہیں گے ہم زمین والوں کو تو ختم کر چکے (کیونکہ بہت سے لوگوں کو وہ قتل کردیں گے اور باقی چھپ جائیں گے) لو آؤ اب آسمان والوں کا بھی کام تمام کردیں اور اپنے تیر آسمان کی طرف پھینکیں گے قدرت ان کے تیروں کو خون آلود کر کے واپس کرے گی۔ ادھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ان کی جماعت کوہ طور میں محصور ہوگی (اور حالات بہت تنگ ہو جائیں گے) یہاں تک کہ بیل کی ایک سری اتنی قیمتی ہو جائے گی جیسا کہ آج تمہارے نزدیک سو دینار ہیں۔ (اس تنگی کی حالت میں) عیسیٰ علیہ السلام اور ان کی جماعت مل کر اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہوگی۔ (اُن کی دعا سے) یاجوج ماجوج کے لوگوں کی گردنوں میں پھوڑے نکل آئیں گے اور وہ سب کے سب ایک دم میں اس طرح پھول پھٹ کر مر جائیں گے جیسے ایک آدمی مرتا ہے۔ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کوہ طور سے اُتر کر آئیں گے تو زمین پر کہیں بالشت بھر جگہ نہ ہوگی جہاں ان کے سڑے ہوئے گوشت کی بدبو اور سڑاند کا اثر نہ ہو۔ عیسیٰ علیہ السلام اور ان کی جماعت پھر اللہ تعالیٰ کے سامنے آہ وزاری کرے گی اس پر اللہ تعالیٰ ایک خاص قسم کے پرندے بھیجے گا جن کی گردنیں بختی اُونٹوں کی طرح لمبی لمبی ہوں گی۔ وہ ان لاشوں کو اُٹھا کر جہاں اللہ تعالیٰ کو منظور ہوگا ڈال دیں گے اور اللہ تعالیٰ اس زور کی بارش برسائیں گے کہ کوئی بستی (کوئی گھر) نہ رہے گا اور جنگل میں کوئی خیمہ نہ بچے گا جس میں بارش نہ ہو یہاں تک کہ بارش تمام زمین کو آئینہ کی طرح صاف کردے گی۔

[پھر زمین کو اللہ تعالیٰ کا حکم ہوگا کہ اپنے پھل اور اپنی سب برکت ظاہر کردے تو وہ برکت ظاہر ہوگی کہ ایک انار سے (کہ وہ اتنا بڑا ہوگا کہ) ایک جماعت کا پیٹ بھر جائے گا اور اس کا چھلکا ان کے سایہ کے لیے کافی ہوگا اور اونٹنی کے ایک مرتبہ کے دودھ میں اتنی برکت ہوگی کہ ایک دودھ والی اونٹنی کئی کئی جماعتوں کے لیے کافی ہوگی اور ایک دودھ کی گائے ایک قبیلہ کو اور ایک دودھ کی بکری ایک چھوٹے خاندان کو کافی ہوگی۔ مخلوق خدا اسی فراغت وعیش کی حالت میں ہوگی

کہ ایک عمدہ ہوا چلے گی اور اس سے مسلمانوں کی بغلوں میں پھوڑے نکل آئیں گے اور ان سب کو موت آجائے گی اور صرف بدترین قسم کے (کافر) لوگ بچ رہیں گے جو گدھوں کی طرح منظر عام پر زنا کرتے پھریں گے انہی پر قیامت قائم ہوگی۔]

خروج دابہ :

عن ابی ھریرۃؓ ان رسول اللہ ﷺ قال تخرج الدابۃ ومعھا خاتم سلیمان بن داؤد وعصا موسی بن عمران فتجلو وجہ المومن بالعصا و تختم أنف الکافر بالخاتم حتی ان اھل الخوان لیجتمعون فتقول ھذا یا مومن وتقول ھذا یا کافر. (ترمذی و ابن ماجہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا (آخری زمانہ میں زمین سے ایک عجیب الخلقت) جانور نکلے گا۔ اس کے پاس حضرت سلیمان بن داؤد علیہ السلام کی انگوٹھی اور حضرت موسیٰ بن عمران علیہ السلام کی لاٹھی ہوگی وہ مومن کے چہرے پر لاٹھی سے نشان لگائے گا) تو مومن کا چہرہ لاٹھی (لگنے کی وجہ) سے چمکنے لگے گا اور کافر کی ناک پر انگوٹھی سے مہر لگائے گا یہاں تک کہ کچھ لوگ دسترخوان پر جمع ہوں گے تو وہ جانور ان کو (مخاطب کرکے) کہے گا ارے اے مومن اور ارے اے کافر۔

ٹھنڈی ہوا :

عن عبد اللہ بن عمروؓ قال قال رسول اللہ ﷺ ......ثم یرسل اللہ ریحا باردۃ من قبل الشام فلا یبقی علی وجہ الارض احد فی قلبہ مثقال ذرۃ من خیر او ایمان الا قبضتہ حتی لو ان احدکم دخل فی کبد جبل لدخلتہ علیہ حتی تقبضہ.......فیبقٰی شرار الناس . (مسلم)

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا پھر (یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کے بعد اور چند دیگر علامتوں مثلاً مغرب سے طلوع آفتاب کے بعد اور خروج دابہ کے بھی کچھ عرصہ بعد) اللہ تعالیٰ شام کی جانب سے ایک ٹھنڈی ہوا چلائیں گے تو روئے زمین پر کوئی ایسا شخص باقی نہ بچے گا جس کے دل میں ذرہ برابر بھی ایمان ہو مگر یہ کہ وہ ہوا اس کو مار ڈالے

گی حتی کہ اگر تم (مسلمانوں میں) سے کوئی کسی پہاڑ کے اندر (غار میں) بھی ہوگا تو وہ ہوا غار کے اندر جائے گی اور اس کو ختم کردے گی...... پھر (جب اس ہوا کی وجہ سے روئے زمین پر کوئی بھی مسلمان باقی نہ بچے گا تو) صرف بدکردار (کافر) لوگ رہ جائیں گے۔

قیامت کے وقت دنیا میں کس قسم کے لوگ ہوں گے؟

عن انسؓ ان رسول اللہ ﷺ قال لا تقوم الساعة حتی لا یقال فی الارض اللہ اللہ .(مسلم)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا قیامت نہیں آئے گی جب تک کہ (ایسا وقت نہ آجائے کہ) دنیا میں اللہ اللہ بالکل نہ کہا جائے (یعنی دنیا میں اللہ تعالیٰ کا نام اسلام کے عقیدے کے ساتھ لینے والا کوئی باقی نہ رہے)۔

عن عبداللہ بن مسعودؓ قال قال رسول اللہ ﷺ لا تقوم الساعة الا علیٰ شرار الخلق .(مسلم)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ قیامت نہیں قائم ہوگی مگر بدترین آدمیوں پر۔

عن عبد اللہ بن عمروؓ قال قال رسول اللہ ﷺ ثم یرسل اللہ ریحا باردة من قبل الشام فلا یبقی علی وجه الارض احد فی قلبه مثقال ذرة من خیر او ایمان الا قبضته حتی لو ان احدکم دخل فی کبد جبل لدخلته علیه حتی تقبضه قال فیبقی شرار الناس فی خفة الطیر واحلام السباع لا یعرفون معروفا ولاینکرون منکرا فیتمثل لهم الشیطان فیقول الا تستحیون فیقولون فما تامرنا فیامرهم بعبادة الاوثان وهم فی ذالک دار رزقهم حسن عیشهم ثم ینفخ فی الصور فلا یسمعه احد الا اصغیٰ لیتا ورفع لیتا قال واول من یسمعه رجل یلوط حوض ابله فیصعق و یصعق الناس ثم یرسل اللہ مطرا کانه الطل فینبت منه اجساد الناس ثم ینفخ فیه اخری فاذا هم قیام ینظرون ثم یقال یا ایها الناس هلموا الی ربکم وقفوهم انهم مسئولون. (مسلم)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا (قیامت سے پہلے) اللہ

تعالیٰ شام کی طرف سے ایک (خاص قسم کی) ٹھنڈی ہوا چلائے گا جس کا اثر یہ ہوگا کہ روئے زمین پر کوئی ایسا شخص باقی نہیں رہے گا جس کے دل میں ذرہ برابر بھی نیکی ہو یا فرمایا کہ ذرہ برابر ایمان ہو (بہرحال اس ہوا سے تمام اہلِ ایمان اور اہلِ خیر ختم ہو جائیں گے) یہاں تک کہ اگر تم میں سے کوئی شخص کسی پہاڑ کے اندر چلا جائے گا تو یہ ہوا وہیں پہنچ کے اس کا خاتمہ کرے گی۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا اس کے بعد صرف خراب آدمی ہی دنیا میں رہ جائیں گے (جن کے دل ایمان اور نیکی سے بالکل خالی ہوں گے) ان میں پرندوں والی تیزی اور پھرتی اور درندوں والا ذہن جمع ہوگا (اس کا مطلب بظاہر یہ ہے کہ ان میں ظلم اور سفاکی تو درندوں کی سی ہوگی اور اپنے ظالمانہ مقاصد اور اپنی ناپاک خواہشات کے پورا کرنے میں وہ ہلکے پھلکے برق رفتار پرندوں کی طرح تیز رو اور پھرتیلے ہوں گے) نیکی اور بھلائی سے وہ مانوس نہ ہوں گے اور برائی کو وہ برائی نہ سمجھیں گے (نہ اس کی مذمت کریں گے) پس شیطان ایک (انسانی) شکل بنا کر ان کے سامنے آئے گا اور اُن سے کہے گا کیا تم شرم و حیا نہیں کرتے (کہ ہر وقت صرف اپنی خواہشات کے پورا کرنے میں لگے ہو)۔ وہ کہیں گے تم ہم کو کیا حکم دیتے ہو؟ (یعنی تم جو کہو وہ ہم کریں) پس شیطان انہیں بتوں کی پرستش کا حکم دے گا (اور وہ اس کا اتباع کریں گے) اور وہ اس حال میں ہوں گے کہ رزق کی افراط ہوگی اور دنیوی زندگی (بظاہر) بڑی اچھی (عیش و نشاط والی) ہوگی...... پھر صور پھونکا جائے گا، پس جو کوئی اس کو سنے گا، اس کی گردن (کی ایک جانب) ایک طرف کو جھک جائے گی اور دوسری جانب ایک طرف کو اُٹھ جائے گی یعنی سر جسم پر سیدھا قائم نہ رہے گا، بلکہ ادھر یا اُدھر کو لٹک جائے گا (جیسا کہ اس شخص کا حال ہو جاتا ہے جس پر اچانک کوئی ایسا دورہ پڑے جس سے اس کے رگ و پٹھے بیکار اور بے جان ہو جائیں) اور سب سے پہلے جو شخص صور کی آواز کو سنے گا (اور جس پر سب سے پہلے اس کا اثر پڑے گا) وہ ایک آدمی ہوگا جو اپنے اُونٹ کے حوض کو مٹی سے درست کر رہا ہوگا، پس وہ بیہوش اور بے جان ہو کر گر جائے گا (یعنی مر جائے گا) اور دوسرے سب لوگ بھی اسی طرح بے جان ہو کر گر جائیں گے، پھر اللہ تعالیٰ ایک ہلکی سی بارش بھیجے گا گویا کہ وہ شبنم ہوگی اس کے اثر سے انسانوں کے جسموں میں روئیدگی آجائے گی (یعنی بننے لگیں گے) پھر دوسری مرتبہ صور پھونکا جائے گا اور ایک دم سب کے سب کھڑے ہوں گے، دیکھتے ہوں گے پھر کہا جائے گا کہ اے لوگو! اپنے مالک اور رب کی طرف چلو (اور فرشتوں کو حکم ہوگا کہ) انہیں (حساب کے میدان میں) کھڑا کرو، ان سے پوچھا جائے گا (اور ان کے اعمال کا حساب کتاب ہوگا) (جاری ہے)

☆

قسط : ۲

حفاظتِ دین

حضرت مولانا منیر احمد صاحب
جامعہ اسلامیہ باب العلوم کہروڑ پکا

حفاظتِ قرآن :

اللہ تعالیٰ نے حفاظتِ قرآن کی ذمہ داری خود لی ہے فرمایا انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون بے شک ہم نے الذکر (قرآن) کو نازل کیا اور ہم ہی اس کی حفاظت کریں گے اور قرآن نام ہے الفاظ ومعانی کے مجموعے کا تو اللہ تعالیٰ کے اس وعدہ الٰہی کا صاف اور واضح مطلب یہ ہوا کہ اللہ تعالیٰ قرآن کریم کے الفاظ کی حفاظت بھی فرمائیں گے اور معانی قرآن کی حفاظت بھی فرمائیں گے۔ قرآن کریم کی مکمل حفاظت ان دونوں چیزوں کی حفاظت سے ہی ممکن ہے ان میں سے العیاذ باللہ ایک چیز بھی غیر محفوظ ہو جائے تو قرآن غیر محفوظ ہو جاتا ہے اور چونکہ احادیثِ نبویہ قرآن کریم کی تفسیر اور معانی قرآن کی وضاحت ہے تو حفاظت قرآن اور وعدہ الٰہی کی تکمیل کا لازمی تقاضا ہے کہ حدیث رسول محفوظ رہے۔

مثال نمبر ۱ : مجاہد ملت امام المتکلمین حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ قرآن وحدیث کے باہمی ربط وتعلق اور ضرورتِ حدیث کو ایک مثال سے سمجھایا کرتے تھے فرماتے تھے اللہ تعالیٰ نے انسان کو دو روشنیاں عطاء فرمائی ہیں ایک آنکھ والی داخلی روشنی دوسری چاند، سورج اور ستاروں کی خارجی روشنی، آنکھ والی روشنی سے تب فائدہ حاصل کر سکتے ہیں کہ خارجی روشنی بھی ہو اور خارجی روشنی سے تب فائدہ اٹھا سکتے ہیں کہ داخلی روشنی بھی ہو۔ اور اگر خارجی روشنی تو ہو مگر آنکھ والی داخلی روشنی نہ ہو یا داخلی روشنی ہو مگر خارجی روشنی نہ ہو تو ایک روشنی سے دوسری روشنی کے بغیر فائدہ نہیں اُٹھایا جا سکتا۔ پس جیسے داخلی وخارجی روشنی میں سے ہر ایک سے فائدہ حاصل کرنا دوسری روشنی پر موقوف ہے اسی طرح قرآن سے فائدہ حاصل کرنے کے لیے حدیث ضروری ہے اور حدیث سے فائدہ حاصل کرنے کے لیے قرآن ضروری ہے اگر قرآن وحدیث میں سے ایک چیز بھی غیر محفوظ ہو جائے تو دوسری سے فائدہ اُٹھانا ممکن نہیں اس لیے قرآن کو حدیث سے جدا نہیں کر سکتے اور حدیث کو قرآن سے جدا نہیں کر سکتے۔

مثال نمبر ۲ : قرآن وحدیث کے باہمی ربط وتعلق بلکہ ان کے باہمی لزوم کو واضح کرنے کے لیے میرے استاذ محترم سیدی

ومرشدی حکیم العصر حضرت مولانا عبدالمجید دامت برکاتہم نے ایک مرتبہ مثال بیان فرمائی کہ ایک استاذ نے اپنے بھینگے شاگرد کو کہا کہ فلاں جگہ بوتل رکھی ہے وہ اُٹھا کر لے آؤ چونکہ اس کی نظر ایسی تھی کہ اس کو ایک چیز دو چیزیں نظر آتیں تھیں اس لیے واپس آکر استاذ صاحب سے کہتا ہے حضرت وہاں دو بوتلیں رکھی ہیں کونسی بوتل اٹھا کر لاؤں اس کو ایک بوتل کی دو بوتلیں نظر آرہی تھیں استاذ نے کہا بیٹا وہاں ایک ہی بوتل رکھی ہے بس وہ ہی اٹھا کر لے آؤ وہ کہتا ہے کہ حضرت وہاں تو دو بوتلیں رکھی ہیں استاذ صاحب نے کہا جاؤ ایک توڑ دو اور دوسری اٹھا کر لے آؤ وہ گیا اس نے ایک کو توڑا تو دوسری بھی غائب۔ اسی طرح دل دماغ کے بھینگوں کو قرآن وحدیث دو مختلف متضاد چیزیں نظر آتی ہیں لیکن اگر ان میں سے ایک کو چھوڑیں گے تو دوسری کا دامن بھی چھوٹ جائے گا اگر قرآن چھوٹ گیا تو حدیث ختم اور حدیث کو چھوڑ دیا تو قرآن ختم۔

تفسیر القرآن بالحدیث :

جب یہ بات معلوم ہو چکی کہ حدیث قرآن مقدس کی تفسیر ہے تو مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اس کو چند مثالوں سے واضح کیا جائے۔ قرآن کریم میں نماز کا حکم ہے **اقیموا الصلوٰة** یہ بھی ہے کہ نماز کا وقت مقرر ہے یہ بھی ہے رکوع کرو سجدہ کرو لیکن کل کتنی نمازیں فرض ہیں ہر نماز کی کتنی رکعتیں ہیں؟ ہر نماز کا کل وقت کتنا ہے؟ ہر نماز کا مستحب وقت کونسا ہے؟ نماز کے قیام، قومہ، قعود، رکوع، سجود میں ترتیب کیا ہے؟ ہر رکعت میں رکوع وسجود کتنے ہیں؟ ہر حالت میں کونسا ذکر مسنون ہے؟ نماز کو شروع کیسے کرنا ہے؟ ختم کیسے کرنا ہے؟ نماز میں ایک حالت سے دوسری حالت کی طرف منتقل ہوتے وقت کونسا ذکر مسنون ہے؟ نماز میں بھول جائیں تو کیا کریں؟ صف بندی اور جماعت کا طریقہ کیا ہے؟ اگر مقتدی کی شروع کی کچھ رکعتیں رہ جائیں تو وہ نماز جماعت کے ساتھ کیسے پڑھیں، ان سوالات کا جواب قرآن میں نہیں البتہ حدیث پاک میں ان سب کا جواب موجود ہے پس وہ احادیث جن میں ان سوالات کے جوابات ہیں وہ قرآن کے حکمِ نماز کی تفسیر ہیں۔

قرآن میں یہ حکم تو موجود ہے **اذا ناديتم الى الصلوٰة** (جب تم نماز کی طرف بلاتے ہو) لیکن نماز کی طرف بلانے کا طریقہ کیا ہے؟ بلاتے وقت کون کون سے کلمات بولے جاتے ہیں؟ ندا انفرادی ہے یا اجتماعی؟ اور وہ کلمات کتنی مرتبہ کہنے ہیں؟ ندا بیٹھ کر ہو یا کھڑے ہو کر؟ ان سوالات کے جوابات قرآن کریم میں نہیں حدیث پاک میں موجود ہیں سو وہ احادیث **اذا ناديتم الى الصلوٰة** کی تفسیر ہیں۔ قرآن کریم میں اقامتِ صلوٰة کا ذکر ہے **اذا قمتم الى الصلوٰة** (جب تم نماز کی طرف کھڑے ہونے کا ارادہ کرو) لیکن اقامت صلوٰة کا طریقہ کیا ہے اقامت صلوٰة کے لیے کونسے کلمات کہے جاتے ہیں؟ اقامت صلوٰة کون کہے؟ اس کا بیان قرآن کریم میں نہیں حدیث پاک میں موجود ہے پس وہ حدیثی بیانات اقامت صلوٰة کی تفسیر ہیں۔ قرآن کریم میں زکوٰة کا حکم موجود ہے **واٰتوا الزكوٰة** لیکن زکوٰة کا معنی کیا ہے؟

زکوۃ کن کن اموال میں فرض ہے؟ کتنے مال میں زکوۃ فرض ہوتی ہے؟ زکوۃ کی مقدار کیا ہے؟ کتنے عرصے کے بعد زکوۃ کا ادا کرنا فرض ہے؟ زکوۃ کا مصرف کیا ہے؟ مال دار بچہ ہو تو اس کے مال میں زکوۃ فرض ہے یا نہیں؟ قرآن پاک میں ان کی وضاحت موجود نہیں ان اُمور کی وضاحت احادیث مبارکہ میں موجود ہے۔ قرآن کریم میں حج وعمرہ کا حکم موجود ہے **واتموا الحج والعمرة لله** لیکن حج وعمرہ کی پوری تفصیل قرآن میں موجود نہیں کہ احرام کیا ہے؟ احرام کیسے باندھنا ہے؟ احرام کہاں سے باندھنا ہے؟ احرام میں کون کون سے امور ممنوع ہیں؟ افعالِ حج وعمرہ کون کون سے ہیں؟ تلبیہ کیا ہے؟ تلبیہ کے کلمات کون سے ہیں؟ طواف کیسے کرنا ہے؟ طواف میں کتنے چکر لگانے ہیں اور کیسے لگانے ہیں؟ صفا مروہ کے درمیان کتنے چکر ہیں؟ کہاں سے شروع کریں؟ کہاں ختم کریں؟ افعالِ حج کب شروع کرنے ہیں کب ختم کرنے ہیں؟ خلاف ورزی کرنے کی صورت میں کیا حکم ہے؟ افعالِ حج میں ترتیب کیا ہے؟ ترتیب میں کوئی آدمی بھول جائے تو کیا حکم ہے؟ حج میں کن کن مقامات میں جانا پڑتا ہے؟ وہاں جا کر کیا کرنا ہے؟ ان مقامات میں جانے کی تاریخیں کونسی ہیں؟ ترتیب کیا ہے؟ ان تفصیلات سے قرآن کریم خاموش ہے حدیث پاک میں ان جملہ امور کی تفصیل موجود ہے۔

قرآن کریم میں نمازِ عید اور قربانی کا حکم موجود ہے **فصل لربک وانحر** (پس اپنے رب کے لیے نماز پڑھیے اور قربانی کیجیے) لیکن نمازِ عید کی کتنی رکعت ہیں؟ طریقہ ادا کیا ہے؟ نمازِ عید کے لیے اذان واقامت ہے یا نہیں؟ نمازِ عید کا وقت کیا ہے؟ قربانی کس آدمی پر واجب ہے؟ قربانی کن کن جانوروں کی جائز ہے؟ قربانی کب کرنی ہے اور سال میں ایک مرتبہ کرنی ہے یا کئی مرتبہ؟ قربانی کے جانور کی عمر کتنی ہے؟ نماز اور قربانی میں ترتیب کیا ہے پہلے کونسا کام کریں؟ قرآن کریم میں ان کی تفصیل موجود نہیں حدیث پاک میں ان کی تفصیل موجود ہے۔ یہ چند مثالیں ہیں ورنہ جملہ احکامِ دین قرآن کریم میں مجمل ہیں اور حدیث میں ان کی تفصیل ہے جب حدیث پاک کی حقیقت معلوم ہوگئی کہ دراصل حدیث رسول کتاب الٰہی کی تفسیر ہے حدیث سے ہی مرادِ الٰہی کی تعیین اور معرفت حاصل ہوتی ہے تو یہ حقیقت تسلیم کیے بغیر چارہ نہیں کہ حفاظتِ حدیث معانی قرآن کی حفاظت کی ضمانت ہے اسی لیے اللہ تعالیٰ نے جہاں قراء اور حفاظ قرآن کے ذریعے الفاظ قرآن کی حفاظت فرمائی ہے وہاں حفاظ حدیث اور محدثین کی جماعت پیدا کر کے ان کے ذریعے حدیث کی حفاظت کا بندوبست کیا ہے اور حدیث کی حفاظت کر کے قرآن کریم کے اردگرد احادیث رسول کا اتنا مضبوط حصار قائم کر دیا ہے کہ اب کوئی بھی دین دشمن قرآن کریم کے معانی بگاڑ کر اس میں تحریف کر کے دین محمدی کے دمکتے چمکتے چہرے کو مسخ نہیں کر سکتا۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن کے اردگرد حدیثِ رسول کے پہرے بٹھا کر قرآن کریم کو تحریف قرآن کے فتنہ سے ہمیشہ ہمیشہ کے لیے محفوظ کر دیا ہے اگر خدانخواستہ قرآن کے اردگرد سے حدیث کا پہرہ ختم ہو جائے اور حدیث کا یہ حصار ٹوٹ (باقی صفحہ ۶۳)

باب : ۱۰ قسط : ۲۱

دینی مسائل

☆

﴿ اذان اور اقامت کا بیان ﴾

سنن و مستحبات :

مؤذن سے متعلق :

(۱) سمجھدار نابالغ لڑکا ہو تو اس کی اذان بلا کراہت صحیح ہے لیکن بالغ کی اذان افضل ہے۔

(۲) موذن پرہیزگار اور دیندار ہو، اگر فاسق اذان دے اور وقت میں دے تو اعادہ کی ضرورت نہیں۔

(۳) موذن کا مسائل ضروریہ اور نماز کے اوقات سے واقف ہونا یعنی جبکہ گھڑیاں اور جنتریاں نہ ہوں اور سورج کے طلوع وغروب اور زوال اور شفق اور سایوں سے واقف ہو۔ مگر جاہل آدمی جو نماز کے اوقات سے نہ خود واقف ہو اور نہ کسی واقف سے پوچھے وہ اذان دے تو اس کو موذن کا ثواب نہ ملے گا۔

(۴) بلند آواز ہو۔

(۵) بارعب ہو اور کوئی ستاتا نہ ہو تو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرتا ہو۔

(۶) حدث اصغر سے پاک ہو۔

اذان سے متعلق :

(۱) اذان ایسی جگہ سے کہنا کہ محلہ کے زیادہ سے زیادہ لوگوں تک آواز جائے۔

(۲) اذان کا کھڑے ہو کر کہنا، اگر کوئی شخص بیٹھے بیٹھے اذان کہے تو مکروہ ہے اور اس کا اعادہ کرنا چاہیے ہاں اگر مسافر ہو یا مقیم، اذان صرف اپنی نماز کے لیے کہے تو پھر اعادہ کی ضرورت نہیں۔

(۳) اذان کا بلند آواز سے کہنا، اگر صرف اپنی نماز کے لیے کہے تو اختیار ہے مگر پھر بھی زیادہ ثواب بلند آواز میں ہوگا۔

(۴) اذان کہتے وقت کانوں کے سوراخوں کو انگلیوں سے بند کرنا مستحب ہے۔

(۵) اذان کے الفاظ کا ٹھہر ٹھہر کر ادا کرنا اور اقامت کا جلد جلد سنت ہے۔ یعنی اذان کی تکبیروں میں ہر دو تکبیر

کے بعداس قدر سکوت کرے کہ سننے والا اس کا جواب دے سکے اور تکبیر کے علاوہ اور الفاظ میں ہر ایک لفظ کے بعد اسی قدر سکوت کر کے دوسرا لفظ کہے۔

(۶) اذان میں حی الصلوٰۃ کہتے وقت دائیں طرف کو منہ پھیرنا اور حی الفلاح کہتے وقت بائیں طرف کو منہ پھیرنا سنت ہے۔خواہ وہ اذان نماز کی ہو یا تو مولود کے کان میں ہو یا کسی اور چیز کی ہو مگر سینہ اور قدم قبلہ سے پھرنے نہ پائے۔

(۷) اذان اور اقامت کا قبلہ رو ہو کر کہنا۔بغیر قبلہ رو ہونے کے اذان و اقامت کرنا مکروہ تنزیہی ہے۔

(۸) اذان اور اقامت کے الفاظ کا ترتیب وار کہنا سنت ہے۔

مسئلہ : اگر کوئی شخص موخر لفظ کو پہلے کہدے مثلاً اشهد ان لا اله الله سے پہلے اشهد ان محمدا رسول الله کہدے یا حی علی الصلوٰۃ سے پہلے حی علی الفلاح کہدے تو اس صورت میں صرف اسی موخر لفظ کا اعادہ ضروری ہے جس کو اس نے مقدم کہا ہے۔پہلی صورت میں اشهد ان الا اله الله کہہ کر اشهد ان محمدا رسول الله دوبارہ کہے اور دوسری صورت میں حی علی الصلوٰۃ کہہ کر حی علی الفلاح پھر کہے۔پوری اذان کا اعادہ کرنا ضروری نہیں۔

متفرق مسائل :

مسئلہ : اذان اور اقامت کی حالت میں کوئی دوسرا کلام نہ کرے خواہ وہ سلام یا سلام کا جواب ہی کیوں نہ ہو۔ اگر کوئی موذن اذان و اقامت کے دوران کلام کرے تو اگر بہت کلام کیا ہو تو اذان کا اعادہ کرے، اقامت کا نہیں۔

مسئلہ : اذان کے الفاظ کو گانے کے طور پر ادا نہ کرے اور نہ اس طرح کہ کچھ پست آواز سے اور کچھ بلند آواز سے۔

مسئلہ : اذان میں دوسرے اور چوتھے اور چھٹے الله اکبر کی راء پر جزم یعنی سکون پڑھے اور حرکت نہ دے۔اور پہلے تیسرے اور پانچویں الله اکبر اور اقامت میں ہر الله اکبر کی راء کو بھی سکون پڑھے۔اور اگر صرف راء کو اگلے کلمہ کے ساتھ ملا کر پڑھے تو وقف کی نیت کے ساتھ یا راء زبر کے ساتھ ملا کر پڑھنا سنت ہے۔اس راء کی پیش کے ساتھ ملانا خلاف سنت ہے۔

مسئلہ : اذان میں جہاں قاعدہ سے مد ہے اس میں زیادہ سے زیادہ پانچ الف کے برابر مد ہو سکتا ہے۔اس سے زیادہ نہیں اور جہاں قاعدہ کے مطابق مد نہیں وہاں مد کرنا غلط ہے۔

مسئلہ : اقامت کے کہنے کے بعد اگر زیادہ زمانہ گزر جائے اور جماعت قائم نہ ہو تو اقامت کا اعادہ کرنا چاہیے۔ہاں اگر تھوڑی سی دیر ہو جائے تو کچھ ضرورت نہیں۔اگر اقامت ہو جائے اور امام نے فجر کی سنتیں نہ پڑھی ہوں اور

وہ پڑھنے میں مشغول ہو جائے تو یہ زمانہ زیادہ فصل نہ سمجھا جائے گا اور اقامت کا اعادہ نہ کیا جائے گا۔

مسئلہ : اگر موذن اذان دینے کی حالت میں مر جائے یا بے ہوش ہو جائے یا اس کی آواز بند ہو جائے یا بھول جائے اور کوئی بتلانے والا نہ یا اس کو حدث ہو جائے اور وہ اس کو دور کرنے کے لیے چلا جائے تو اذان کا نئے سرے سے اعادہ کرنا سنت موکدہ ہے۔

مسئلہ : اگر کسی کو اذان یا اقامت کہنے کی حالت میں حدث اصغر ہو جائے تو بہتر یہ ہے کہ اذان یا اقامت پوری کر کے اس حدث کو دور کرنے جائے۔

مسئلہ : ایک موذن کا دو مسجدوں میں اذان دینا مکروہ ہے۔ جس مسجد میں فرض پڑھے وہیں اذان دے۔

مسئلہ : جو شخص اذان دے اقامت بھی اسی کا حق ہے ہاں اگر وہ اذان دے کر کہیں چلا جائے یا کسی دوسرے کو اجازت دے دے تو دوسرا بھی کہہ سکتا ہے۔

مسئلہ : کئی موذنوں کا ایک ساتھ اذان کہنا جائز ہے۔

مسئلہ : موذن کو چاہیے کہ اقامت جس جگہ کہنا شروع کرے وہیں ختم کرے۔

مسئلہ : اذان اور اقامت کے لیے نیت شرط نہیں، ہاں ثواب بغیر نیت کے نہیں ملتا اور نیت یہ ہے کہ دل میں یہ ارادہ کرے کہ میں یہ اذان محض اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے کہتا ہوں اور کچھ مقصود نہیں۔ (جاری ہے)

"بے حیائی" لندن کا "شاہکار"

لندن (بی بی سی) لندن میں پانچ سو افراد نے کپڑے اُتار کر ایک زندہ بصری شاہکار کی تخلیق میں حصہ لیا۔ بی بی سی کے مطابق برطانیہ کے ایک مہنگے سٹور سیلف رجز میں نیویارک کے مشہور آرٹسٹ سپینسر ٹیونک کے بیباک تخیل کو حقیقی شاہکار کا روپ دینے والوں میں بڑی تعداد نوجوان لوگوں پر مشتمل تھی جنھوں نے سٹور کھلنے سے قبل صبح سویرے خود کار زینوں پر اپنے عریاں جسموں کی ترتیب سے آرٹسٹ کے تخیل میں چھپی تصویر کو حقیقت کا روپ دیا شرکاء کو تصویر کی ایک نقل یادگار کے طور پر بھیجی جائے گی۔ سپینسر ٹیونک دنیا بھر کے بڑے بڑے شہروں میں برہنہ جسموں سے اپنے شاہکاروں کی تشکیل کرتے ہیں اور اپنی ان زندہ لیکن عارضی تخلیقات کے لیے بین الاقوامی شہرت کے حامل ہیں۔ (روزنامہ جنگ لاہور ۳۰ اپریل ۲۰۰۳ء)

باب : ۲ قسط : ۲۲

تحریکِ احمدیت

﴿برطانوی یہودی گٹھ جوڑ﴾

زیرِ نظر مضمون جناب بشیر احمد صاحب کی انگریزی کتاب **Ahmedia Movement British-Jewish Connection** ----- کا اُردو ترجمہ (تحریکِ احمدیت برطانوی یہودی گٹھ جوڑ) جو جناب احمد علی ظفر صاحب نے کیا ہے۔ کتاب کا مواد انڈیا آفس لائبریری لندن سے حاصل کیا گیا ہے جو پنجاب انٹیلی جنس کی رپورٹ پر مشتمل ہے۔ادارہ اس کی محض تاریخی افادیت کے پیشِ نظر اسے قسط وار قارئین کی خدمت میں پیش کر رہا ہے۔رپورٹ کے مندرجات اور مصنف کے ذاتی رجحانات سے ادارہ کا متفق ہونا ضروری نہیں۔ (ادارہ)

مقدس کفن اور پیالہ :

احمدیوں کا دعوٰی ہے حضرت عیسیٰؑ صلیب پر نہیں مرے بلکہ انہیں بے ہوشی کی حالت میں صلیب سے اُتار لیا گیا اور ایک لپیٹنے والی چادر ''مقدس کفن'' میں لپیٹ لیا گیا۔مقدس کفن آج بھی موجود ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ عیسیٰؑ آسمانوں پر نہیں گئے۔ [۱]

یہ کفن طورین (اٹلی) میں پایا گیا ہے۔وہ تمام مبینہ مسودے جن میں کفن کی داستان مذکور ہے کہا جاتا ہے کہ امریکا کی ایک فری میسن تنظیم کی ملکیت میں ہیں۔ [۲]

اسی طرح کی دلچسپی کی حامل کتاب ''مقدس خون اور مقدس پیالہ'' ہے جسے مائیکل بیگنٹ ، رچرڈ لائی اور ہنری لنکن نے مرتب کیا ہے۔ [۳]

اس کتاب کو بکنے والی کتابوں کی فہرست میں پہلی دس کتب میں جگہ حاصل ہے کیونکہ اس کتاب نے حضرت عیسیٰ کی زندگی کے متعلق ۲ ہزار سالہ رازوں سے پردہ اٹھایا ہے۔شمالی فرانس کے کوہ پائیرینز کی ترائی میں رینس اور شاگو کے

---

[۱] حسن ایم خان ''مقدس کفن'' ربوہ۔۸۔۱۹۷۸ء۔ممتاز فاروقی ''کسرِ صلیب'' لاہور۔۲۔۱۹۷۲ء [۲] ''الفضل'' ربوہ۔۱۰ر جولائی ۱۹۷۷ء

[۳] بیگنٹ۔لائی لنکن ''مقدس خون مقدس پیالہ'' ڈیلاکورٹ پریس نیویارک امریکہ۔۱۹۸۲ء

ایک چھوٹی فرانسیسی گرجا کے قومی خزائن کی تلاش کے دوران ہنری لنکن نے قدیم مخفی پارچات ڈھونڈ نکالے جن میں خفیہ تنظیموں کے خزائن تھے جیسے نائٹ ٹمپلر (قدیم فرانسیسی بادشاہ) کی اشیاء اور فری میسنی نوادر۔ اس نے یہ نتیجہ اخذ کیا کہ حضرت عیسیٰؑ نے شادی کی اور ان کی اولاد ابھی تک زندہ ہے۔ آپ ۴۵ عیسوی میں زندہ تھے مگر جگہ کا کوئی تذکرہ نہیں کیا گیا۔ قادیانی بھی اس یہودی ماسونی مطالعہ کو جو حضرت عیسیٰؑ کی حیات پر کیا گیا حوالہ کے طور پر پیش کرتے ہیں۔ اس کتاب کے متعلق کہا جاتا ہے کہ اس نے کلیسائی تصورات کی بنیادیں ہلا دی ہیں۔ اسے احمدیت کے دعوؤں کی حمایت میں آخری شہادت تصور کیا گیا۔

مختصراً عرض ہے کہ مرزا صاحب کے مسیح موعود کے دعوؤں میں یہودی تعبیریں پائی جاتی ہیں جن کا مسیح کی آمد سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ اس دعوے کے ذریعے آپ نے انیسویں صدی کی یہودی قومیت کی تحریک میں اہم کردار ادا کیا اور اسلام کو یہودیانے کی کوشش کی۔ مرزا نے یہودیت کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے عیسیٰؑ کی توہین کی اور آپ کا مرتبہ گھٹانے کے لیے غلیظ زبان استعمال کی اور آپ کی ذات سے متعلق یہودیوں کے عائد کردہ الزامات دہرا دیئے۔ حضرت عیسیٰؑ کے سفر کشمیر اور کشمیر میں وفات کے افسانے کی تائید یہودی ماسونیوں کی تحریروں سے حاصل کی گئی۔ افسانوی داستانوں کا تانا بانا یہودیوں کی ایک تنظیم نے بنایا۔ اینگلو اسرائیلیت کو ابھارنے اور مہمیز دینے کے لیے انیسویں صدی میں یہود کی گمشدگی کا افسانہ گھڑ کر ان کی مظلومیت ثابت کی گئی تاکہ علیحدہ وطن کا جواز پیش کیا جا سکے۔ قادیانی حضرت عیسیٰؑ کی وفات کے بارے میں اب بھی اپنے دعوؤں کی تائید یہودی ماخذات سے ہی حاصل کرتے ہیں۔ مرزا صاحب کی یہ تاویل بھی احمقانہ ہے کہ سکھ مت کے بانی بابا گورونانک سچے مسلمان تھے۔ ۴

علماء نے اس نظریے کی تردید کی ہے۔ آپ کا یہ اہم نظریہ کہ عربی تمام زبانوں کی ماں ہے۔ زبان دانی کے ماہرین کے نزدیک ناقابلِ قبول ہے۔ ۵ آثارِ قدیمہ کے شواہد کی بناء پر انہوں نے عربی کو موجودہ عہد کی زبانوں میں شمار کی ہے۔ ان شواہد کی بناء پر تاریخوں کی ترتیب اس طرح نہیں ہے۔ سمیری (۴۰۰۰ ق م)۔ چینی (۱۵۰۰ ق م)۔ سنسکرت (۱۲۰۰ ق م) اور عربی (۲۳۸ ق م)۔ تحریری عربی کی دیر سے دریافت ہوئی اس لیے تمام زبانوں کی ماں نہیں ہو سکتی۔ ۶

علیحدہ مذہب :

۱۹۰۱ء تک مرزا صاحب نے اپنے فرقے کو ایک علیحدہ وجود دینے کی منصوبہ بندی کی۔ آپ نے نبوت کے دعوؤں کے ذریعے ہندوستان کے مسلمان معاشرے سے ایک نئی اُمت نکالنے کی کوشش کی اور انگریزوں کی طرف سے

---

۴ مرزا غلام احمد "ست بچن" قادیان ۱۸۹۵ء ۵ مرزا غلام احمد "منن الرحمٰن" قادیان ۱۸۹۵ء ۶ پاکستان ٹائمز "لاہور۔ مئی ۱۹۸۲ء

ستائش کی اُمیدیں باندھیں۔آپ نے ایک گھناؤنی پروپیگنڈہ مہم کے ذریعے ہندوستان اور بیرونی دنیا میں سامراجی مفادات کی خدمت کی۔ ہندوستان کی مردم شماری (۱۹۰۱ء) کے مطابق پنجاب میں ۱۳۱۳۱/افراد نے یہ نیا عقیدہ قبول کیا۔(ہندوستان کی مردم شماری کی اطلاع کے مطابق ۱۹۰۱ء میں احمدیوں کی تعداد پنجاب میں ۱۳۳۷۔صوبجات متحدہ میں ۹۳۱ اور بمبئی پریزیڈینسی میں ۱۱۰۸۷ تھی ۔ یہ اعداد درست نہیں۔احمدیوں کی اصل توجہ پنجاب پر مرکوز تھی۔پنجاب کی مردم شماری کی ۱۹۰۱ء کی رپورٹ میں یہ بھی بیان کیا گیا کہ مرزا غلام احمد نے ایک مولوی کے طور پر ''بھنگیوں میں خصوصی تبلیغی کام'' شروع کر رکھا تھا۔مرزا غلام احمد نے حکومت پنجاب کو استدعا کی کہ اس کے نام کے ساتھ ''مُلّا'' یا ''مولوی'' کا لاحقہ نہ لگایا جائے۔حکومت پنجاب نے اسے مطلع کیا کہ اس کا نام مرزا غلام احمد قادیانی کے طور پر درج کیا گیا ہے۔آپ نے کہا کہ ایسے فقرات کو کاٹ ڈالا جائے جو اس کی شہرت کو نقصان پہنچاتے ہیں۔ ۷

تاہم اس کے قریبی رشتہ دار مرزا امام دین نے اسے ''بھنگیوں کا مذہبی پیشوا'' قرار دیا ہے۔مردم شماری کی رپورٹ میں مرزا صاحب نے اپنی جماعت کا نام ''مسلمان احمدیہ فرقہ'' لکھوایا۔آپ نے کئی تحریروں میں اس بات کو واضح کیا کہ نہ صرف ہندوستان بلکہ اسلامی دنیا کے تمام مسلمان کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔صرف ان کا فرقہ مسلمان ہے۔آپ نے احمدیوں کو ''تازہ دودھ'' کا نام دیا جبکہ اسلام کے دیگر پیروکاروں کو ''سڑا ہوا دودھ'' قرار دیا۔آپ نے اپنی جھوٹی نبوت کی بناء پر اپنے پیروکاروں کی حقیقی طور پر ایک علیحدہ اُمّت ترتیب دی۔اس کا کھلا اعلانِ نبوت نومبر ۱۹۰۱ء میں کیا گیا۔جب آپ نے اپنی نبوت اور رسالت کی تشریح میں ایک کتابچہ لکھا۔احمدیت مسلم اتحاد کی توڑ پھوڑ اور اسے کھوکھلا کرنے کی ایک خطرناک کوشش تھی۔ پہلے مرزا صاحب نے اس وادی میں قدم رکھا اور صوفیانہ طرز کلام میں اپنے اصل دعوے کو چھپا دیا۔اس کے لیے ظل یا بروز کی اصطلاحات استعمال کیں اور پھر مکمل نبوت کے دعوے کی طرف بڑھ گئے۔علماء کو آپ کے پرفریب طریق کار کا پورا احساس نہ تھا مگر بعض لوگ آپ کی بدنیتی کو پہچان چکے تھے انہوں نے اس کی ۱۸۹۱ء میں پرزور مذمت اور تکفیر کی۔آپ مجدد اور مسیحیت کا دعوٰی کر چکے تھے۔علمائے لدھیانہ اس میں پیش پیش تھے۔مرزا صاحب کے ملت اسلامی کے استحکام کو توڑ کر ایک علیحدہ اُمّت کے قیام کی مذموم کوشش اس درخواست میں دیکھی جاسکتی ہے جو آپ نے جنوری ۱۹۰۱ء میں لیفٹننٹ گورنر پنجاب میکورتھ ینگ کو بھجوائی۔اس درخواست میں آپ استدعا کرتے ہیں کہ وہ ایک بارہ رکنی وفد لیفٹننٹ گورنر کی خدمت کے لیے بھجوانا چاہتا ہے۔جس کی اجازت مرحمت فرمائی جائے تاکہ وہ ایک یادداشت پیش کر سکے کہ مسلمانوں کی جس جماعت سے ان کا تعلق ہے ان کو سرکاری طور پر تسلیم کر لیا جائے۔ ۸

۷ حکومت پنجاب۔روداد محکمہ داخلہ۔مارچ ۱۹۰۳ء۔فائل نمبر ۱۷۵۔انڈیا آفس لائبریری لندن

۸ حکومت پنجاب۔روداد محکمہ داخلہ نمبر ۹۳۔۹۲۔فائل نمبر ۴۴۔جنوری ۱۹۰۱ء۔انڈیا آفس لائبریری لندن

اپنے خاندان کے وفادارانہ ماضی اور قابلِ ستائش خدمات کی بناء پر جوانہوں نے سامراجیت کے لیے ادا کیں آپ نے خواہش کی کہ آپ کو سرکاری طور پر ایک علیحدہ مذہب کا بانی تسلیم کر لیا جائے تا کہ وہ اپنے پیروکاروں کے لیے جو عموماً درمیانے درجے اور نچلے طبقے کے لوگ تھے سماجی و معاشی فوائد حاصل کر سکے۔ پہلے آپ نے حکومت کو تجویز پیش کی تھی کہ اپنی سرپرستی میں ایک عالمی مذہبی کانفرنس بلائے اور آپ کو اس میں ایک آسمانی نشان دکھانے کی اجازت دے جس سے آپ کے دعوے کی تصدیق ہو سکے۔ ۹

حکومت نے آپ کی تمام عاجزانہ التجاؤں کو نظر انداز کر دیا۔ آپ کو مطلع کر دیا گیا کہ لیفٹننٹ گورنر پنجاب "مرزا غلام احمد قادیانی کی طرف سے مجوزہ وفد کو نہیں مل سکتے۔" ۱۰ اگر آپ اسلام کا ہی احیاء کر رہے تھے تو ان درخواستوں کا کیا مطلب ہے اور یہ روش کس بناء پر اختیار کی گئی۔ (جاری ہے)

انتقالِ پُرملال

سنت نگر لاہور کے جناب ڈاکٹر عبدالجلیل صاحب اور ڈاکٹر عبدالوحید صاحب کے والد گرامی گزشتہ ماہ کی ۲۷ رتاریخ کو عارضہ جگر کی وجہ سے ۸۴ برس کی عمر میں اپنے خالقِ حقیقی سے جا ملے انا للّٰہ وانا الیہ راجعون ۔مرحوم پورے خاندان کے شفیق سرپرست تھے ان کی وفات پورے خاندان کے لیے بہت بڑا حادثہ ہے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرما کر جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبرِ جمیل نصیب ہو۔ اہل ادارہ ان کے صاحبزادگان کے غم میں برابر کے شریک ہیں۔ جامعہ مدنیہ جدید اور خانقاہ حامدیہ میں مرحوم کے لیے ایصالِ ثواب اور دعاءِ مغفرت کرائی گئی اللہ تعالیٰ قبول فرمائے قارئین سے بھی یہی درخواست ہے۔

☆

بقیہ : حفاظت دین

جائے یعنی حدیث رسول خود غیر محفوظ ہو جائے تو پھر قرآن کریم کو تحریف قرآن کے فتنہ سے نہیں بچایا جا سکتا لہٰذا جیسے قرآن کریم کی حفاظت فرض ہے ویسے ہی حدیث کی حفاظت بھی فرض ہے مشہور قاعدہ ہے مقدمة الواجب واجب یعنی واجب کا مقدمہ بھی واجب ہوتا ہے۔ (جاری ہے)

۹ ڈاکٹر بشارت احمد "مجدد اعظم" جلد ا صفحہ نمبر ۶۳۹

۱۰ محکمہ داخلہ روداد۔ حکومت پنجاب نمبر ۱۹۰۔ حکم نامہ لیفٹننٹ گورنر پنجاب بتاریخ ۹ رجنوری ۱۹۰۱ء۔ انڈیا آفس لائبریری لندن

مسجد حامد کے لیے خصوصی اپیل

رائیونڈ روڈ پر زیرِ تعمیر مسجد حامد کے ہال کی چھت ڈالنے کا مرحلہ آ گیا ہے۔ لینٹر کے لیے درکار میٹریل کی تفصیل درج ذیل ہے۔ اہل خیر حضرات سے اس کارِ خیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی گزارش ہے۔

لینٹر کا رقبہ = 9050 فٹ

سریا 18 ٹن	3,60,000.00
بجری 4800CFT	85,000.00
ریت 2400CFT	15,000.00
سیمنٹ (700 Bags)	1,75,000.00
الیکٹرک پائپ	25,000.00
دیواریں اور بیم	2,50,000.00
مزدوری	1,30,000.00
	10,40,000.00

☆

بقیہ : برکات درود شریف

(۴۰) ثواب میں سب سے زیادہ :

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمَ یہ درود شریف پڑھنے میں چھوٹا اور ثواب میں سب سے زیادہ ہے۔ جو شخص روزانہ پانچ سو مرتبہ اس درود شریف کو پڑھے گا تو کبھی محتاج نہ ہوگا۔ (فضائل درود شریف ص ۲۶)

اللہ تعالیٰ ہمیں پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پر کثرت سے درود شریف پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے آمین سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم۔

☆

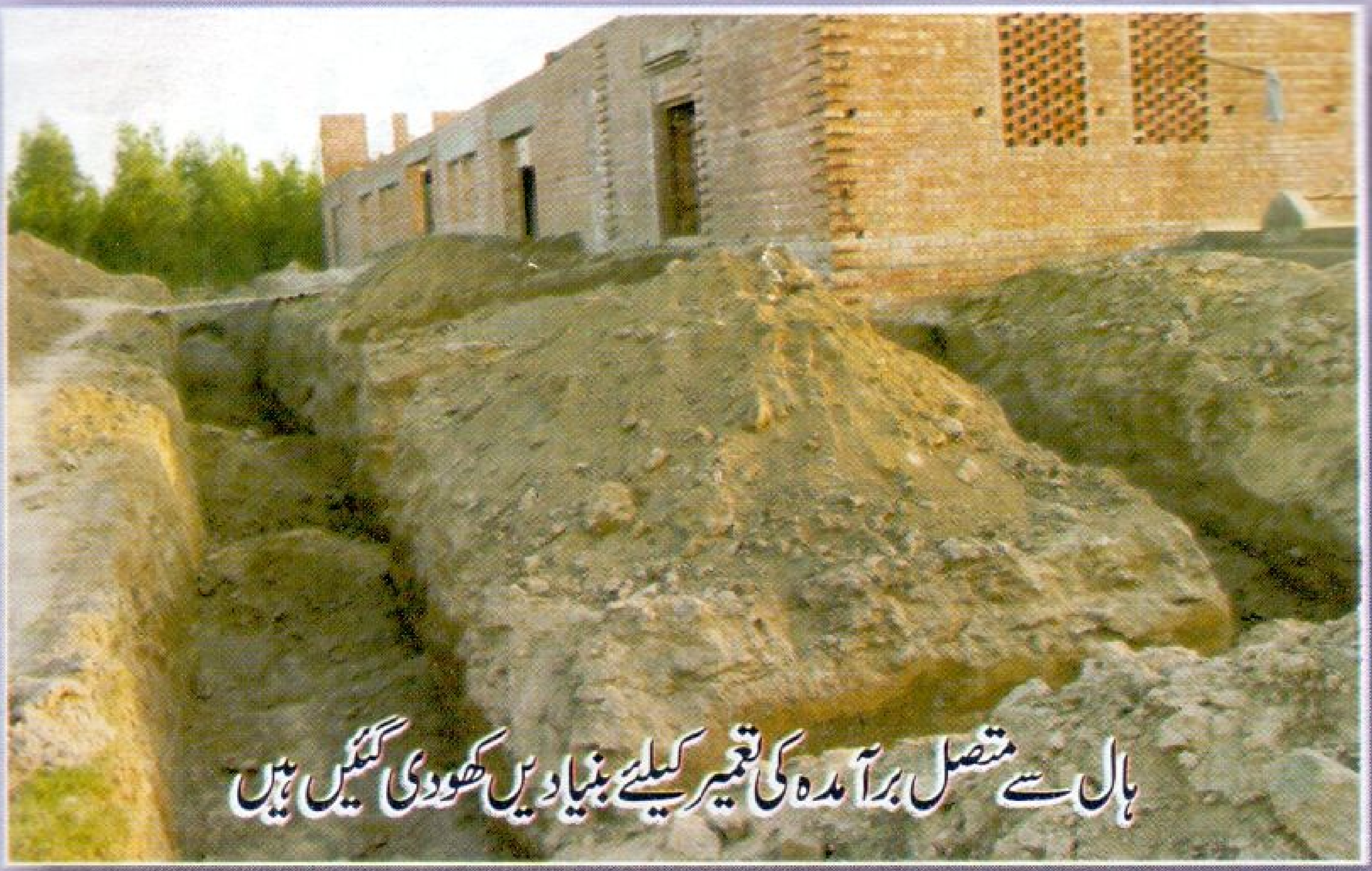

ہال سے متصل برآمدہ کی تعمیر کیلئے بنیادیں کھودی گئیں ہیں

رائے ونڈ روڈ سے زیر تعمیر مسجد حامد کا عمومی منظر

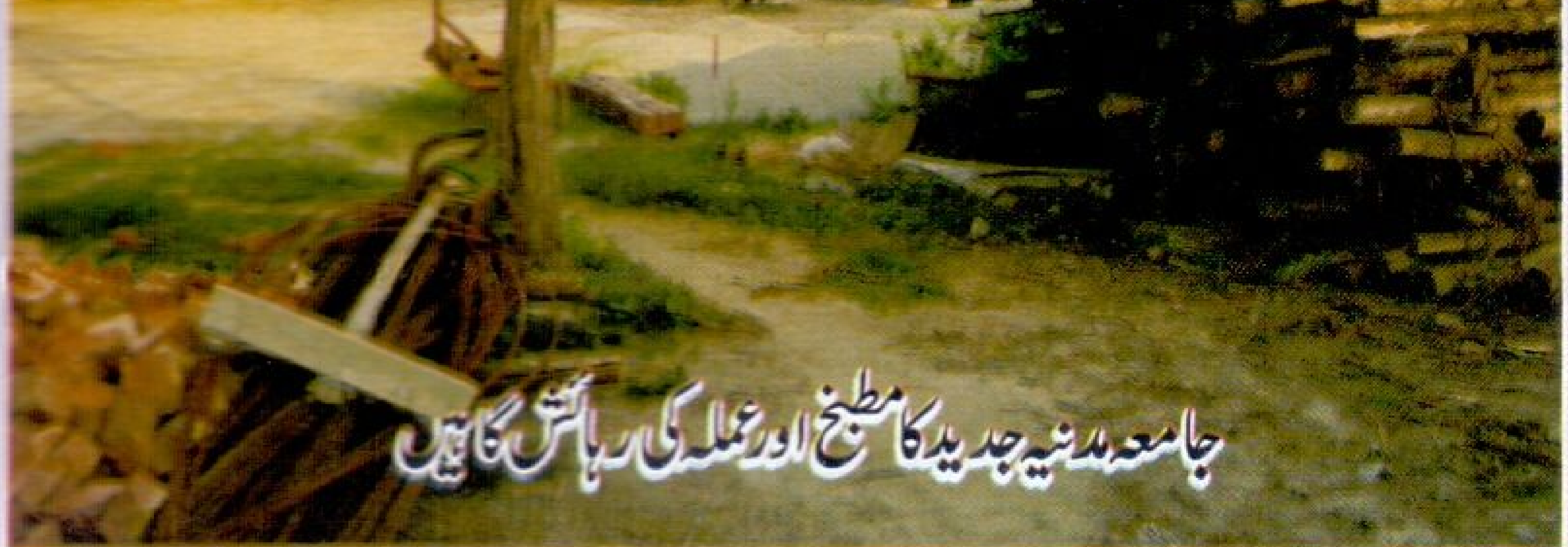

جامعہ مدنیہ جدید کا مطبخ اور عملہ کی رہائش گاہیں